UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222085
UNIVERSAL
LIBRARY

2220085

جاہیئے دوسرا بولا نہین جی لو یان سلگائیئے
ھی نکل جایئن گے۔ اور گھر کے مُردون کی
ن بھی خوش ہون گی۔
لیا کہتا ہی اجی یہ سب جھگڑا ہی۔
ن کے دور کرنے کا ایک سہل ٹٹکا یہ
ھر مین آگ لگا دیجیئے۔

کلہ شطرنج ذریعہ تفریح ہی اُوس
کا نام شطرنج (کنارہ رنج
رکھا۔
ہے کہ کبھی کبھی کھیلتے کھیلتے گتھم گتھا
ہو جاتی ہے

گر فارسی مین عورت کو زن کیون کہتے
ہین۔ اس لیئے کہ مرد را بسیار می زند

طیفہ کسی کانے کو ایک بھلے آدمی نے
سلام کیا اوس نے جواب مین
لیات دین۔ سبب دریافت کرنے پر کہنے
لگا اوس نے میرے کانے ہونے کی وجہ
سے دل مین مجکو ضرور برا کہا ہوگا۔

ایک مفتی صاحب بڑے لطیفہ
گو تھے ایک دن اون کی مان
ریکا یا تھا کہاتے وقت اوس کی دونو
دستر خوان پر لگا کر مفتی صاحب کی
مین اُنھون نے کہا کہ ٹانگین تو اباجان

کے لیئے رہنے دیجیئے مجھے تو سینہ عنایت کیجیئے۔

لطیفہ ایک راست گو نے کسی جھوٹے
گواہ سے پوچھا کہ تم راستی کو کیا سمجھتے
ہو۔ وہ بولا۔ تباہی کی علامت۔ بے اعتباری
کم عقل آدمیون کی خو۔ راست گو نے کہا کم
عقل کن آدمیون کو کہتے ہین۔ وہ بولا جھوٹ
کے ہوتے سچ بولین۔ راست گو نے پوچھا
اور دروغگوئی کو کیا جانتے ہو۔ اوس نے
کہا دروغ فروغ کا باعث۔ نظم و نثر کی جان
گواہی کی شان۔ رایج الوقت ہنر۔

چٹکلہ

(**صوفی** کس کو کہتے ہین) یہ تو اگلے زمانہ
مین عمدہ عمدہ آدمیون کا لقب تھا۔ زمانہ نے
کروٹ بدلی۔ وضع نے لباس بدلا۔ اس نے
بھی نئے معنی بدلے۔ اب تو رنگے سیار کو کہتے
ہین یعنی وہ شخص جو زبانی ہُو حق اوڑائے
ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلے۔ دین کے پردے
مین دنیا کمائے۔ رنڈیان نچائے۔ گست
پر حال لائے۔ دم دھاگے جان مین پھنسائے

مولوی لوگ

علمیت۔ کچھ کار آمد نہین۔ بالکل مہمل

جو رنڈی کو بلائے جورو سے جان
چرائے۔
جو خدمتگار کو منہ لگائے۔
جو بازار مین گھوڑا دوڑائے۔
جو زندگی کو پایدار سمجھے۔
جو کتاب مستعار دے۔

لطیفہ سعدی شیرازی کی ملاقات کو
ایک شخص عبداللہ نامی آیا اسکی
آنکھ مین ٹینٹ تھا دروازہ پر آواز دی سعدی
نے لونڈی سے کہا۔ دریافت کر کون ہے
لونڈی نے نام دریافت کیا اوس نے
کہا عبداللہ۔ لونڈی واپس آکر نام بتایا سعدی
نے کہا چہ طور۔ لونڈی نے کہا در عین
نقطہ دارد۔

نتیجہ انگریزی پڑھنے کا نتیجہ... قسمت آزمائی
دیوانی مین مقدمہ کرنیکا نتیجہ..... نہار منھ
وکیلون کی مصاحبت اہل عملہ کی خوشامد۔
شاعری کا نتیجہ......... آہ نہ واہ انعام نہ
اکرام خون جگر پیجیے اور معترض صاحب
کی جان کو صبر کیجیے۔
دوستی کا نتیجہ....... زود رنجی خود غرضی
بدگوئی نااتفاقی۔
فضول خرچی کا نتیجہ....... مفلسی قرضداری

ذلت۔
رنڈی بازی کا نتیجہ......... ہر وقت
دل کو بے اعتباری طبیعت کو اولجھن
آبرو کا خون روپیہ کا صرف پھر کچھ
بھی نہین۔
امیرون سے ملنے کا نتیجہ.... دروغگوئی
باقی خیر صلا۔
نامہ نگاری کا نتیجہ........ مفت کی شہرت
بے دامون اخبار کے نظارے۔

لطیفہ ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ شہنشاہ
اکبر اور راجہ بیربر اتفاقاً
سپاہ سے آگے بڑھکر ایک گانون مین
پہونچے اور اشتہا جو معلوم ہوئی تو بادشاہ
گھوڑے سے اوترکر بھونے چنے لیکر
کھانے لگے گانون سے ایک عورت
نکلی بادشاہ کا گھوڑا اوسے دیکھکر بولا۔
بیربر نے براہ تمسخر عورت سے کہا کہ یہ
گھوڑا کیا مانگتا ہے۔ عورت نے کہا
کہتا ہے کہ مسافر تم تو میرا دانہ کھا
جاتے ہو۔ اب سوار کس بل
اگر میرا دانہ مجھے دو تو میری پیٹھ پر
سوار ہوکر منزل مقصود کی مد
بادشاہ اس جواب برجستہ

اور پلاؤ ڈل چکا۔

یاروں کے چٹکلے

جاڑون کی فصل مین ایک روز چند حضرات بیٹھے باہم چہلین کر رہے تھے ایک صاحب بولے بھئی جاڑا جاتا ہے دوئی سے یا روئی سے۔ دوسرے کیا کہتے ہین بھئی واہ۔ معلوم شہر یا قندگی۔ روئی چرخا کیا مال ہے یہ تو آپ ہی کو تمنا نصیب۔ یہان تو معشوق گرما گرم چاہیے۔ وہ صاحب جواب دیتے ہین حضرت یہ گرما گرم کیا شئی۔ معشوق کیا عاشق کی کھچڑی سلونی دال پٹھ کشمیری چار ہو گیا۔

بیوی کا خاوند کو نام

میرے پیارے تمھین سفر کو گئے سال بھر گذرا۔ افسوس مین اب تمھاری محبت کے قابل نہین رہی۔ مین نے تم سے بے وفائی کی جسے سنکر تم ضبط نہ کر سکوگے اور مین بھی تمھارا ضبط کرنا اپنے لیے پسند نکرون گی۔ کیونکہ معاملات کی صورت ایسی ہی ہے۔ مین افسوس کے ساتھ خوش ہون کہ میری قسمت مین کو کچھ لکھا ہو مگر تم کو بی بی ملجائیگی۔ مین تمھارے منھ دکھانے کے قابل نہین ہون مگر مین تم کو نصیحت کرتی ہون کہ اگر تمھین پھر شادی کا اتفاق ہو تو اوس بی بی کو مکان پر نہ چھوڑ جاتا۔

لطیفہ ایک میراثی ایک باباجی کے پاس کچھ مانگنے گیا۔ باباجی کے چہرہ پر اس قدر بال تھے کہ ناک نظر آتی تھی باباجی نے بجائے اس کے کہ میراثی کو کچھ دیتے بیچارہ پر گالیون کی بوچھار شروع کردی۔ میراثی بولا بس باباجی مین یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ بولتے کہان سے ہین۔

لطیفہ ایک مولوی صاحب سیاہ فام صرف پاجامہ پہنے ہوئے ٹہل رہے تھے ایک شوخ لڑکے نے کہا مولوی صاحب سانپ سے کینچلی کیسے علحدہ ہوتی ہے۔ اتنے مین مولوی صاحب کو چھینک آئی ازار بند ٹوٹ گیا اور پاجامہ گر گیا۔ لڑکا بولا کیا سانپ کو چھینک آتی ہے۔ تب کینچلی الگ ہوجاتی ہے۔

لطیفہ ایک آئرلینڈ کا باشندہ لندن مین رہتا تھا اُس نے پہلے پہل ایک کلاک (گھنٹہ) خریدا تھا کچھ عرصہ کے بعد گھڑی رک گئی مالک نے گھڑی کا دروازہ کھولا تو ایک چوہا مرا ہوا پایا۔ گھبرا کر بی بی کو پکارا اور کہا۔ دیکھو مشین کا انجنیر مر گیا جب ہی تو گھڑی رک گئی ہے۔

لطیفہ ایک بوڑھیا کی کالی بھینس مر گئی اور وہ رونے لگی۔ ایک بے وقوف رو کر کہنے لگے کہ بی بی تمھین اور ہمین کالے دھن سے لینا نہین میری بھی کالی ہنڈیا ٹوٹ گئی ہے

لطیفہ ایک دفعہ ایک لڑکے نے اپنے یارون کے پاس گپ اڑائی کہ آج بادشاہ نے ہمارے ساتھ گفتگو کی اور جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا فرمایا تھا تو کہنے لگا اور تو کچھ نہین کہا صرف کہا تھا کہ راستہ چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

لطیفہ

دوست - میرے دماغ مین آگ لگی ہوئی ہے۔

ظریف - جب ہی مین کہتا تھا کہ یہ گوبر کے جلنے کی بو کہان سے آتی ہے۔

چٹکلہ ایک صاحب رامپور کے پیسوؤن کی شکایت مین کہنے لگے کہ پیسوؤن کی تو یہان یہ کثرت ہے کہ اگر ہم بھی کسی سے لپٹ جائین تو طرف ثانی ہم کو بھی پیسو ہی سمجھے۔

لطیفہ کوئی مرد آدمی کسی عالم کی ملاقات کے لیئے گئے عالم کتاب کا مطالعہ کرتا تھا یہ سلام کر کے اوس کے سامنے مودب بیٹھ گیا اور پوچھا حضرت یہ کونسی کتاب ہے۔ عالم نے جواب مین کہا تجھے اس کے سمجھنے کی لیاقت نہین اس نے کہا معلوم ہوا کہ یہ علم غیب کی کتاب ہے جس سے آپ نے میری لیاقت دریافت کر لی۔ شرمندہ ہو کر عالم بولا۔ یہ تو اخلاق کی کتاب ہے تو اوس نے ہنسکر کہا۔ جب ہی آپ ایسے صاحب اخلاق ہین اور اپنی راہ لی۔

لطیفہ دو شاعر ایک بادشاہ کے دربار مین برابر بیٹھے ہوئے کانا پھوسی کر رہے تھے۔ بادشاہ نے مہربانی سے

دیکھا اور خوش طبعی سے کہا کہ یہ کیا جھوٹی
باتین بنا رہے ہو - عرض کیا کہ حضور کی
تعریف ہے -

لطیفہ ایک شخص سفر مین جاتے وقت اپنا گھوڑا ایک دوست
کے پاس امانتاً دے گیا - دوست
صاحب نے اوس کو فروخت کرڈالا -
تھوڑی مدت کے بعد اوس نے واپس
آکر اپنا گھوڑا طلب کیا -
(دوست) جناب وہ گھوڑا تو کل ہی
مرگیا -
(شخص) مجھکو اوسکی نعش تو دکھلا دیجیے -
(دوست) سنیک ہی کی بیماری ہوئی
تھی جب ہی تو مرا ہے -

لطیفہ ایک دفعہ کا مذکور ہے - کہ
شہنشاہ جہانگیر عالم خواب
مین تھے کہ کنیز نے کوئی چار بجے کے
قریب مرغ کی آواز سنکر بادشاہ کو
نماز فجر کے واسطے بیدار کر دیا - بادشاہ
نے اوٹھکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابھی
رات بہت ہے طیش مین آکر فرمایا -
سر بریدن لازمست - اور پھر سو رہے
کنیز کے حواس فاختہ ہو گئے - اور
نورجہان کے سامنے آکر زار زار
رونے لگی -
علی الصباح بادشاہ نے اوٹھکر نورجہان
کی طرف دیکھکر کنیز کی طرف اشارہ کیا
اور کہا کہ سر بریدن لازمست نورجہان
نے بیساختہ کہا ؎

سر بریدن لازمست آن مرغ بی ہنگام را
این پری پیکر چہ داند وقت صبح و شام را

لطیفہ ایک بنیا بڑی توندوالا ہاتھی
پر سوار جارہا تھا - ایک آزاد
فقیر نے سوال کیا کہ او بڑے پیٹ
والے کچھ توفیق ہے - بنئے نے پیٹ کو
بجا کر کہا کہ اس مین گوہ ہے - سائل
نے جواب دیا کہ اسقدر کیون کھایا -

لطیفہ ایک شرابی کی بیٹی کا بیاہ
تھا جب بارات دروازہ
پر آئی وہ نشے مین غرق تھا کسی نے
کہا ابھی ہوش مین آؤ بارات دروازہ پہ
آپہونچی - بولا - براتیون سے کہدو کہ
اس سال ہمین بیاہ کی فرصت نہین -

لطیفہ ایک افیونی کا اتفاق سے
خدمتگار بھی افیونی تھا -
میان نے پوچھا کہ آپ افیون کے سوا

کسی اور نشہ کا تو استعمال نہین کرتے-
اُس نے جواب دیا کہ افیون کے سوا
کسی اور نشہ کا استعمال نہین کرتا- میان
نے کہا آج ہمارا جی میٹھے چانول کھانے
کو چاہتا ہے جلدی سے پکا لاؤ- نوکر
نے کہا بہت خوب کہہ کے پکانے لگا
پینک جو آ گئی تو فجر سے پکاتے پکاتے
شام کو طیار کر کے لے گیا میان صرف
ایک ہی مرتبہ اس عرصہ مین پینک سے
چونکے تھے چانول کو پوچھا تو خدمتگار
نے کہدیا پک رہے ہین آقا نے کہا
شاباش کیا جلدی پکا لائے ہو- وہ
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ فدوی سے آپ کی
نوکری نہ ہو سکے گی- ایسی شتابی مین
تو جان جانے کا اندیشہ ہے-

لطیفہ ایک مسخرہ نے رستہ مین کسی
طوائف سے پوچھا کہ بی صاحب
کون سے راستہ سے آئی ہو طوائف
نے جواب دیا کہ تمھارا میرا ایک ہی
رستہ ہے-

لطیفہ ایک فارسی پڑھے ہوئے
لڑکے سے کسی نے کہا کہ تم
روٹی کس چیز سے کھاتے ہو- لڑکا
بولا دستون سے-

لطیفہ

اندھے کو اندھیری مین بڑی دور کی سوجھی
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی جگہ دو چار سالم
آنکھ والے کہہ رہے تھے کہ اندھیرے مین
ہمین برابر نہین سوجھتا- اتفاقاً ایک اندھا
بھی وہان بیٹھا تھا بولا کہ صاحبون شکر
خدا کا مجھ کو اندھیرے اور اجالے مین
ہر دم یکسان نظر آتا ہے-

لطیفہ کسی اندھے حافظ کا ذکر ہے جو
اندھا ہی تھا- رمضان شریف
کے مہینے مین ختم قرآن کیا کرتا تھا-
ایک روز آپ غلط پڑھ رہے تھے کسی
نے کہدیا واہ صاحب آپ خوب صحیح
قرآن شریف کو ادا کرتے ہین کوئی آنکھ
والا بھی کیا پڑھے گا- آپ نے خوش ہو کر
جواب دیا حضور بندہ نے حافظ جی
کی آنکھین دیکھی ہین-

لطیفہ کسی قاضی کا لقب قوی تھا
اتفاقاً ایک آزاد اوس کے
گھر گیا نماز کا وقت تھا قاضی نے کہا
آئیے حضرت آپ بھی نماز ادا کیجیے آزاد

نے کہا بابا کیا کہے شیطان توی ہے اس لیئے کچھ کرنے نہین دیتا۔

لطیفہ ایک صاحب کے ایک دوست مرض برقان مین گرفتار تھے وہ پیشاب کے زرد آنے کی شکایات کیا کرتے تھے کچھ دنون بعد اون کے دوست نے پوچھا کہ اب پیشاب کیسا آتا ہے اون کے جواب مین اونھون نے فرمایا کہ اب تو صاف شفاف آتا ہے کہ پینے کو جی چاہتا ہی۔ دوست نے کہا پی لیا کرو۔

لطیفہ ایک بڑی توند والے امیر اپنے خدمتگار سے پاؤن دبوا رہے تھے۔ دابتے دابتے خدمتگار کو خیال آیا کہ آقا کا پیٹ اس قدر بڑا پیٹ کیون ہے۔ کچھ سوچ کر بولا حضور اس مین کیا ہے۔ امیر صاحب بولے اس مین گندگی ہے۔ خدمتگار نے کہا کہ حضور اس مین آپ ہی کا فضلہ ہے یا تمام قصبہ کا۔

لطیفہ ایک بزرگ صاحب نے ایک شہر مین بہت سی کلہاڑیان بنتی ہوئی دیکھین آہنگرون سے دریافت کیا کہ بھائی اس قدر کلہاڑیان کیسا ہون گی۔ وہ بولا کہ میان صاحب بن کاٹنے کا حکم ہے۔ وہان کے واسطے بنائی جاتی ہین۔ یہ سنکر بزرگ صاحب خاموش ہو رہے۔ اتفاقاً اون کا گذر بن کی جانب ہوا۔ بن مین پہنچکر بن سے فرمایا کہ کل تو کاٹا جاوے گا۔ بن بولا آپ نے کیونکر جانا۔ فرمایا کہ کلہاڑیان بنائی جاتی ہین۔ بن بولا کلہاڑی کی کیا مجال جو ہم کو کاٹے۔ بزرگ صاحب سنکر چلدیئے بعد چھ ماہ کے اتفاقاً پھر اوس طرف آئے تو دیکھا کہ بن آدھے سے زیادہ صاف ہوگیا تو بزرگ صاحب نے پھر بن سے کہا کہ بھائی تو تو کہتا تھا کہ کلہاڑی کی مجال تھی جو مجھکو کاٹتی ہماری ہی قوم نے مدد دی تو کاٹا ورنہ کچھ نہ ہوتا۔ حاصل کلام۔ نفاق ایسی ہی بری چیز ہے۔ کیونکہ نہ کلہاڑی مین لکڑی کا دستہ پڑتا نہ بن کٹتا۔

چٹکلے

بی نازنین ٹرموے کی بھیڑ بھاڑ سے

گھبرائی ہوئی منزل مقصود پر اوتر کر۔
خدا بچائے ایسی سواری سے مین سارے
رستے ایک پاؤن پر کھڑی رہی ہون
ایک آواز (ٹرموے کی کونے سے)
بیشک اور وہ ایک پاؤن اس عاجز
کا تھا۔

مالک کارخانہ۔ بھائی تم ایک ماہ
کی تنخواہ پیشگی مانگتے ہو۔ لیکن اگر تم
آج ہی مر گیئے۔
(جدید ملازم) حضور ایسا نہین ہو سکتا
مین غریب ہون تو کیا ہوا۔ لیکن بھلا
آدمی ہون۔

لطیفہ ✓ ایک فقیر نے کسی امیر کے
دروازہ پر جاکر سوال
کیا۔ اندر سے آواز آئی بی بی گھر مین
نہین ہین۔ فقیر نے خفا ہو کر کہا کہ بابا مینے
ایک ٹکڑا روٹی کا مانگا تھا بی بی کو
نہین مانگا جو یہ جواب ملا۔

لطیفہ ✓ ایک مسلمان کی ڈاڑھی
ندارد تھی کسی مولوی صاحب
نے دیکھ کر فرمایا۔ اے بھائی یہ کیسی
تمھاری وضع ہے اور پھر نامی مسلمان
ہو۔ یہ بھی زمانہ بھر کے نکلے اور ظریف
تھے کہنے لگے سنیئے مولوی صاحب اگر
ایک مفلس بوڑھی بھی ہوتی ہے تو
اپنے مکان کا دروازہ وہ بھی صاف
رکھتی ہے اور ہر طرح کی غلاظت سے
بچاتی ہے چونکہ منھ کلمہ کا دروازہ ہے
کیا اوس کو مین صاف نہ رکھون۔
آپ ہی فرمایئے کہ کچرے کوڑے سے
غلیظ کردون یہ تو مجھ سے دیدہ و
دانستہ نہ ہوگا۔

لطیفہ ✓ جرات ایک نامی شاعر مشہور
ہین مگر آنکھون کے اندھے
تھے۔ ایک روز انشا جرات کے پاس
گیئے دیکھا تو کرسی پر کچھ متفکر بیٹھے ہین
دل مین کہنے لگے کہ ہو نہ ہو جرات
نے اِس وقت کوئی مضمون سوچا
ہے اِس کو اوڑنا چاہیئے یہ سوچکر
جرات کے پاس آئے اور کہا۔ اوستاد کیا
سوچ رہے ہو۔ جرات نے جو انشا
کی آواز سنی نہایت گھبرائے اور جی
مین سوچے کہ اب مضمون نہ بچے گا۔
کہنے لگے کچھ نہین۔ بھلا حضرت انشا
کب مانتے ہین بضد ہوئے کہ یا اوستاد
بتا دیجیئے۔ جرات نے جواب دیا کہ ابھی

ایک ہی مصرعہ ہوا ہے - انشا بولے
کچھ پرواہ نہین دوسرا مین کہدونگا
بہت کچھ حجت ہوئی - بالآخر جرات نے
یہ مصرعہ پڑھا - ف

اوس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی

حضرت انشا نے معاً یہ گرہ لگا دی -

ع اندھے کو اندھیرے مین بہت
دور کی سوجھی -

برسات

گھٹا پھر جھومتی متوالی سوے سبزہ زار آئی
اوٹھو مستو چلو شیشے اوٹھاؤ اب بہار آئی

اے رات بھر کے کراہنے والو - اور ای
اندھیری رات مین کسی مشکی زلفون والے
کا خیال کرکے آٹھ آٹھ آنسو رونے
والو - دیکھو آسمان پر نیچر نے کیسی
گلکاری کر دی ہے - اودی گھٹا
اوٹھی ہے ابر کی سیاہ چادر نے
نیلگون آسمان کے آفتاب کو چھپا کر
کشتگان ناز کو دھوکا دیا ہے - کہ
کسی حسین نے اپنے پیارے چہرہ
پر سیاہ زلفین بکھیر لی ہین - یون تو
ہر موسم کچھ نہ کچھ بہار دکھلاہی جاتا ہے -
مگر جو لطف برسات مین آتا ہے کسی
زمانہ مین نہین ملتا ہے - دیکھو باغ
نکھرا ہوا ہے - سبزہ کی کچین شباب
کے جوش کی طرح اوبھر آئی ہین -
اودے سوسن پر بلا کا جوبن ہے -
سنبل کے بال بکھرے ہین - سرو کسی
کی تعظیم مین کھڑا ہے اور قمریان نغمہ
سرایان کر رہی ہین -

برسات ہو اور سبزہ زار ہو پانی
برس کر نکل گیا ہو اور قوس و قزح
آسمان پر نکلی ہو - پھولون کی خوشبو
سے جنگل مہک رہا ہو - پاس ہی ایک
چشمہ ہو - جو ابر کی فیاضیون سے
موجین لیکر لہراتا ہو - کنارہ پر یاران
پاکباز کا جمگھٹا ہو - وہان ڈوپٹہ کے
آنچل ہوا مین اوڑ رہے ہون - اور
کوئی ناخدا ترس اورون کی طرف
پیار کی نظر سے - اور ہمین بھولے
سے بھی نہ دیکھے یا کوئی گوری گردن
مین باہین ڈالے بوسے لے رہا ہو
وہ اس سے سرگوشیان کرے اور ہم
اپنی بیکسی پر روئین - دعائین دے
دے کر اور یہ کہہ کر اپنی طرف متوجہ

کرین۔ ف
بھلا ہو پیر مغان کا ادھر نگاہ ملے
فقیر ہین کوئی چلو خدا کی راہ ملے

سب سچے

چند پیشہ کے لوگ آپس مین بیٹھے
باتین کر رہے تھے اور ہر ایک اپنے
آپ کو بڑا گویا سمجھتا تھا۔
ایک ناچنے والا بولا۔ بھلا بتاؤ تو
کیا کیا چیز قابو سے باہر ہے۔ گویّا
بولا میرا منھ قابو سے باہر ہے ناچنے
والے نے کہا نہین۔ میرے پاؤن۔
طبلچی بولا نہین۔ میرے ہاتھ۔ وہان
بیچارے کئی مہینے کے ایک بیمار بھی
دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے یہ
باتین سنکر اون سے بھی ضبط نہ ہوسکا۔
بولے نہین مسہل کے دست اوس
وقت ایک تازہ ولایت بھی حاضر تھے
وہ بولے میری زبان بھی۔ کسی طرف سے
ایک عاشق مزاج بھی آدھمکے۔ یہ سب
کی بولیان سنکر فرمانے لگے ہائے اور
میرا دل بھی۔

لطیفہ

بچہ۔ اپنے باپ سے۔ ابّا آج چچا کی
ڈاڑھ مین درد ہے اور وہ اوسے
اکھڑوانے کے لیے ہسپتال جاتے
ہین ہم بھی ساتھ جائین گے۔
باپ۔ تم وہان جاکے کیا کروگے۔
بچہ۔ چچا کی چیخین مارنا سنین گے۔

لطیفہ

وکیل مدعا علیہ۔ کیون جی جس
وقت تم پر مدعا علیہ نے حملہ کیا تھا
کیا بجا تھا۔
مدعی۔ اپنے موکل سے پوچھو
مجھے معلوم نہ ہوسکا۔ کیونکہ میری گھڑی
بھی اوس نے چھین لی تھی۔

لطیفہ ایک طویل القامت کسی
ریاست مین منیجر مقرر ہوکر
آیا۔ تمام ملازمین ریاست براے
استقبال گئے۔ قریب مین بھانڈ
بھی کھڑا ہوا تھا۔ وہ منیجر کو دیکھتے
ہی رونے لگا۔ لوگون نے سبب
رونے کا پوچھا۔ بھانڈ نہایت افسوس

د

ہوئی ر

وہ روتا ہ

ہم نے بہت سی سنتین ا

یوسف کی سنت - ہزارون زلیخا تمش ہفت خانہ کیسا بالاخانون پر لیئے لیئے اڑاکین اللہ ری پارسائی کہ ہم الگ تھلگ اور اگر کوئی گستاخی بندہ بشر ہے ہو بھی گئی ہو تو فلک سیر کے مشغلہ مین وہ ہماری بیخودی پر معصیت رہی اگرچہ بیجا ہاتھ بھی لگایا ہوگا تو درآنحالیکہ دستانہ پہنے ہونگے اگر سینہ سے سینہ مل گیا ہوگا - تو ضرور ململ کا صندلی کرتہ زیب بر ہوگا -

ادریسؑ کی سنت ادا کی وہ وہ کپڑے نازک بدنون کو پہنائے کہ بایدوشاید - ہمیشہ انگیا کی بند بندھائی ڈوپٹہ چنائی - رات کو لمپ کی روشنی مین پھٹے کپڑے سیئے - ٹانکے اودھیڑے ٹانکے -

اسمٰعیل کی سنت ادا کی - ابرو کے شہید

دل ر

سوجھی ہے جب پیارے معشوق پری ادا لے کف دست کا لب رنگین سے بوسہ لیا ید بیضا سے بڑھکر مرتبہ حاصل ہو گیا - فراق یار کا مرثیہ پڑھتے پڑھتے زبان مین لکنت ہو گئی -

عیسٰی مریم کی سنت - اول تو یہ ہے کہ ہم مسیح قوم کی رعایا سے جان نثار - دوسرے یہ کہ خاص پیشہ مردون کا جلانا قارورہ دیکھنا -

سلیمان کی سنت سیکڑون بلقیس وش کلمہ پڑھتے رہے - ہماری محفل اندر کا اکھاڑہ رہی -

خضر کی سنت - ایک جہان کا چکر لگا ڈالا ہزارون راہین بتا دین البتہ اون کی طرح سے کسی کو منزل مقصود

ب وہی ہم وہی ہمارا دل۔ مگر ہے وہی
کیا دل مین وہ امنگ طبیعت مین
وہ شوخی نہ معلوم کیون نہین۔ اب
نام جانان کی طرح رات دن لب
معجز نما پر ہے تو یہ ہے ع
ہائے روٹی ہائے روٹی ہ

کیا کہین کس سے کہین کس کے لیئے
پھرتے ہین چارون طرف مضطر سے ہم

لطیفہ

دو جولاہے کشتی پر سوار تھے کشتی
طوفان مین آئی۔ ایک بولا ایسا نہ ہو
کشتی ڈوب جائے۔ دوسرے نے
جواب دیا ڈوب جائے تو ہماری
تمھاری بلا سے کشتی ڈوبنے کا غم کشتی
والے کو ہونا چاہیئے یا ہمین تمھین۔

ں
ر لیا۔
ے مین تھا
ر لرائی اور ایک
ں طرف خریدار کو
ں توجہ دلائی۔ خریدار کو مذاق
سوجھا۔ اُس نے کہا ہمین زندہ
بندر کی ضرورت ہے۔ کوئی ہو تو
لاؤ۔ نوکر گھبرایا اور اس خیال سے
کہ شاید مالک دوکان کوئی انتظام
کردین۔ دروازے کے پاس جاکر
پکارا۔ حضور آپ کی ضرورت ہے
ذرا باہر آیئے

لطیفہ

ایک بڈھا ایک ظریف کی ملاقات
کو آیا۔ ظریف صاحب بولے آپ
کے آنے سے وہ خوشی ہوئی کہ بند قبا
روزے کی طرح ٹوٹ گیئے مگر اسوقت
آپ نے تکلیف گوارہ کیون کی۔ آپ
کا بوڑھاپا اس دوپہر کی دھوپ مین
آنے کا مقتضی نہ تھا لہذا آپ ابھی
واپس جایئے۔ یہ کہہ کر گھر مین
چلدیئے۔

لطیفہ ایک گیدڑ کو جنگل سے ایک کاغذ ملا جس پر مُہر لگی ہوئی تھی وہ اپنی گیدڑی کے پاس آیا کہ ہم کو مہر والا سرکاری پروانہ ملا ہے کہ ہم لوگ خربوزے بلا روک ٹوک کھائے پھرین اَب کوئی ہم کو منع نہ کرسکے گا۔ گیدڑی خوش ہوئی اور کاغذ کو اپنے سوراخ مین محافظت سے رکھا۔ ایک دن خربوزون کے کھیت مین خربوزے کھا رہے تھے کہ کھیت کے مالک نے کتے اونکے پیچھے لگائے۔ تب گیدڑی نے گیدڑ سے کہا کہ اَب اُسنے سکنے کا وقت ہے کہ ہمارے پاس سرکاری پروانہ اور مہر والا سارٹیفکٹ ہے وہ بولا اب بھاگ نے کا وقت ہے یہ لوگ سب ناخواندہ ہین یہ پروانہ سرکاری کو کیا جانین۔

چٹکلہ ایک شاعر صاحب اُمّی نرے چوچ ہین۔ فرماتے ہین ـــــ

باغ سے بو کباب کی آئی
کسی کوئے کا دل جلا ہوگا

ضابطہ دربابِ برتاؤ عورات

(۱) قرینِ مصلحت ہے کہ ضابطہ کا نام برتاؤ عورات رکھا جاوے اور اِس کو قانون مستورات بھی کہہ سکتے ہین۔

(۲) عورت سے مراد وہ عورت ہے جو شوہر رکھتی ہو۔

(۳) بازاری عورات جن کو کسبی اور رنڈیان کہتے ہین اِس ضابطہ سے مستثنٰے ہین۔

(۴) اِس ضابطہ سے مدعا یہ ہے کہ کسی عورت شوہر دار کا دِل میلا نہ ہو۔

(۵) اس ضابطہ کا نفاذ کل برٹش انڈیا مین ہوسکتا ہے۔

قواعد

(۶) جس کام مین بی بی خوش ہو وہ کرنا چاہیئے۔

(۷) بی بی کے رشتہ دارون کی خاطر داری کمال درجہ کی ہونا چاہیئے۔

(٨) اگر بی بی کا منشا ہو کہ میری مان
یا میرا بھائی میرے پاس رہے تو خرچ
کا کچھ خیال نہ کیا جاوے اور اون کو
ضرور رکھنا واجب ہے تا کہ بی بی
اوداس نہ ہو۔

(٩) جو کچھ تنخواہ کا روپیہ آوے
فوراً بی بی کے ہاتھ مین دیا جاوے
جس طرح چاہے خرچ کرے اور
جسکو چاہے دے لے۔

(١٠) بی بی سے اپنے روپیہ کا
حساب کبھی نہ سمجھا جاوے کہ اس
امر سے اوس کا دل افسردہ ہوگا۔

(١١) بی بی کے رشتہ دارون مین
کوئی شخص ہو تم مجاز نہین ہو کہ اوس
سے کہو تم اس سے چھپا کرو جس سے
اوس کا دل چاہے چھپے جس سے اوس
کا دل چاہے نہ چھپے۔

(١٢) بی بی کی رائے پر مان باپ کے
کہنے کو ترجیح نہ دو۔

(١٣) حتی المقدور کوشش کرو کہ
تمھاری ما اور بہن کے پاس تمھاری
بی بی نہ رہے گو آپس مین سلوک بھی
ہو لیکن پھر بھی فساد ہونیکا احتمال ہے۔

(١٤) تم اپنی بی بی کے سامنے اپنے
بھائیون یا بھتیجون یا بھانجون کو پیار
مت کرو۔

(١٥) اپنے مان باپ یا بھائی کی
سفارش کسی امر مین اپنی بی بی سے
نہ کرو کیونکہ اوس کے قانون خانہ داری
مین فرق آئے گا۔

(١٦) جو شخص دفعات مذکورہ بالا
پر عمل نہ کرے گا۔ وہ چھ ماہ تک جرم
مین اپنی بی بی سے علحدہ کیا جاوے
گا اور اس کو جو کی ایک روٹی اور
حقہ کا پانی شام ملا کرے گا اور اسی
طرح صبح کو۔

لطیفہ

ایک دیہاتی پہلی
ہی مرتبہ شہر مین
آیا تھا۔ ہر شے کو تعجب سے دیکھتا تھا
چھڑکاؤ کی گاڑی دیکھ کر اپنے ساتھی
سے بولا۔ شہری لوگ گانون والون
کی عقل گدی مین بتاتے ہین لیکن
شہریون کی عقل دیکھو بھلا اب گھر
پہونچنے تک پانی کا ایک بوند بھی اس
گاڑی مین باقی نہ رہے گا۔

احکام بدل جاتے ہین

(۱) بچہ	جبوقت	پیدا ہو
(۲) نابالغ	"	بالغ ہو
(۳) زندہ	"	مردہ ہو
(۴) مجنون	"	ہوشیار ہو
(۵) ہوشیار	"	مجنون ہو
(۶) مقیم	"	مسافر ہو
(۷) بندہ	"	آزاد ہو
(۸) رعیت	"	حاکم ہو
(۹) حاکم	"	محکوم ہو
(۱۰) فقیر	"	غنی ہو
(۱۱) غنی	"	بخیل ہو
(۱۲) معشوق	"	عاشق ہو

چٹکلا

احمد دیکھو آج تک مینے کبھی تمہین قرض کے لیے تکلیف نہ دی۔ آج کل ضرورت سے مجبور ہوکر تم سے مانگتا ہے۔

دوست تو مینے آج تک کبھی تم سے انکار نہ کیا اس وقت ضرورت ہی مجھے بھی انکار پر مجبور کرتی ہے۔

لطیفہ ایک تین ٹانگ کے کتے کو دیکھکر مان اپنے بچے کو نیکی کا سبق دینے لگی اور اوس سے پوچھا۔ دیکھو احمد خدا نے اسے تین ہی پاؤن دیتے ہین تم کو ضرور اس پر رحم آتا ہوگا۔ احمد نے جواب دیا۔ مجھ سے تو پھر بھی ایک پاؤن وہ زیادہ رکھتا ہے رحم کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

لطیفہ ایک فوجی سپاہی کو بازار مین چلتے ہوئے ایک ظریف سے نادانستہ ذراسی ٹھوکر لگ گئی۔ سپاہی نے غصہ ہوکر ظریف کے منھ پر زور سے چانٹا رسید کیا۔ دو چار آشنا بھی ہمراہ تھے۔ فوراً آنکھین لال کرکے ظریف سپاہی کو کہنے لگا کہ ارے تم نے کس کے تھپڑ مارا سپاہی نے کہا تم کو ظریف صاحب آہستگی سے کیا فرماتے ہین کہا اچھا ہم نے۔ سمجھا تھا کہ ہم کو مارا ہے۔ آپ چلے جائیے یارون

نے کہا واہ صاحب اگر سپاہی کا طمانچہ
آپ کے نہین لگا تو کس کے لگا۔ظریف
نے کہا کہ خدا کی قسم سپاہی نے مارا
ہے مگر ہم کو کیا ہم کسی کے ذمہ دار
ہو سکتے ہین۔

لطیفہ کسی جلسہ مین جائے تنگ
و مردمان بسیار کا مضمون
تھا۔دو لیڈیان آئین اونھین بیٹھنے
کو جگہ نہ تھی۔ایک الفربہ (خواہ مخواہ
بھلے مانس) نے دو نو جوانون
سے مخاطب ہو کر کہا۔میان ذرا اوٹھ
بیٹھو۔لیڈیون کو جگہ دو۔اون مین ایک
شوخ طبع نے جواب دیا۔ہم دو اوٹھین
گے جب دونون کے لیئے جگہ ہو گی
آپ کے اکیلے اوٹھ بیٹھنے سے دونون
کو جگہ ملجائیگی۔

چٹکلہ مدعی سے عدالت نے گواہ
مانگے اس نے کہا میرا گواہ
تو پرمیشر ہے۔جج نے دلگی سے کہا
پرمیشر ہی کو لاؤ۔مدعی نے جیب سے
پیسے نکال کر کہا۔طلبانہ مجھسے لے لیجیے
اور بلوا لیجیے۔

لطیفہ۔ایک جولاہے کو گھوڑے
کی سواری کا بڑا اشوق تھا۔مگر آپ
کبھی سوار نہ ہوے تھے۔اتفاقاً آپ
ایک برات کے ہمراہ جاتے تھے بمنت
ایک براتی کے گھوڑے پر سوار ہوئے
سوار ہوتے ہی گھوڑے کو دوڑانا
شروع کیا۔چونکہ آپ کچے سوار تھے
اس لیئے اوچھلکر پہلے ایالون پر جا
پڑے تھوڑی دیر کے بعد گھوڑے
کے سر سے اوچھلکر زمین پر آرہے
اس پر ایک ہمراہی نے کہا کہ آپ کیون
گر گیئے۔آپ نے فرمایا بھئی مین کیا
کرون گھوڑا ہی آگے سے ختم
ہو گیا تھا۔

لطیفہ ایک گانون مین چار
جولاہے رہتے تھے۔
اونھون نے کچھ لفظ فارسی کے یاد
کر لیئے۔اتفاقاً ایک روز چارون
بوقت مغرب ایک ندی کے کنارے
ملے تو سب نے بہ ارادہ نماز وضو
کر کے نیت باندھی اور امام نے
الحمد شروع کی کہ اتنے مین ندی مین
کچھ آواز ہوئی۔
امام کیا فرماتے ہین۔ ور ور ریا

کہ بڑ بلفظ پر حیہ میشود۔
دوم۔ ماہی باشد یا گوش۔
سوم۔ در نماز بولیدن خوب نیست۔
چہارم۔ (قرأت سے) الحمد للہ کہ من نہ بولیدم۔

لطیفہ ایک بھانڈ صاحب کسی محفل مین فرمانے لگے کہ ہماری ماں مرینگی تو قیامت مین بابا ہوا ہون گی۔ ایک آزاد صاحب بھی کسی گوشے مین چھپے بیٹھے تھے دور ہی سے جھٹ بول اوٹھے ہان بھی سچ ہے مگر ساتھ اوس کے یہ بھی خیال رہے کہ اوس وقت **بابا آدم** بھی ہمین ہون گے۔ یہ سنکر بیچارے بھانڈ کی میّا مرگئی۔

چٹکلے

لڑکی مین کہتی ہون کہ وہ کمرہ ننو قدم لمبا ہے اور ابّا کہتے ہین پچاس قدم۔

امان تم دونون سچے ہو۔ تمہارے ننو۔ اور اون کے پچاس قدم برابر ہین۔

ایک شخص کو کرایہ کے مکان کی ضرورت تھی ایک بالاخانہ دیکھنے گیا اور مالک مکان سے کہا۔ اس کی چھت چلنے مین ہلتی ہے۔ مالک مکان نے کہا جی ہان۔ یہ خاص قسم کی کمانیدار جھولے کی چھت تیار کرائی گئی ہے پھر کرایہ دار نے شکایت کی کہ او ہو۔ زینہ بھی چڑھنے اور اوترنے مین چیختا ہے اور آواز کرتا ہے۔ صاحب خانہ بولا جی ہان چورون سے جو حفاظت اس زینہ کی بدولت رہتی ہے اوس کے معاوضہ مین کوئی زائد رقم علاوہ کرایہ مقررہ کے چارج نہین کی جاتی۔

لطیفہ ایک مرتبہ ایک پیر یا دری صاحب ایک ریل گاڑی مین سوار تھے۔ کہ ایک اسٹیشن پہونچکر اونھون نے گاڑی سے سر نکالا اور ایک لڑکے کو دیکھکر کہا کہ لو یہ چونی لو اور ایک شیرمال مجھے لادو اور دوسرا تم لے لو۔ تھوڑی دیر کے بعد لڑکا شیرمال کھاتا ہوا آیا۔ اور دو آنہ کے پیسے

پادری صاحب کے ہاتھ مین دیکر کہا کہ اون
کے پاس صرف ایک ہی شیرمال تھا۔
سو مین نے اپنے حصہ وہ کھا لیا اور
باقی اپنے حصہ کے آپ پیسے لے لیجیے۔

لطیفہ

دوست یہ رومال مین گرہ کس لیئے دی ہے۔

زن مرید بیوی صاحب کے کام کی یادداشت کے لیئے۔

دوست کیا کام ہے۔

زن مرید وہی بڑی دیر سے یاد کر رہا ہون۔

لطیفہ ایک مدرس صاحب پنج پر کسی طالب علم کو پڑھایا کرتے تھے۔ ایک روز اوستاد صاحب چارپائی پر دراز ہو رہے تھے اور شاگرد سبق یاد کر رہا تھا۔ شاگرد کے مونھ سے کوئی لفظ غلط نکل گیا۔ اوستاد نے بڑے بڑے آواز دی تیری ایسی تیسی۔

شاگرد سمجھا۔ شاید اوستاد صاحب نے صحیح معنے بتلا دیئے ہین۔ فوراً کہنے لگا۔ تیری ایسی تیسی۔

اوستاد نے خفا ہو کر فرمایا نامعقول کیا بکتا ہے۔ شاگرد کہنے لگا۔ تیری ایسی تیسی۔ تیری ایسی تیسی۔

لطیفہ ایک صاحب خبط الحواس جو کہ شاعری کا دم بھرتے تھے۔ اور ہمچنین دیگر نیست کا مضمون اپنے اوپر جائز سمجھتے تھے ایک مجمع مین تشریف لے گئے۔ لوگون نے باصرار کہا کہ حضرت کچھ اپنا کلام ارشاد فرمایئے۔ آپ نے پہلے تو نازِ شاعرانہ کیا۔ پھر برجستہ یہ مطلع ارشاد فرمایا

مصرعہ اول

زمشرق شد طلوع خورشید چون طاس

مصرعہ دوم

قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس + لوگون نے یہ طولانی مصرعہ سنکر کہا کیون حضرت من الجنة والناس نے کیا قصور کیا تھا؟ آپ نے جواب دیا کہ بھائیون تم شاعری سے واقف نہین اس مین بڑی باریکیان ہوتی

ہین اگر من الجنتہ والناس بھی اس مین
شامل کرتے تو مصرعہ کی طوالت کا
احتمال تھا۔

لطیفہ ایک افیونی حجام کسی صاحب کا خط بنا رہا
تھا۔ اتفاقاً حجام مذکور کی ناک پر
مکھی بیٹھ گئی۔ غصہ مین آکر جس ہاتھ
مین استرا تھا۔ وہی ہاتھ ناک پر
مارا کہ فوراً ناک کٹ کر نیچے گری اور
مکھی اُوڑ گئی۔

لطیفہ ایک حکیم صاحب کسی کی ملاقات کو گئے۔ اور
نام دریافت کیا اُوس نے جواب
دیا کہ مجھکو ثناء اللہ کہتے ہین حکیم
صاحب نے فرمایا
مستفعقا آپ ثنا ہین تو المتاس ہون مین
مخرج مادہ دافع آماس ہون مین

لطیفہ ایک زمیندار کسی گواہی کے واسطے عدالت مین
گیا۔ زمیندار مذکور کے سر پر حلف
(یعنے قرآن شریف) رکھکر سوال
کیئے گئے۔ اُوس کے جو جی مین
آیا تاب دیا اور کہنے لگا کہ مین تو
سمجھتا تھا۔ کہ حلف کوئی سنگ گران
ہوگا جس کا اوٹھانا بہت مشکل ہوگا۔
اس لیئے پہلے تو مین ڈرا مگر جب حلف
سر پر رکھا تو جان مین جان آئی ایسے
حلف تو مین سیکڑون اُوٹھا سکتا ہون

لطیفہ میان بی بی مین کسی خانگی بات پر تکرار ہوگئی میان
کہنے لگے۔ اب تو بہت سر چڑھ گئی
ہے۔ اگر ایسی زبان درازی کی عادت
ہے تو اپنے میا باوا کے گھر چلی جا
وہی تیری زباندرازی سے خوش
ہونگے اور پھر یہان آنے کا نام
نہ لیجو بی بی تھین مزاج کی تیز فرمانے
لگین کہ بہت خوب آپ کا گھر آپ کو
مبارک رہے ایسے ایسے پچاس گھر
جوتی کی نوک پر مارتی ہون۔ اس
ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی پر پھولا ہوا ہے
ابھی چادر اوڑھکر اس گھر کو لوکا لگا کر
بندی اپنے میکے راہی ہوتی ہے۔
اَبْ تو میان بڑے گھبرائے اور
دست بستہ کھڑے ہو کر اس طرح
کہنے لگے۔ ع گر بسر و چشم
من نشینی ٭ نازت بکشم کہ نازنینی ٭

لطیفہ

مہربان مجھے یہ سُنکر بہت رنج ہوا ہے کہ تم کو تاش کھیلنے کی بُری عادت پڑ گئی ہے اور کل رات سو روپیہ ہار رہے تھے۔

نوجوان دوست عجب خیال ہے کس طرح۔ مین تو تاش کھیلنا ہی نہین جانتا۔

مہربان یہی تو وجہ ہے جو شخص تم سے جیتا تھا اوس نے بھی مجھے یہی بتایا تھا۔

لطیفہ ایک موضع مین دستور تھا کہ کئی مفت خور دوست ایک دوسرے سے مانگ کر تمباکو پی لیا کرتے تھے مگر ایک شخص نہ تو مانگتا تھا اور نہ کبھی دینا چاہتا تھا اور انکار کرکے جھوٹ بھی بولنا نہین چاہتا تھا اوس نے یہ تجویز کی کہ تمباکو کے لیئے دو تھیلیان بنائین ایک کا نام دینا رکھا اور دوسری کا نام قسمت دینا مین کبھی تمباکو نہ ڈالتا جب لوگ اس سے تمباکو مانگتے تو کہہ دیتا کہ میرے پاس تو دینا مین ایک بتا تمباکو کا نہین اور جو پوچھتے کہ تم کیا کروگے تو جواب دیتا کہ قسمت پر بھروسہ ہے۔

لطیفہ ایک مولوی صاحب نے اپنے پڑوسی گنوار سے کہا ارے تو عجب گنہگار آدمی ہے ساٹھ برس کی عمر ہونے آئی ہے دن بھر مین ایک دفعہ بھی اپنے خالق کی عبادت کرنے کو مسجد مین نہین آتا۔ جانتا ہے تجھ کو کس نے بنایا ہے۔

گنوار (سوچ کر) کچھ خیال۔ (خیال) نہین۔ اتنے مین ایک لڑکا اُدھر سے نکلا مولوی صاحب نے پوچھا تمہین کس نے پیدا کیا۔

لڑکا ہمارے خدا نے۔

مولوی صاحب (گنوار سے) یہ چھ برس کا بچہ تو اپنے بنانے والے کو جانے اور تو کمبخت ساٹھ برس کا کھوسٹ اتنا نہین جانتا۔

گنوار (مولبی) مولوی صاحب۔ یہ تو کل بنا ہے اس کو یاد ہے بھلا مجھے اتنی مدت کی بات

بڑھاپے مین کہان یاد رہ سکتی ہے۔

لطیفہ جہانگیر بادشاہ نے ایک خدمتگار کو موتی دیتے تھے مگر جب وہ سامنے آتا تھا تو اوس سے گردن پھیر لیتے تھے۔ ایک روز بادشاہ نے کسی اونٹ کو دیکھکر پوچھا کہ یہ ہمیشہ ٹیڑھی گردن کس واسطے رکھتا ہے وہ خدمتگار بول اوٹھا۔ کہ حضرت اس نے بھی کسی کو موتی دینے کہے ہون گے۔ بادشاہ شرمندہ ہوا۔

لطیفہ

خریدار دوکان پر جاکر۔ اوبے مرغی والے۔ مرغی کا انڈا ہے۔

بیضہ فروش کون مرغی کا انڈا لیگا۔

لطیفہ

ایک صاحب نے سوال کیا کہ ہندوستانیون مین کون لوگ وقت کے پابند ہوتے ہین۔ دوسرے نے جواب دیا کہ افیونی۔ کیونکہ افیونی کھانے کے وقت کا بہت لحاظ رکھتے ہین۔

لطیفہ ایک لڑکے نے کسی نانبائی کی دوکان سے دو پیسہ کی روٹی مول لی اور دیکھکر کہ روٹی بہت ہلکی ہے کہنے لگا میان نانبائی یہ روٹی تو وزن مین بہت کم معلوم دیتی ہے نانبائی نے جواب دیا کہ کچھ مضائقہ نہین۔ اس سے تمہارا ہی فائدہ ہے کیونکہ اسے اوٹھاکر گھر لے جانے مین تمہین زیادہ تکلیف نہ ہوگی لڑکے نے کہا سچ ہے اور بجائے دو پیسہ کے ایک ہی پیسہ دوکان پر پھینک کر چلدیا نانبائی پیچھے دوڑا اور چلانے لگا کہ او لڑکے تونے روٹی کی قیمت ادا نہین کی لڑکا بھی آگے آگے بھاگا گیا اور کہتا جاتا تھا کہ کچھ پروا نہین۔ اس مین تمہارا ہی فائدہ ہے کہ پیسے گننے کی تمہین زیادہ تکلیف نہ اوٹھانی پڑے گی۔

چٹکلہ ایک پیر مرد پالکی پر سوار ہوئے اور کپڑون کا کثیر الوزن گٹھر سامنے رکھ لیا کہارون نے عذر کیا کہ اتنا بوجھ ہم سے نہ اوٹھے گا تب اونھون نے گٹھر کو گود مین رکھ لیا اور کہا

کہ اب ہم نے تمام بوجھ خود ہی اوٹھالیا چلو۔

لطیفہ

وبائے ہیضہ کا مریض ڈاکٹر صاحب کیا آپ یہ کہتے ہین کہ آپ ہر دفعہ پانچ شلنگ مجھ سے لین گے۔

ڈاکٹر بیشک مین وہی آپ سے لونگا جو دوسرون سے لیتا ہون۔

مریض افسوس ہے آپ کو ضرور مجھ سے رعایت کرنی چاہئے کیونکہ مین ہی اس پڑوس مین ہیضہ کے پھیلانیکا باعث ہوا ہون۔

لطیفہ

دوکان کا مالک (چپراسی سے) کل تم نے رُلدو سے تقاضا کیا۔ بہت دن ہوگئے ہین اوس نے رقم ادا نہین کی۔

چپراسی مین کل اوس پتے پر جو آپ نے بتلایا تھا رُلدو سے تقاضا کرنے گیا تھا مگر معلوم ہوا کہ اوس مکان مین بہت سے رُلدو ہین بلکہ اون مین سے ایک نے مجھے دھکے دیکر مکان سے باہر نکالدیا۔

دوکان کا مالک تو وہی ہمارا مقروض ہوگا پھر اوس سے ملکر تقاضا کرو۔

لطیفہ ایک درویش نے کسی ساہوکار سے دو سوال کئے ایک تو یہ دو سو روپیہ بطور قرضہ کے دیدو دوسرا یہ کہ دو سال تک وہ روپیہ مجھ سے طلب نہ کرنا۔

ساہوکار نے جواب دیا کہ پچھلا سوال تیرا مجکو بدل منظور ہے لیکن پہلا سوال کسی اور ساہوکار سے پورا کرلو۔

لطیفہ ایک آدمی معاش کی امید پر کسی درویش کامل کے پاس گیا اور کہا کہ بادشاہ صاحب میرے حق مین دعا کیجیے۔ اوس نے جواب دیا کہ بیٹا روزی اوڑکے ملتی ہے۔

اوس کو یقین نہ آیا چپ ہو رہا۔ راہ مین چلا جاتا تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک مکڑی جالا لگا رہی ہے۔ ناگہان دو مکھیان خود بخود اوڑکے اوس مین آپھنستین

تب اوس کو وہ کلمہ فقیر کا یاد آیا اور سمجھا کہ حقیقت مین وہ روزی رسان ایسا ہی رزاق ہے۔

لطیفہ ایک شخص شراب سے مخمور نشہ مین چور سڑک پر پڑا تھا۔ حاکم کے پیادے آئے اور اوسے جیلخانہ لیچلے۔ شرابی بولا تم لوگ بڑے احمق ہو۔ ارے یارو اگر مین چل سکتا تو کیا اپنا گھر مجھے کاٹتا تھا۔

لطیفہ

سودخوار مینے عہد کرلیا ہے۔ کہ کسی بھلے آدمی سے اودھار دیا ہوا روپیہ نہین مانگونگا۔

گاہک تو پھر تم وصول کا کیا انتظام کرتے ہو۔

سودخوار مین کچھ عرصہ انتظار کرتا ہون اور اگر وہ شخص وعدہ مقررہ پر رقم ادا نہین کرتا تو سمجھ لیتا ہون کہ وہ بھلا آدمی نہین۔ اس لیئے اس سے تقاضا کرنے مین تامل نہین کرتا۔

ضرور ہوتی ہے

حسینونمین نزاکت ضرور ہوتی ہے
طوائف مین ذہانت ضرور ہوتی ہے
بچپن مین شرارت ضرور ہوتی ہے
زمینداری مین عداوت ضرور ہوتی ہے
شادی بیاہ مین شکایت ضرور ہوتی ہے

لطیفہ ایک شخص خط لکھ رہا تھا ایک صاحب بیگانے قریب بیٹھے خط کو دیکھ رہے تھے نویسندہ نے لکھا کہ مینے حال خانگی اس وجہ سے نہین لکھا کہ ایک مرد بیگانہ احمق پاس بیٹھا تھا۔ وہ صاحب غصہ سے بولے کہ تم نے مجھے احمق کیون لکھا مین تمھارا خط نہین دیکھتا ہون۔

نویسندہ بولا اگر میری تحریر نہین دیکھتے ہو تو تم کو کیونکر معلوم ہوا ہے کہ مینے تم کو احمق لکھا۔

لطیفہ بنیہ اور ایک بگڑے دل سپاہی سے چخ چل گئی۔ وہ جب تک جیو ترے سے انیٹ اکھاڑے میان سپاہی۔ نے اڑنگے پر مارا تو چارون شانے چت اور

جھٹ چھائی پر چڑھ بیٹھے اب حضرت جو کھسیانے ہوئے تو کیا کہتے ہین اچھا اِس وقت تو نہین آنے دو اب کی ہولی تو سہی تمھاری نقل بنوا کے گدھے پر سوار کرون۔ (میان سپاہی) ہولی پر کیا موقوف اِسی وقت ہماری ران کے نیچے گدھا موجود ہے۔

لطیفہ ایک بنیا بڑی توند والا ہاتھی پر سوار جا رہا تھا۔ ایک آزاد فقیر نے سوال کیا کہ اے بڑے پیٹ والے کچھ توفیق ہے بنیئے نے پیٹ کو بجا کر کہا کہ اس مین گوہ ہے سائل نے جواب دیا کہ اس قدر کیون کھایا۔

لطیفہ ایک فارسی پڑھے ہوئے لڑکے سے کسی نے کہا کہ تم روٹی کس چیز سے کھاتے ہو۔ لڑکا بولا دستون سے۔

لطیفہ ایک شخص کے یہان تین چار اولادون کے بعد جو آخری عمر مین لڑکا پیدا ہوا اوس کا رنگ اپنے دوسرے بھائی بہنون سے سانولا تھا کسی نے پوچھا میان اسکی کیا وجہ ہے تو جواب دیا کہ صاحب یہ دیگ کی کھرچن ہے۔

لطیفہ ایک راستگو نے کسی جھوٹے گو سے پوچھا کہ تم راستی کو کیا سمجھتے ہو۔ وہ بولا تباہی کی علامت۔ بے اعتبار سُننے۔ کم عقل آدمیون کی خو۔ راستگو نے کہا کہ کم عقل کن آدمیون کو کہتے ہین وہ بولا جو جھوٹ کے ہوتے سچ بولین راستگو نے پوچھا اور دروغگوئی کو کیا جانتے ہو اوس نے کہا دروغ فروغ کا باعث نظم و نثر کی جان گواہی کی شان رائج الوقت ہنر۔

لطیفہ ایک شاعر صاحب بادشاہ کی محفل مین شعر تصنیف کر رہے تھے بادشاہ نے نظر الطاف سے اون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیا جھوٹ بک رہے ہو اونھون نے عرض کی کہ حضور ہی کی تعریف ہے۔

محرم

غم اگر ہو حسین کا غم ہو

چاند دیکھتے ہی گوری گوری کلائیون
کی چوڑیان ٹھنڈی کر دی گئین عروسانہ
پوشاکین سوگوار دھانی لباسون سے
بدل دی گئین نقرئی طلائی زیورون
نے ناک۔کان۔سر۔ہاتھون سے اوتر
کر بکسون مین جگہ پیدا کی ریشمی لچھون
نے کل اعضا پر اپنا رنگ جمایا پاندان
کے ساتھ سرمہ کنگھی چوٹی کے صندوقچہ
مین قفل دیا گیا لال لال یاقوتی لب
دست حنائی کی طرح پھیکے پڑ کر پپڑا گئے
گندھی ہوئی ناگنی چوٹیان پاریجان سے
سر بستہ جوڑے کھولکر ادھر اودھر پریشان
کر دیئے گئے ہین سُرخ سُرخ پھولی
سے کھلے ہوئے غنچہ صرصر رسیدہ کی صورت
مرجھا گئے ہین فلک رسا آوازین گلون
بھرے دل کے ساتھ بیٹھ گئی ہین۔ سامنے
ذکر الشہادتین کی جلد کھلی ہوئی ہے اور
بیان شہادت پیش نظر نرگسی آنکھون
سے جاری ہونے والے آنسوؤن کے
مسلسل قطرے اوبھرے اوبھرے
گالون سے سر ٹکراتے ہوئے کتاب
کے اوراق اور دوپٹہ کے آنچلون کو
تر کر رہے ہین خموشی پسند لبون سے نکلنے والی

پر زور آہین باشندگان فلک کا کلیجہ ہلا
رہی ہین نازک نازک ہاتھون کے متواتر
سینہ کوبی دیکھنے والون کا جگر پاش
پاش کر رہی ہین پر درد ہچکیون کی پیہم
صدائین سننے والون پر نزع کی حالت
طاری کیئے ہوئے ہین دینی ثواب مین
حصہ لینے والا مجمع سراپا بحر اشک مین
ڈوبا ہوا ہے کون ہے جو ایسے نازک
وقت مین دل پر قابو پیدا کرکے اپنے
آنچلون سے کسی کے آنسو پونچھنے کا خیال
کرے کس کو ہوش ہے جو دل پر ضبط
کرکے کسی کی ماتمی ہاتھون کی جنبش کی
روک تھام کر سکے کون ہے جو خود کو
سنبھال کر کسی کو اطمینان بخش الفاظ سے
سمجھا کے صبر کی جانب مائل کرے وہ
پیار بھرے ہاتھ جو اب تک بے چینی کی
حالت مین کسی کے دل پر پہونچ کر تسکین
کا باعث ہوتے تھے۔ اس وقت خود
ہی وقف ماتم ہو رہے ہین وہ پُر لطف
کمرے جو سامان عیش و اسباب عشرت
کے ہجوم مین بہشت کو شرما رہے تھے۔ شدت
غم و کثرت الم سے ماتمکدون کو شرما رہے
ہین وہ ہرا بھرا باغیچہ جس کی دم بھر کی گلگشت

پژمردہ طبیعتون مین خوشگوار تازگی اور شگفتگی پیدا کر دیتے تھے مرجھائے ہوئے گلدستے کے مثل عجب حسرت خیز الم نما منظر ہوا ہے سر شام کھلنے والے اونچے اونچے بالاخانون کی کھڑکیان جنہین چاندسی صورتون کا نظارا ہزارون مضبوط طبیعتون کو عالم حیرت مین تصویر بنا دیتا سلسلہ آمد و رفت کے ساتھ در معصیت کی طرح بند کر دی گئی ہین۔

لطیفہ کسی بادشاہ نے اپنی ہر ایک بیگم کے پاس ایک ایک انار اور سات سات سو پائیان بھجوا دین بیگمات تحفہ سمجھکر ہڑپ کر گئین مگر ایک بیگم جو دانا اور عقیل تھی دل مین کہنے لگی کہ اس مین کوئی نہ کوئی بھید ضرور ہے آخر وہ مطلب سمجھکر بادشاہ کی خلوت خاص مین حاضر ہوئی بادشاہ نے پوچھا کہ اے پیاری بیگم تم کیا سمجھ کر آئین بیگم نے جواب دیا کہ عالم پناہ مین ارشاد سے یہ ارشاد سمجھی۔

(عورت انار سات سو بیاری)

بادشاہ نے خوش ہو کر اس کو عقیلا بانو کا خطاب فرمایا۔

چٹکلے مین چٹکلہ

اوستاد اچھا صاحبزادے یہ تو بتاؤ کہ لڑکی کی لڑکی کو اردو مین کیا کہتے ہین۔

شاگرد نواسی کہتے ہین۔

اوستاد شاباش کیون نہ ہو اچھا تو اسی کے ہجے تو کرو۔

شاگرد آٹھوین کا ٹھ کیسٹ ہنس کے کیا جواب دیتا ہے۔ جناب کوئی مشکل ہجے پوچھے ہوتے اسکو تو مین جانتا ہوان۔

اوستاد لے اسی بات پر کڑک کے ہجے تو کر۔

شاگرد بہت بہتر۔ اکیاسی بیاسی تیراسی۔ چوراسی۔ پچاسی چھپاسی۔ ستاسی۔ اٹھاسی نواسی۔

اوستاد لاحول ولاقوۃ۔ ابے بہاڑا پڑھنا تجھے کس نے کہا۔ لے اب کی مرتبہ تو خیر چھوڑے دیتا ہون آئندہ اگر ایسی خطا کی تو دیکھ لینا کہ یہ

قیمتی ہو اور تم ہوا ور میں ہوں۔
لے اچھا یہ بتاؤ کہ بینی معشوق کو کس
سے تشبیہہ دیتے ہیں۔

شاگرد۔ الف سے۔

اوستاد زندہ باشید اچھا اب ایک سوال کا اور
جواب دیدو پھر چھٹی ہے۔

شاگرد۔ ارشاد۔

اوستاد لفظ شعاع میں الف بینی معشوق کے مانند
کیوں معلوم ہوتا ہے۔

شاگرد۔ اگر بتادوں تو مجھے چھٹی
دیجیے گا۔

اوستاد۔ ہاں ہاں۔

شاگرد لفظ شعاع میں الف اس واسطے مثل بینی معشوق
کے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو عین کے
درمیان واقع ہوا ہے۔

پردہ گرا اور دونوں اوستاد و
شاگرد غائب۔

لطیفہ ایک شخص کے دو بیٹے تھے ایک محفل میں بیٹھے
تھے کسی ظریف نے پوچھا کہ تم دونوں
میں سے بڑے باپ کا بیٹا کون ہے
اور چھوٹے باپ کا بیٹا کون ہے بڑے
نے کہا کہ چھوٹے باپ کا بیٹا میں اس
وجہ سے ہوں کہ جب میں پیدا ہوا تھا
تو عمر والد کی کم تھی اور جب چھوٹا بھائی
پیدا ہوا تو عمر والد کی زیادہ تھی اس
لحاظ سے بڑے باپ کا بیٹا میرا چھوٹا بھائی
ہے۔

نتیجہ

دیوانی میں مقدمہ لڑانے کا نتیجہ
ہار رہنے وکیلوں کی مصاحبت اہل عملہ
کی خوشامد۔

شاعری کا نتیجہ۔ آہ نہ واہ۔ انعام نہ
اکرام خون جگر پیجیے اور معترضوں
کی جان کو صبر کیجیے۔

دوستی کا نتیجہ زود رنجی خود غرضی
بدگوئی نا اتفاقی۔ فضول خرچی کا نتیجہ
مفلسی۔ قرضداری اور ذلت۔

رنڈی بازی کا نتیجہ۔ ہر وقت دل
کو بے اعتباری طبیعت کو الجھن آبرو
کا خون روپیہ کا صرف پھر کچھ بھی نہیں۔

امیروں سے ملنے کا نتیجہ دروغگوئی

باقی خیر صلاً۔

نامہ نگاری کا نتیجہ۔مفت کی شہرت بے داموں اخبار کے نظارے۔

لطیفہ ایک صاحب شیخی سے زمین پر پاؤن ہی نہ رکھتے تھے لوگون نے پوچھا کہ حضرت آپ کیون بانسون دانے کھاتے ہین فرمایا کہ بھائی ہمارا حوصلہ بلند ہمت عالی رئیس اعظم۔تم کیا جانو دستم بخیر امان جان کو دردزہ کی شدت ہوتی تھی تو خدا جھوٹ نہ بلوائے ایسی ترنگین بھرتی تھین کہ مکان کے چھت مین پشتک مارتی تھین وہ دوہری دوہری دائیان دولتیان کھاتی کھاتے بس یا ہو گئین آخر کسی طرح وضع حمل نہ ہوتا تھا ایک درویش صاحب کمال نے فرمایا کہ اس کے پیٹ مین بچہ نہایت بلند حوصلہ تیز طبع چلتا پرزا ہے نیچے مکان مین قیامت تک پیدا نہ ہوگا۔حاملہ کو کوٹھے پر لیجاؤ۔خدا بخشے اودھر والدہ ماجدہ نے زینہ پر پاؤن دھرا ادھر ماہ بدولت نے سلام کے لیئے ہاتھ بڑھایا کوٹھے پر پہونچتے پہونچتے بندہ درگاہ کھٹ سے آموجود ہوا فقیر سے دریافت کرکے نام بھی رفعت مل رکھا گیا اوس دن سے کوٹھے ہی پر پڑے رہے اور وہی بڑھے اور کوئی ہم سے زیادہ بلند حوصلہ کون ہوگا ایک آزاد صاحب بھی سن رہے تھے کہنے لگے کہ بچہ تم واقعی عالی طبع ہو انشاءاللہ تعالے کوٹھے ہی سے گر کر مروگے بھی۔

لطیفہ ایک کانا گڑ کی بھیلیان سر پر رکھے ہوئے جاتا تھا چند لوگون نے مذاقاً پوچھا میان کانے یہ کیا لے چلے وہ جھٹ بول اوٹھا کہ اوپلے۔اون لوگون کہا کہ ان کا کیا کروگے تو آپ فرماتے ہین واہ بیوقوفو تم کو اور تمہارے گھرون کو جلائین گے اور کیا کرین گے ہین تو کانا تھا مگر تم اندھے خوب ملے۔

جھوٹ نہین

ایک عورت اپنے شوہر سے مفصلہ ذیل امور دریافت کرتی ہے اے میرے پیارے مجکو تین چیزون سے کمال تعجب ہے۔

(۱) یہ کہ ثمردار درختون پر کیون ڈھیلے

مارلے ہین جب پک جائین گے تو خود بخود گرین گے۔

(۲) یہ کہ لوگ جنگ پر کیون جاتے ہین اور ایک دوسرے کو قتل کرتے ہین لوگ تو خود بخود مرتے جاتے ہین

(۳) یہ کہ نوجوان آدمی کیون ایسی بیوقوفی کرتے ہین کہ جوان عورتون کے پیچھے پڑتے ہین۔ اگر وہ اون کے پیچھے نہ پڑین تو عورتین ان کے پاس خود آئین اور ان کی ناز برداری کرین۔

لطیفہ ایک سنت داس بیراگی کے دو چیلے تھے ایک کا نام پرسوتم داس۔ دوسرے کا نام رام داس۔ سنت داس نے چیلون سے کہا کہ جب تم میرے پیر دباتے ہو تو جھگڑا کرتے ہو۔ اس لیے مینے ایک ایک پیر تمہاری سیوا کرنے کے لیے تقسیم کر دیا۔

پرسوتم ہمیشہ بایان اور رام داس ہمیشہ داہنا پیر دبایا کرے۔ اتفاقاً ایک روز پرسوتم بازار چلا گیا اور رامداس اپنے گرو کا داہنا پیر دبانے لگا۔ گورو نے بایان پیر اوٹھا کر داہنے پیر پر رکھدیا۔ رام داس نے کہا کہ دیکھو گورو جی میری خدمت کرنے کے پیر پر پرسوتم والا چڑھ گیا مین اس کو مارون گا۔ گرو ہر چند منع کرتا رہا مگر رام داس نے ایک ڈنڈا لگایا اگر گرو کے بائین پیر پر سے خون جاری ہو گیا اسی عرصہ مین پرسوتم بھی آپہونچا اور دیکھا کہ رامداس نے میرے خدمت کرنے کے پیر کو مارا۔ پرسوتم ڈنڈا لے کر رامداس والے پیر کو مارنے لگا اودھر رام داس بھی ڈنڈا لیکر پرسوتم کی خدمت والے پیر کو لپٹ گیا۔ گورو جی چلاتے تھے اور چیلے دونون پیرون کو توڑ رہے تھے اتفاقاً اوس جگہ کوئی عقلمند آگیا اور اوس نے اون بیوقوفون کو سمجھایا کہ یہ دونو پیر تمہارے گورو کے ہین اور ان کو مارنے سے تمہارے گورو کو دکھ ہوگا تب اون کی سمجھ مین آیا لیکن گرو کا خاتمہ ہو گیا۔

لطیفہ ایک آدمی وزیر ایران کے فیصلہ سے ناراض ہوا اُس نے کہا جا قاضی جی کے یہان اپیل کرو اوس نے کہا وہ اپنے آپ کا سنین گے

وہ تو آپ کے بھائی ہین۔ کہا مفتی کے پاس جا کہا وہ آپ کے چچا ہین کہا وزیر اعظم کے پاس جا اوس نے کہا وہ آپ کے نانا ہین۔ کہا بادشاہ کے پاس جا۔ کہا بادشاہ کو آپ کی بھتیجی منسوب ہے۔ کہا پھر جہنم مین جا۔ اُس نے کہا وہان آپ کے والدہ مرحوم موجود ہین۔ وہ کب میری دال گلنے دین گے۔

لطیفہ ایک شخص نے شراب خوری سے توبہ کی تھی ایک روز اوس کے دوست نے کہا کہ آج ہمارے یہان بہت عمدہ شراب آئی ہے اگر تم چکھو تو مین لاؤن۔ اوس نے جواب دیا۔ شراب تو مینے چھوڑدی ہے۔ البتہ اگر اوسے عرق بہار کہو تو مضائقہ نہین ہے۔

لطیفہ ایک لڑکا دوسرے سے کہتا ہے کہ تمہارا باپ بڑا کمینہ اور مکھی چوس ہے۔ دیکھو خود وہ موچی ہے اور تمہین پرانی جوتی پہناتا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا

مگر تمہارے باپ سے زیادہ مکھی چوس نہین۔ وہ خود تو دندان ساز ہے اور تمہارے چھوٹے بھائی کے منھ مین ایک دانت نہین۔

چٹکلہ کل میکدہ سے نکلا جو رندون کا جھگھٹا تو راہ مین حریف سیہ رو نظر پڑا۔

ایک یار شوخ طبع نے آگے کو بڑھ ذرا آہستہ جا کے پیچھے سے دستار دی ہٹا چندیا گھٹی ہوئی تھی تڑا اک تڑاق سے سہلانے بھی نہ پایا جما پھر تڑاق سے

چٹکلہ کیون صاحب۔ شیخ سعدی صاحب ماہ ستمبر کو لیا جاین۔

واہ۔ اسی مہینے مین تو انھون نے یہ شعر کہا ہے۔

ستم بر ضیعفان مسکین مکن

چلتے فقرے

بچہ ابا جان تم ہمین کیون منع کرتے ہو کہ کسی کے گلے سے مت چمٹا کرو اماں جان تو ہر روز تمہارے گلے سے چمٹتی ہین۔

والدہ۔ ہٹ ہٹ نامعقول۔

لطیفہ

نوجوان مرد میری بی بی مین یہ ضرور کہون گا۔ کہ تو پچھلے سال سے اپنی نزاکت اور خوبصورتی مین اورون سے کہین ترقی کر گئی ہے کیون ہے نہ سچ۔ مین بھی چاہتا ہون کہ تم بھی میری نسبت کچھ رائے دو۔

بی بی نے مسکرا کر جواب دیا واقعی میان تمھارا انتخاب اور پہچان غضب ہی۔

لطیفہ ایک سردار نے ایک مصرعہ تصنیف کیا۔ ع

بلبل چہ گفت گل چہ شنید صبا چہ کرد

مگر دوسرا مصرعہ نہ ہو سکا۔ ایک شاعر نے کہا کہ ایک ہزار روپیہ میرے گھر پر روانہ کر کے رسید منگائی شاعر اوٹھ کھڑے ہوے گھر کو چلدیئے سردار نے ایفاے وعدہ کا تقاضا کیا شاعر نے کہا ہ

الکون کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان
بلبل چہ گفت گل چہ شنید و صبا چہ کرد

لطیفہ کسی شخص نے ایک آدمی کے ہاتھ اپنا کنوان بیچا جب خریدار نے پانی بھرنا چاہا تو اوس نے روکا اور کہا مینے کنوان بیچا ہے نہ کہ پانی بھی چلیئے۔ مقدمہ حاکم تک پہونچا حاکم نے بھی کیا بات نکالی کہ واہ جی واہ فرماتے کیا ہین کہ جب کنوان خریدار کا ہے تو تم کو دوسرے کے کنوئین مین اپنا پانی رکھنے کا کب اختیار رہجاؤ پانی بھی نکلواؤ ورنہ سزا پاؤ گے۔ بیچنے والا مجبور ہوا اور دعوے سے باز آیا۔

اے فلک یہ رت متوالی گھٹا
چھا رہی ہی ہر طرف کالی گھٹا

اوہو ہو ہو۔ کالی کالی گھٹاؤن نے تو بڑھاپے مین پیر فلک کے جھریدار گالون پر سیہ تاب رنگ چھیرا دلی ہو کر ایک وقت مین چاند سورج ابر سب کچھ موجود ہین اس پر طرہ یہ کہ مینھ پہنا حسینون کے لئے موتی بنا رہی ہے جیسے کسی سبزہ رنگ نے زمرد کے آویزے مین لگا کر زیب گوش کیا ہی۔

اور ہوا کی شوخی سے متحرک ہو کر نازک
اور چمکیلے گالون پر عکس ڈالتے ہوے
قوس قزح کے رنگ کو شرماتے بوسہ
بازی مین مشغول ہین جس کا پیچین دل
پر بجلیان گرا رہا ہے ادھر برق طپان
بے قراری اور بھی آفت ڈھاتی ہے
وہ چاہتی ہے کہ مین کسی کی چشم سرگین
کی بلائین لے لون ہن مین اس قدر
کوٹ کوٹ کر بجلیان بھری ہین کہ نظر
ملتے ہی دل و جگر دونون خاک ہو جاتے
ہین - ہاے ان شوخ حسینون کے
سبز رنگون نے تو اور بھی دیوانہ بنا دیا
ہے کسی کا دھانی دوپٹہ اس قدر
آنکھون مین کھپا ہوا ہے کہ جدھر نظر
اوٹھتی ہے ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا
ہے اور گو ابر بہار نے قدرتی مخمل کا
فرش بچھا دیا ہے مگر قدم قدم ٹھوکرین
کھا کر دامن اولجھ جاتا ہے اور آبلہ
پا سے نوک خار چھیڑ کرنے لگتی ہے
یہ وقت ہوا اور چرخ پھر کچھ رنگ نہ
لائے وہ تو ایاب ہی گرگ باران دیدہ
ہے کالی گھٹا مین بجلی کی چمک کو شہد
کا چھتہ اور سیماب بوتلون مین سے

آتشین سمجھکر لگا رعشہ دار ہاتھ بڑھانے
مگر جب فرشتون نے ڈانٹ بتائی تو
بے اختیار رو یا پرنالے سے جو بوندین
گرین دینا والون کی کشت آرزو کو سر
سبز کرنے لگین حورون کو مستی سوجھی
اندھیری رات مین جنت چھوڑ کے دینا
مین بھاگ آئین جن کے بھاگ کھلے
وہ گلے لپٹا کر مزے لوٹا کیے۔ ؎

حور تھی یا رب جو مومن کیلئے
بھیجدی تو نے کسی دن کیلئے

لطیفہ ایک لڑکا موٹا تازہ دیکھکر مولوی صاحب فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے بہ نسبت تعلیم کے تمہارے کھلانے پلانے پر زیادہ کوشش کی جاتی ہے - لڑکا تھا چلتا پرزا اوس نے کہا نہین صاحب کھانا تو مین اپنے ہاتھ سے کھاتا ہون اور پڑھنا مولویون سے لینے پڑھانا آپ لوگون کے اختیار مین ہے اور آپ بخل کرتے ہین -

لطیفہ خواب خرگوش سے چونک کر ایک جلسہ مین عقلمندون نے حساب لگایا کہ چار سوال کے اندر خرگوش

کے ایک جوڑے سے ساڑھے بارہ لاکھ پیدا ہو سکتے ہین ایک سیدھے سادھے مسلمان سے سنکر ضبط نہو سکا بولا یہ حساب غلط ہے ورنہ اب تک تمام دنیا خرگوش ہو جاتی

لطیفہ

ملزم حضور میرا وکیل بیمار ہے۔ اور حاضر عدالت نہین ہو سکا لہذا ملتجی ہون کہ میرا مقدمہ ملتوی کیا جائے۔

جج (دو تین منٹ غور کرنے کے بعد) مقدمہ تو ملتوی ہو سکتا ہے لیکن مین دیکھتا ہون کہ تم عین موقع پر ارتکاب جرم کرتے ہوئے گرفتار ہوے تھے۔ ایسی صورت مین تمہارا وکیل تمہاری طرف سے کیا کہہ سکتا ہی۔

ملزم ہان حضور یہی تو مین اوس سے دریافت کرنا چاہتا ہون۔

لطیفہ (خورد سال بچہ) اماجان جب آپ مرنے لگی تھین تو آپ کو کیا معلوم ہوا تھا۔

(مان) بیٹا مین تو زندہ ہون۔ آدمی مرکے پھر نہین زندہ ہوتا۔

(بچہ) اوس مہینے مین جب میرا چھوٹا بھیا پیدا ہونے لگا تھا تب آپ چلا کر کہتی تھین مری مری۔

لطیفہ ایک آدمی کے پاس ایک لڑکا نوکر ہوا۔ ایک دن اوس سے طشتری ٹوٹ گئی اوس نے نہایت عاجزی سے آقا سے کہا۔

آقا (جو برہم بیٹھا تھا) سور کے بچے حرامزادے اندھے لنگڑے تو بڑا شریر ہے۔ لڑکا رونے لگا اور آقا کو ذرا رحم آگیا۔

آقا۔ تو میری گالیون پر روتا ہی

لڑکا۔ نہین مجھے افسوس آتا ہی

آقا۔ کس پر۔

لڑکا۔ آپ پر۔

آقا۔ کیون۔

لڑکا۔ کیون آپ نے آپ کو گالیان دی ہین

آقا۔ کس طرح پر۔

لڑکا۔ کیونکہ آپ ہی میرے مان باپ

ہین مالک ہنس پڑا اور اوس لڑکے کا قصور معاف کیا

اگلے مُسلمان

۱ زمین کے چراغ اور فلک کے ستارے — فلک سے پیارے زمین کے دلارے
۲ وہ دنیا کی آس اور دین کے سہارے — چمکتے ہوے چاند سورج ہمارے
۳ ہے کس کنج مین یارب اُون کا بسیرا
کہ محفل مین چھایا ہوا ہے اندھیرا
۴ مسیحا وہ نکبت کی بیماریون کے — خبرگیر وہ دُکھ مین دکھیاریون کے
۵ معالج جماعت کی بیماریون کے — وہ والی وہ وارث پنہاریون کے
۶ وہ بھوکے کو کھانا کھلا دینے والے
پیاسے کو پانی پیلا دینے والے
۷ کوئی آہ بھرتے کہین دیکھ پایا — تو اک سنسنی آگئی دل بھر آیا
۸ اگر کوئی بیکس کہین تلملایا — تو اک زلزلہ اون کے قالب مین آیا
۹ کسی کا اگر ہوگیا بال بیکا +
تو پھر دیکھتے پیچ وتاب اونکے جی کا
۱۰ اگر شمع سان کوئی ہوتا تھا گریان — تو پروانہ کی طرح ہوتے تھے بریان
۱۱ اگر کوئی تن دیکھ لیتے تھے عریان — تو پھٹتی تھی چھاتی تڑپتی تھی شریان
۱۲ پھٹے حال ملتا کوئی دوست اپنا
تو دیدیتے تھے کھینچکر پوست اپنا
۱۳ اگر کوئی ہمسایہ ہوتا تھا مضطر — تو پھر اون کو آتی نہ تھی نیند شب بھر
۱۴ کلیجے مین چبھتا تھا ہر تار بستر — پہونچتے تھے بالین پہ کھا کھا کے ٹھوکر
۱۵ کسی گھر سے آواز گریے کی آئی

تو کی اون پہ دریائے غم نے چڑھائی

۱۶ گرا ہا اگر کوئی آفت کا مارا ‏ یہ بکل ہوے جیسے آتش پہ پارا

۱۷ اوڑا اگر کسی کے حب کا شرارا ‏ تو جل بھن گیا اون کا گھربار سارا

۱۸ کوئی رہ گیا گردم سر بھر کر

تو بجلی گری کوند کر اون کے اوپر

لطیفہ ایک جنٹلمین نے ایک نوکر رکھا

ایک دن بولے ویل مین تم کام ٹھیک نہین کرتا ہے نوکر نے کہا کہ میری متعلق خدمات کی ایک فہرست لکھ دیجیے تاکہ مجکو کام معلوم رہے اور اوسی کے مطابق کام کرون۔ صاحب دیری ویل بولا اور چند معمولی کام ایک کاغذ پر لکھکر دیدیئے۔ نوکر ہر وقت کاغذ اپنے پاس رکھتا تھا۔ صاحب سفر مین گیا راہ مین گھوڑے سے گرا اور پاؤن رکاب مین اٹک گیا نوکر کو پکارا کہ دوڑ کر پاؤن نکالو۔

نوکر نے جواب دیا۔ صاحب ذرہ توقف کیجیے مین فہرست دیکھتا ہون اگر یہ کام اوس مین لکھا ہوگا تو نکال دونگا ورنہ آپ خلاف عہد کیسے فرماتے ہین۔

لطیفہ ایک شخص کی شادی ہوئی اوس کا نام عبدالحکیم تھا۔

بی بی نے شوہر سے کہا کہ اگر تم بیمار ہوجاؤ اور حکیم کی ضرورت ہو تو کیا کہکر بلواؤن گی۔ شوہر نے کہا کہ بنو اکا بابا کہکر بلوا لیا کرنا۔

لطیفہ

عبدالمعبود۔ ٹھہرو ذرا چھتری اوتار لون۔

مہیش پرشاد۔ کیون۔

عبدالمعبود۔ قریل آتی ہے کہین بھڑک نہ جائے۔

لطیفہ ایک مولوی صاحب نے ایک مفلس مسلمان کو اپنی بکریان چرانے کے واسطے ملازم رکھا تھا اور بکریون کے ایک بکری نہایت فربہ ہوگئی مولوی صاحب نے

چرواہے سے دریافت کیا کہ میان یہ بکری بہت فربہ ہوتی جاتی ہے۔ گابھن بھی ہوئی ہے۔ یا نہین چرواہے نے نہایت متعجب ہوکر جواب دیا کہ مولوی صاحب توبہ کرو توبہ مولویون کی بکری اور حرام کراتی پھرے۔

چٹکلہ جلسہ احباب مین امیر صاحب کچھ اشعار پڑھ رہے تھے اتفاقاً یہ مصرع بھی اودھون نے پڑھا ؎

تن مین ہی میرے آگ برابر لگی ہوئی

اون کا نوکر بھی کہین کونے مین کھڑا سن رہا تھا۔ جونہی اپنے آقا کو یہ مصرع کہتے سنا فوراً لپک کر ایک گھڑا پانی کا اون پر ڈالدیا۔

(امیر صاحب) ہین ہین یہ کیا یہ کیا۔

(نوکر) حضور آگ کا علاج پانی ہی

لطیفہ کوئی امیر گھوڑے پر سوار بازار مین ہوکر نکلا جو گھوڑا منہ بھگاتا ہوا جاتا تھا اور چند ملازم اس کے پیچھے دوڑتے چلے جاتے تھے ایک ظریف نے یہ معاملہ دیکھا دوسرے دن پھر اسی طرح بازار مین ہوکر امیر کی سواری نکلی۔ یہ ظریف دیکھکر ہنسنے لگا اور تعجب کرکے لوگون سے سبب پوچھا کہ یہ چند شخص اس ایک کے پکڑنے کو کل سے پیچھے پڑے ہین اور اب تک پکڑ نہین پایا۔

غزل بطرح پیام عاشق جناب شوہر امرہوی تلمیذ جناب داغ ظلہ

کیا کیجیے زر کی جاتی ہی کچھ بھی نہین رہا
چانڈو نہین شراب نہین نازنین نہین
ہون ہون کا تم پڑھاؤ میانجی اوسے سبق
ہر بات پر وہ کہتا ہی ظالم نہین نہین
اچھا ہو گر رقیب بھی چلمین بھر اکرین
عاشق تمھارے اور بھی ہین کچھ ہمین نہین
تو ہی دلبری مین یگانہ ستم مین فرد
تیرا جواب اے بت کافر کہین نہین
پیٹا ہی تم کو غیر نے کپڑے اوتار کے
دامن نہین ہی جیب نہین آستین نہین
کانون مین تیل ڈال لیا ہم نے وصل مین
اوس کی زبان سے جو مین نکلا نہین نہین

لطیفہ ایک صاحب گھوڑا خریدنے جاتے تھے راستہ مین ایک دلال سے دوچار ہوئے۔

دلال۔ کیون صاحب کیا خریدنا چاہتے ہو۔

خریدار۔ ایک گھوڑا لینا چاہتا ہون۔

دلال۔ مین آپ کو ایک گھوڑا دس ہزار روپیہ کی قیمت کا صرف پانسو مین لادونگا۔ مگر اوس مین ایک نقص پیدا ہوگیا ہی۔

خریدار۔ وہ نقص کیا ہی۔

دلال۔ صرف مرگیا ہی۔

لطیفہ دو دوست سیر کو جارہے تھے ایک دوسرے سے بولے مین لکڑی کو خوب پہچانتا ہون قضا کار کچھ ہی بڑھے ہون گے کہ ایک ڈونڈ پڑا ملا دوسرے نے لکڑشناس سے پوچھا۔ کیون بھائی یہ کون سی لکڑی ہے۔ لکڑشناس (بعد بسیار غور و تامل) ہین ایسے تو مین نے ڈونڈ کے ڈونڈ اوڑا دیئے مین۔ یہ ادرک کا ڈونڈ ہے اور کیا۔

لطیفہ

عورت (مرد سے) تم کیون شادی نہین کرتے

مرد۔ میری شادی صرف تین شرطون سے ہوسکتی ہی۔

عورت۔ وہ کیا کیا ہین۔

مرد میری عورت دولتمند ہو۔ خوبصورت ہو۔ اور بے وقوف ہو۔ جب تک وہ دولتمند اور خوبصورت نہ ہو مین اوس سے شادی نہین کرونگا۔ اور جب تک وہ بے وقوف نہ ہوگی مجھ سے شادی نہین کرنے کی۔

لطیفہ کسی اسکول کے معمولی ہفتہ وار امتحان مین تاریخ کا سوال آیا۔ اکبر اور تہذیب کی خصلتون کا مقابلہ کرو۔ ایک طالبعلم نے پہلا فقرہ ہی یہ لکھا کہ اکبر بڑا نیک اور نوجوان بہادر تھا کیونکہ اب تک مسلمان نماز مین کہتے ہین۔

لطیفہ ایک پولیس مین رات کو گشت کر رہا تھا اوس نے دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس چابی ہے اور وہ لوگون کے دروازون کو یکے بعد دیگرے کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سپاہی نے للکار کر کہا کہ تم کیا کرتے ہو۔ اوس نے جوابدیا کہ جی کچھ نہین مجھے ایک چابی زمین پر پڑی ملی تھی۔ اس لیئے دروازون کو یکے بعد دیگرے کھولکر اس کے مالک کا سراغ لگانا چاہتا ہون۔

لطیفہ

الف وکیل لوگ کس مہینہ مین جھوٹھ کم بولتے ہین۔

ب فروری مین

الف وہ کس لیئے

ب کیونکہ اس کے صرف ۲۸ ہی دن ہوتے ہین۔

لطیفہ ایک صاحب بہادر ایک روز بیٹھے حقہ پی رہے تھے اون دنون مین انگلستان مین کوئی شخص تمباکو کے نام سے واقف نہ تھا نوکر نے منہ سے دھوان نکلتا دیکھکر سمجھا کہ پیٹ مین آگ لگ گئی فوراً ایک گھڑا پانی کا اوٹھا کر اونپر ڈالدیا۔

لطیفہ ایک حکیم کا قول تھا کہ جو کچھ ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے ایک روز اون کے ملازم نے کوئی چیز چرالی۔ حکیم اوس کو مارنے لگا۔ ملازم بولا کہ صاحب مارتے کیون ہو میری تقدیر مین چرانا لکھا تھا۔ حکیم نے کہا کہ پٹنا بھی تیری تقدیر مین لکھا ہے

مضمون عاشقانہ۔

گلی مین باہین پڑی ہون وصال کی شب ہو
مزا ہو جب مین سنون تیری اور تو میری

چاڑون کی چاندنی رات ہے۔ تارون پر اس بلا کا جوبن ہے کہ اللہ اللہ۔ اور سبزہ زارون مین چاندنی کی بہار وہ لطف دکھلا رہی ہے۔ کہ سبحان اللہ چاندنی کی چمکیلی اور لمبی لمبی کرنون سے روشنی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہے

مبارک ہین وہ عاشق مزاج جو اس
چاندنی مین اپنے چھوٹے ہوئے معشوق
سے گلے مل رہے ہین وہ دیکھو باغ
مین ایک کتنا خوشنما خیمہ گڑا ہوا ہے
خیمہ کے ایک طرف چلمین اوٹھی ہوئی ہے
اوس مین ایک پریوش اپنے زیور
حسن سے آراستہ کچھ عجیب انداز سے
بیٹھی ہوئی ہے ؎

وہ شرمیلی صورت وہ شرمیلی آنکھین
دکھانا بھی کھولکر نہین جانتے ہین

اپنے گورے گورے اور نرم نرم
ہاتھ ایک نوجوان بانصیب کی گردن
مین ڈالے ہوے اور سر کو عاشق جانباز
کے سینہ پر رکھے ہوے ہے اور وہ
شاد ہوکر یہ کہہ رہا ہے ؎

قیامت ہین بانکی ادائین تمھاری
ادھر آو لے لون بلائین تمھاری

ابھی اس نوجوان کی آرزوئین اپنے
ہجر کے ارمان نکالنے کو آمادہ ہو رہی
تھین کہ جنگلی ملیور بول اوٹھے اور اس
سیم تن نے اپنے جانے کی طیاریان
کین اور یہ کہہ کر اوٹھ کھڑی ہوئی۔

ہو گئی صبح اب تو جانے دو
پھر ملین گے اگر خدا لایا ہ

اب اوس نوجوان کی حالت قابل
افسوس ہے۔ نہ معلوم کس مدت مین
بیچارہ کو یہ رات نصیب ہوئی تھی جو
چشم زدن مین گذر گئی۔ ایک تو جدائی
کا وقت دوسرے معشوق کا اور اس
ہونا کس قیامت کا سامنا ہے ؎

کون یہ دیکھ کوئی حسین ہوتا ہے
ہو بناوٹ سے بھی رونا تو قلق ہوتا ہے

اب یہی نوجوان جو اس وقت پہلو
جور مین تھا دامن صحرا مین گریبان چاک
سر برہنہ دیوانہ وار بیٹھا ہے اور یہ
پڑھ رہا ہے ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم بہار آخر شد

لطیفہ ایک بیگم صاحب
رتھ مین بیٹھی جاتی
تھین۔ اتفاقاً ایک ظریف خنا قط

صاحب رنڈی کے برابر ہو کر نکلے بیگم
صاحب نے پردہ اوٹھا کر دیکھا۔ حافظ
صاحب بولتے۔ قل اعوذ برب الناس
دیکھنے والے کا جائے ستیاناس۔
بیگم صاحب بھی زندہ دل۔ جواب دیا
قل اعوذ برب الفلق کو سُننے والے
کا کٹ جائے حلق۔

لطیفہ ایک صاحب کی
بی بی کا قد بے انتہا
لمبا تھا۔ اور ذات شریف کا بالکل
مختصر۔ اتفاق سے جب کبھی گتھم گتھا
کی نوبت آئی تو بی بی میاں کو دھن
کر رکھتی تھین۔ اور میاں جب بہت
اوچکین چاندین تو کہین کمر تک رسائی
ہو ہمیشہ تمنا رہی اور بھر پور ہاتھ نہ لگا
ایک دفعہ بی بی کو زیادہ غصہ آیا
تو میاں پر خوب ہی ہاتھ صاف
کیا۔ چپت ٹھوکر گھونسے تڑاق
پڑاق چٹاخ پٹاخ کر چکین۔ جب پٹ
چکے تو حضرت درویش برجان درویش
دل ہی دل مین حق [illegible] کہاتے
گھر سے نکل بازار مین جی بہلانے
گئے اتفاقاً اون کے سالے سامنے
سے آرہے تھے۔ اوس بیچارہ کو کیا
معلوم کہ یہ اس وقت بوکھلائے ہوئے
ہین۔ اوس نے بندگی کی جواب
ندارد۔ اوس نے پھر بندگی کی پھر
جواب ندارد۔ تب تو اوس سے نہ
رہا گیا (با آواز بلند) بندگی ہے بھائی
صاحب۔ تو آپ فرماتے ہین۔ اجی
بھائی صاحب گئے ایسی تیسی مین۔
گذری اپنی ہمشیرہ صاحب کو
سمجھا دیجیے گا۔ اب کی دفعہ اگر مارا
تو قسم ہے جناب باری کی اونٹ
پر چڑھ کرکے مارونگا۔

لطیفہ

ایک رئیس صاحب نے اپنے ایک
نوکر سے فرمایا کہ دو پیسہ کا دودھ بازار
سے لے آ۔ وہ بازار گیا اور دودھ
لے کر لوٹا۔ راستہ مین ایک مکھی گر گئی
وہ دودھ معہ مکھی کے رئیس صاحب
کے روبرو لیگیا رئیس صاحب نے
دودھ دیکھ کر فرمایا کہ نا معقول دودھ
مین مکھی ڈال لایا نوکر نے جواب دیا
اور کیا دو پیسہ مین ہاتھی ڈال لاتا۔

لطیفہ ایک صاحب کا یہ دستور تھا کہ بہت
سویرے کچھ رات رہے سے اوٹھ کر
اور ضرورت سے فارغ ہوکر خدا کی
عبادت کرتے۔ خدمتگارون کو بھی
اوس کے ساتھ بہت تڑکے اوٹھنا
پڑتا اور سویرے کا جاگنا اون کو ناگوار
ہوتا تھا۔ خدمتگارون نے آپس مین
صلاح کی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ صاحب
دن کو بھی نہین سوتے۔ پھر اتنی رات
سے کیون اوٹھ بیٹھتے ہین آخر کو خدمتگار
سمجھے کہ مرغ جو گھر مین پلا ہے وہ ہو
بھی اذان دیکر صاحب کو جگاتا ہی خیال
کرکے بیچارے مرغ کو ناحق مار ڈالا لیکن
مرغ کے جیتے جی تو صاحب کے اوٹھنے
کا وقت بھی مقرر تھا۔ اب تو یہ صورت
ہوتی کہ آدھی رات سے ہی صاحب
کی آنکھ کھل جایا کرتی اور خدمتگارون
کے سر آفت نازل ہوتی ہے۔

لطیفہ ایک شخص بہت کھانا کھاتا تھا۔
اتفاق سے لکھنو جاتے ہوے مین
کھانے کے وقت کسی دوست کے
مکان پر اوترا۔ ہر چند اوس دوست
کو اوس کے آنے کی خبر پہلے سے
نہ تھی اور اسی واسطے اوس کی مہمانی
کے لیئے کچھ سامان بھی تیار نہ تھا۔
لیکن چونکہ کھانے کا وقت تھا۔ جو کچھ
گھر مین موجود تھا اوس کے سامنے لا
حاضر کیا اور دل مین سمجھا کہ آخر بال بچون
کا گھر ہے۔ ایک آدمی کا کھانا کمنے سے
مین کیا معلوم ہوگا۔ مہمان نے کھانا
شروع کیا پہلے سالن ہو چکا۔ تو صاحب
خانہ جلدی سے گھر مین سالن لینے گیا
جب تک سالن لے کر آئے مہمان نے
روکھی روٹی چبالی پھر صاحب خانہ
سالن رکھکے روٹی لینے دوڑا اتنے
مین اونھون نے سالن بھی نوش جان
کرلیا پھر بیچارہ سالن لینے گیا۔ اور
پھر روٹی کو نہ پایا۔ غرض یہی تار بندھ
گیا کہ روٹی لاتا ہے تو سالن نہین پاتا
اور سالن لاتا ہے۔ تو روٹی کو دسترخوان
پر نہین دیکھتا۔ یہان تک کہ گھر بھر کا
کھانا مہمان صاحب چٹ کر گیئے اور
خدا خدا کرکے اونکا پیٹ بھرا۔ کھانے
کے بعد دونون دوست ادھر اودھر

کس حاضر جوابی سے کہا۔ غریب پرور مین توہر روز حضور ہی کا گوشت کھاتا ہون"

لطیفہ

ایک گنوار کسی شہر مین تنجن کھا آیا۔ اور گانون مین پہونچکر اپنے یار دوستون سے کہنے لگا۔ کہ بھائی ہم نے تو کہیان صاحب کی شادی مین کھو سب اتو تجن ڈنہا۔ ایک عجب چیز دیر تھا۔ کہ متو تجن سالی مان بیری گیروے تھے۔ یہ سنکر ایک گنوار کی رال جو ٹپکی تو کہتا کیا ہے "کہ لائیو بہائی میرے منہہ مین تھوکیو۔ دیکھون متو تجن کا کیا جائیکا (ذائقہ) سہے" گنوار صاحب نے جواب دیا۔ کہ سہوے تیرے منہہ مان کیون تھوکون مین اپنے گانون سے کواین نہ تھوکدن جو سائے اوہین کو لحجت (لذت) آجائے

لطیفہ

ایک شعبدہ باز نے روپیہ پیسیا۔ شالی رومال۔ گولی وغیرہ اس طرح غائب کر دیا کہ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ یہ کرتب دیکھکر دوسرے دن تماشا گر کے پاس ایک عقلمند صاحب تشریف لے گئے۔ اور کہا کہ حضرت جورو غائب کرنے کی للہ کوئی ترکیب مجھے بتا دیجیے۔ کیونکہ عورت اس بلا کی بدمزاج ہے کہ بغیر جوتی پیزار کے بات ہی نہین کرتی۔ کوئی ترکیب بجز اس کے جان بچنے کی نہین آتی۔ تماشا کرنے نے کہا کہ حضرت نیک مزاجین غائب بھی ہوجاتی ہین۔ ورنہ ایسے لوگ تو مرنے کے بعد بھی ستانے سے باز نہین آتے۔ جائے چلتا دھندا کیجے

لطیفہ

ایک مسلمان دہقانی ہر جمعہ کو مسجد مین نماز پڑھنے آیا کرتا تھا۔ اور آخر صف مین کھڑا ہوکر نماز پڑھا کرتا تھا اتفاقاً ایک روز بعد نماز امام صاحب نے بطور نصیحت اوروں سے فرمایا کہ جو شخص اول صف مین کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہے۔ اوس کو زیادہ ثواب ملتا ہے وہ دہقانی مسلمان

بھی نصیحت سنکر چلا گیا - دوسرے جمعہ کو آیا اور امام صاحب کے آگے کھڑا ہوگیا - اور امام صاحب نے نیت توڑ کر غصہ مین آکر پوچھا کیا تو پیش امام کا پیش امام ہے - اوس نے کہا حضور نے اوس جمعہ کو نصیحت فرمائی تھی - کہ جو اول صف مین کھڑے ہوکر نماز پڑھتا ہے اوس کو جادہ ثواب ملتا ہے - اس لیئے مین آپ سے آگے کھڑا ہوا کہ مجھکو سب سے زیادہ ثواب ملے گا - امام صاحب نے اوس کو جگہ سے علیحدہ کیا اور نماز شروع کی "

لطیفہ

ایک مسخرے نے کسی زن بازاری سے شادی کی - چوتھے ہی مہینے جیتا جاگتا نور البصر آموجود ہوا بیوی تھی - پرلے درجہ کی بے حیا - کہتی کیا ہی کہ میان تمہارے لڑکے کا کیا نام رکھون! میان نے جھٹ سے جواب دیا کہ بی بی اس کا نام سپک (ڈپک) رکھو تب تو بیوی نے گھبرا کر پوچھا - کہ یہ کیسا نام ہے - میان نے کہا بہت بجا ہے - کیونکہ یہ لڑکا بڑا سریع السیر ہے کہ نو ماہ کا راستہ چار ماہ مین طے کر چکا ہے -

لطیفہ

ایک لاش کی تحقیقات ہو رہی تھی پولیس افسر (تھانیدار) نے پوچھا کوئی آدمی یہ لاش شناخت کر سکتا ہے ایک نے کہا میرے فلان گاؤن کے دوست کی لاش ہے جو تین ہفتہ سے غائب ہے تھانیدار نے کہا کوئی نشانی شناخت بنا سکتے ہو - اوس نے کہا - کہ مرحوم ہکلا تھا - ہر ایک بات مین لکنت کیا کرتا تھا -

لطیفہ

ایک صاحب نے اپنے ملازم سے کہا کہ اندر سے فقط تکیہ لے آؤ نوکر کو اوس کے لانے مین کچھ دیر ہوئی آقا نے آواز دی کہ او فرزند ابھی تک تجھ کو تکیہ نہین ملا - نوکر نے

عیوض مین اپنی خواہش کی چیزین کم
کر دونگا - دوست نے کہا نہین دعوت
مین فرمایش نہین ہو سکتی اس سے
معاف کیجئے - جو آپ کے ہان آئے
دن پکتا ہے ہزار نعمت ہے - اوسی
کو مین رغبت کے ساتھ کھاؤن گا
پھر اوس شخص نے کہا کہ برائے خدا
بھلا کچھ تو فرما دیجئے - دوست نے
کہا - فرمایش کی تو مین کچھ ضرورت نہین
دیکھتا - مین چاہتا ہون کہ قورمہ -
قلیہ کباب - دو گوشتہ پلاؤ - فیرنی -
زردہ - پراٹھے - شیرمال - یہ معمولی چیزین
تو ضرور ہی ہون گی - ایسا ہی آپ کو
خیال ہے تو - باقرخانی - تنجن - دو چیزین
اور سہی - بالائی توبے کی دستر خوان
پر ہوگی - زردے کا جوڑ ہے - رہی
میری رغبت تو یہ ہے - اور سیب
مربہ یا شنی دار - چٹنی بشرطیکہ عرق
نعناع مین بنی ہو - بس یہ چیزین کافی
ہین - ہان آپ کو میٹھے کی مٹھائی مطبوع
ہے اپنے واسطے منگوا سے گا مین ہی
تبدیل ذائقہ کے واسطے دو چار زنا شین
کھا لون گا - اس سے زیادہ جو کچھ آپ
سامان کرین گے تکلف ہے - اور
مین کسی طرح تکلف کو جائز نہین رکھتا
آپ تو میری عادت سے واقف ہین -

لطیفہ

ایک شخص نے اپنے نوکر کے
ہاتھ اپنے دوست کے پاس خط بھیجا -
نوکر نے خط کہین گرا دیا - اور سادہ
کاغذ اوس کے عیوض لپیٹ کر
اپنے آقا کے دوست کے پاس لے
گیا - وہ خط کی طرح لپٹا ہوا کاغذ دیکھکر
کہنے لگا - معلوم ہوتا ہے کہ میرے
دوست نے جلدی کے مارے لفافہ
بھی نہین لکھا نوکر بولا حضور لفافہ
تو درکنار اونھون نے جلدی کے
مارے خط کے اندر بھی کچھ نہین لکھا
اگر یقین نہو تو دیکھ لیجئے -

لطیفہ

ایک ملا صاحب ایک روز شومئے بخت سے
ایک کنوئین مین گر پڑے مگر کنوان بالکل
ہی گہرا نہ تھا - جھٹ لوگ باہر جمع ہوگئے
اور ادھر ادھر سے آوازین آنے لگین کہ

میان کیا ہاتھ دو ہاتھ دو - مگر میاں صاحب
جنھوں نے اپنی تمام زندگی مین کبھی کسی کو
کوئی چیز نہین دی تھی - دینے کے نام سے
دور دور رہونے لگے - ایک سمجھدار شخص
پاس کھڑا تھا - اس نے کہا میان صاحب
لیلو - بس کہنے کی دیر تھی - ملا صاحب نے
فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا -

لطیفہ

ایک ہندی نے ایک ایرانی عورت
سے نکاح کیا - اوسی روز شام کو دولہا
دولہن کے لیئے خاص اہتمام سے
کھانا چنا گیا - اور وہ کھانے لگے -
دولہا بیچارہ مختصر کھاکر بس کر بیٹھا گیا
دولہن چونکہ ایرانی تھی بے ساختہ
بول اوٹھی (قوت از خوردن تو معلوم شد)

لطیفہ ۳

ایک صاحب کسی حکیم پاس اپنے
علاج کے لیئے تشریف لائے گئے
اور مرض بیان کیا - حکیم نے نسخہ
لکھ دیا - جس مین چار چیزین لکھین -
اور اوس کے اوپر ہوالشافی لکھدیا
(جیسا کہ طریقہ ہے) اور یہ مریض صاحب
نے عطار کی دوکان پر جاکر نسخہ بندھایا
عطار نے چار چیزین حسب تحریر باندھ
دین - اب اون کا حال سنئے کہ لگے
عطار سے جھگڑنے کہ بھائی یہ کس
کام کا نسخہ کہ حکیم تو لکھدے پانچ چیزین
اور تو چار چیزین دیتا ہے عطار نے
کہا کہ آپ بتلائیے کہ وہ پانچوین چیز
کیا ہے - یہ حضرت تو علم سے ناواقف
جانین کیا - لگے گننے - آپ نے اون
چار چیزون کے ساتھ ہوالشافی کو بھی
گنا اور کہا کہ اس مین تو پانچ چیزین
ہین - کیونکہ یہ دیکھو - ایک - دو - تین
چار - پانچ - تو نے ایک چیز کیون
کم کردی حسب تحریر پانچ چیزین
دونگا -

لطیفہ

ایک پٹواری عید قربان تحصیلدار
صاحب سے سلام کو گیئے تحصیلدار
نے از راہ لطف و اخلاق فرمایا کہ
مجھکو آج تمہارے گھر گوشت بھیجنے کا
مطلق خیال نہ رہا - پٹواری نے

کی باتین کرنے لگے۔ گھر والے نے
پوچھا یہ فرمائیے کہان کا قصد ہے۔
مسافر نے کہا لکھنؤ کا۔ گھر والے نے کہا
خیر ہے اتنا سفر دور دراز۔ مسافر نے
کہا کیا عرض کرون طبیعت کی علالت
نے مجبور کر دیا۔ چند روز سے ہاضمے مین
ایسا فتور آگیا ہے کہ بھوک مطلق نہین
لگتی آج آپ نے بھی تو دیکھا۔ اس وجہ
سے پریشان ہون زندگی کا مدار کھانے
پر ہے۔ جب اشتہا ساقط ہو گئی زندگی
بے لطف۔ وطن مین صدہا علاج کیے
کوئی سودمند نہوا۔ سنا ہے لکھنؤ مین حکیم
شفاء الدولہ طبیب حاذق ہین اون سے
رجوع کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ سنکر دوست
گھبرا کر کہنے لگا کہ بھائی واپسی کے وقت
کسی دوسرے راستے تشریف
لے جائیے گا۔

لطیفہ

ایک شخص نے نوکری کی تلاش مین سفر
اختیار کیا۔ کسی شہر مین کچھ ہارا معلوم
ہوا۔ سرائے مین قیام کیا۔ دو نو
وقت بھٹیاری سے روٹی پکواتا۔
اور ہمیشہ بھوکا رہتا۔ اور اپنے دل
مین کہتا کہ الٰہی میرا پیٹ ہے۔ یا
چاہ صلکہ ڈیڑھ سیر آٹا ایک وقت
پکواتا ہون۔ اور مجھکو سیری نہین ہوتی
اور بھٹیارنی اگر چپاتی بھی ہوگی تو روٹی
دو روٹی۔ کسی شخص سے یہ حال بیان
کیا اوس نے صلاح دی میان خود
بیٹھکر روٹی پکوایا کرو بھٹیاریان بلا کی
چوٹی ہوتی ہین بھلا تم جیسے
مست استخوان ڈیڑھ سیر آٹا کیا
کھاؤ گے چنانچہ اوس شخص نے
یہی کرنا شروع کیا کہ خود اپنے روبرو
آٹا گندھواتا۔ اور جب تک روٹی
پکتی دیکھتا رہتا پہلے ہی دن یہ حال
ہوا کہ ڈھیر کی ڈھیر روٹیون کی جچی۔
تب اوس شخص نے آٹا گھٹانا شروع
کیا۔ بھٹیاری نے جب یہ حال دیکھا
تو اپنے بچون کو اشارہ دیا۔ جب اوس
مسافر کا آٹا گندھنا شروع ہوتا سب
بچے کونڈے کو آگھیرتے۔ کوئی کہتا اماری
ماں مجھکو آٹے کا مینڈک بنا دے۔ کوئی
کہتا ہم تو آٹے کی چوہیا لین گے۔
یہ کمبخت ناہموار اور مینڈک کیواسطے

چلاتے اور مچلتے۔ اور بھٹیاری مسافر
کے چھیڑنے کے لیئے بچون کو کوستی
اور مارتی میان مسافر کو کب تک وقت
نہ آتی۔ کبھی کہدیتا نیک بخت کہین
بلا سے ان کو ایک چوہیا دیکر ٹالیگی
بھی۔ مجھ کو دیر ہو رہی ہے۔ اور
جہان ایک کو چوہیا ملی پھر تو تار
بندھ چلا۔ یہ آیا وہ آیا ہان ہان تو نے
ہونہ وکو تو چوہیا دی ہے اور ہم
بھی لینگے۔ غرض دونون وقت
یہی آفت رہا کرتی۔ ایک دن بچون
نے بیڈھب دھوم مچائی۔ اور
بھٹیاری ادھر ان کو کوستی اور مارتی
اور ادھر میان مسافر کو دیکھتی جاتی
ہے مسافر نے کہا۔ ارے بی نیک
بخت تو ان بچون کو مارتی کیون ہے
ایک کام کر آج آٹے کا ایک بھیڑا
بنا۔ جو ان بچون کو بھی کھا جاوے
اور بچون کو اور تجھ کو بھی نگل لے۔ کہین
روز کا جھگڑا چکے۔

لطیفہ

ایک شخص نے اپنے دوست
کی دعوت کرنا چاہا۔ اور اوس سے کہا
کہ مدت ہوئی آپ نے اور ہم نے
ساتھ کھانا نہین کھایا۔ آج غریب خانہ
پر شام کے وقت ماحضر تناول فرمائیے
دوست نے کہا۔ اس تکلیف اور
تکلف کی کیا ضرورت ہے دال دلیا
جو روز میسر آتا ہے۔ وہ بھی آپ ہی
کا ہے۔ اوس نے کہا۔ یہ سب آپ
کی عنایت ہے صحبت مین تکلیف و
تکلف کو کیا دخل۔ نان و نمک جو موجود
ہوگا حاضر کر دونگا۔ اس مین آپ واللہ
اصرار نہ کیجئے اور میری عرض کو قبول
فرمائیے۔ دوست نے کہا خیر اگر آپ
کی خوشی اسی مین ہے تو مجھ کو کیا انکار
ہے۔ پھر اوس شخص نے کہا کہ جب
آپ نے براہ عنایت دعوت کو
منظور فرمایا تو جو چیز آپ کو مرغوب
ہو ارشاد کیجئے تیار کرائی جاوے۔
دوست نے کہا۔ دیکھیے آخر آپ
نے ابھی سے تکلف شروع کیا۔
اوس نے کہا یہ آپ کیا فرماتے ہین۔
تکلف کی اس مین کیا بات ہے جو
چیز آپ کو پسند ہوگی۔ اوس نے

کہا۔ حضور تکیہ تو ملگیا ہے مگر فقط نہین ملتا اوسی کی تلاش مین ہون۔

لطیفہ

ایک ظریف نے بیان کیا کہ مین نے شب کو ایک خواب ادھا سچا اور آدھا جھوٹا دیکھا احباب نے پوچھا کہ یہ آپ نے نیا لطیفہ سنایا۔ وہ خواب آدھا جھوٹا آدھا سچا کیا نظر آیا ظریف نے بیان کیا کہ مین نے خواب مین اپنے دوش پر توڑا روپیون کا دیکھا۔ جب آنکھ کھلی تو دونو دوش بوجھل پایا۔ مگر توڑا روپیون کا نظر نہ آیا۔

لطیفہ

کسی کا ڈول اور رسی چوری گئی۔ اوس نے اشتہار دیا کہ چور صاحب یہی عنایت کرین کہ اگر میرے گھر سے کنوان بھی اوٹھا لے جائین۔ کیونکہ اب وہ میرے پاس بیکار ہے۔

لطیفہ مہمان پر اپنی سزا کی سختی

نسبت بغیر کسی قسم کی شکایت کے اوس ذاتی جان بوجھکر غلطی کرنے کے بارہ مین اپنی بے گناہی ظاہر کی۔

اوس نے کہا کہ میرا قصور ہوس اور بلند حوصلگی نہ تھی۔ بلکہ جن کی تعظیم اور فرمانبرداری کی مین عادی تھی۔ ادن کی درخواست کو ماننے مین ثابت کی خواہش تھی۔ اوس نے اپنا بیان اپنے عقیدے کا سخت اعتراف کے ختم کیا۔ اور اکاونوان بھجن پڑھا۔ اوس کے خادمون کے لرزتے ہوئے ہاتھ اوس کا گلوبند نہ کھول سکے اس لیئے اوس نے اپنے ہاتھون سے کھولا جلاّد نے گھٹنے کے بل بیٹھکر معافی چاہی۔ اوس نے یہ کہکر فوراً معاف کر دیا۔ مین التماس کرتی ہون کہ میرا کام جلد تمام کرے پھر اوس نے اپنی آنکھون پر رومال باندھا۔ اور ایک شخص نے جو قریب کھڑا ہوا تھا تختے تک رہنمائی کی۔ اپنا سر اوس پر رکھ کے بلند آواز سے چلائی کہ اے خدا مین اپنی روح تیرے حوالے

کرتی ہون ؎

ایک لحظہ مین تیشہ گرا اور خاتمہ ہوگیا۔ ایک صدائے دادو بلا جواز دحام سے بلند ہوئی اوس سے اُون کی رقت اور دل سوزی ظاہر ہو رہی تھی۔ اس طرح پر یہ شریف لیڈی اپنے اٹھارہوین سال مین بہشت مین بلالی گئی۔

کسی احمق حاکم کے دربار مین ایک شخص داد خواہ ہوا کہ میری بیوی حاملہ تھی۔ فلان ظالم نے ایسی لات ماری کہ حمل ساقط ہوگیا۔ حاکم صاحب نے بڑی غور کے بعد اوس ظالم سے کہا کہ تیرے لیے یہ سزا دیجاتی ہے کہ اس عورت کو اپنے گھر لیجا۔ اور جیسے پہلے تھی ویسی ہی بنا کر اس کے مالک کے حوالہ کرتا کہ اِسکے مالک کا ہرجہ پورا ہو۔

بیوی رات کیسی تاریک ہے اور تقاطر کا بھی اندیشہ ہے۔ تم چھاتا کیون نہین لیتے آئے کیا تم کو ڈر تھا کہ چورایا نہ جائے۔

شوہر نہین مجھکو ڈر تھا۔ کہ ایسی

کا مالک تبدیل جاوے اور شناخت کرے۔

سقراط حکیم سے کسی نے پوچھا کہ تمھاری صحبت نوجوانون کے ساتھ کس لیئے زیادہ ہے۔ جواب دیا۔ اِس لیئے کہ تر اور نازک شاخون کو سیدھا کرنا جلد ممکن ہے۔ اور جب سخت و بے طراوت ہو گئی۔ اور پوست خشک ہوگیا تو پھر راست ہونا دشوار ہے ؎

چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشو و خشک جز بآتش راست

دلچسپ اور کارآمد چٹکلے

پیاز کے کھانے سے خوبصورتی بڑھتی ہے۔ بدبو جو اس کے کھانے کے بعد آتی ہے۔ وہ ساگ وغیرہ ترکاریون کے کھانے سے چلی جاتی ہے۔

نباتاتی غذا جسم کو طاقت دیتی ہے اور بدن کی پرورش کرتی ہے۔

اگر زمانہ بچپن مین ناک عمدہ طور پر ہاتھ سے بچے کی ناک سنوار دی جائے تو

اوس کی بد وضعی دور ہو سکتی ہے۔
جوان آدمیون کی ناک پر اگر فورمینٹین لگائی جائے تو بیڈولی دور ہو سکتی ہے
اگر ایک تھیلی اجوائن بغیر چبائے پانی کے ساتھ کھالی جائے تو قوت باہ اور امساک کو بڑھائیگی۔

لطیفہ ایک کالج مین طالبعلمون کو پروفیسر کمسٹری سکھا رہا تھا۔ بحث یہ تھی کہ گرمی سے چیز پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے۔ پروفیسر نے کسی طالب علم سے اس کی مثال پوچھی۔ طالب علم نے جواب دیا کہ دو مثلاً گرمی مین دن بڑا اور سردی مین چھوٹا ہوتا ہے۔

لطیفہ ایک بوالہوس نے ایک گھوڑی برنگ کمیت بڑے شوق سے پالی تھی۔ اتفاقاً ایک گھوڑا نہایت خوبصورت ہمرنگ سامنے سے گذرا۔ جون ہی آپ کی نظر گھوڑے پر پڑی منہ مین پانی بھر آیا۔ بے ساختہ فرمانے لگے۔ کہ اس سے بچہ لیا جائے تو نہایت خوبصورت ہو۔ کوئی ظریف بھی تشریف رکھتے تھے بولے کہ کیا اسی وجہ سے آپ کے بچے خوبصورت ہوتے ہین۔

لطیفہ ایک بادشاہ نے وزیر کو حکم دیا۔ کہ مملکت کے تمام بے وقوفون کی فہرست تیار کرو۔ وزیر نے فہرست مہیا کر کے سب سے اوپر بادشاہ کا نام لکھا۔ بادشاہ نے وجہہ پوچھی۔ وزیر نے کہا کہ حضور نے بعض ناواقف آدمیون کو ایک لاکھ روپیہ ایک دور دراز ملک مین جاکر گھوڑے خریدنے کو دیدیا ہے۔ بادشاہ نے تامل کر کے کہا اور جو وہ گھوڑے لے آئے۔ تب وزیر نے کہا کہ مین سرے سے آپ کا نام کاٹ کر ادن کا نام لکھدونگا۔

دلچسپ اور کارآمد چٹکلے

میٹھے کا چھلکا اسہال بند کرتا ہے۔
لیمون کے بیج بھون کر اگر دیئے جاوین۔ تو صفراوی دستے اور اسہال بند کرتے ہین۔

نیم کی پتون کا عرق نکال کے درد
آنکھ کے وقت مخالف کان مین ڈالو۔
فائدہ ہوجائیگا۔
خون کی صفائی کے لیئے منڈی
بوٹی اور نگند بابری پینا نہایت مفید ہی

لطیفہ ایک مہاجن نے کسی شخص
پر قرضے کے بابتہ جب
اصل پر سود پڑھانا شروع کیا تو
وہ شخص بہت پریشان ہوا اخیر مین
کچھ دیر سوچ کر کہا کہ دسمبر کا مہینہ
ہے دن بہت چھوٹا ہوتا ہے تو
جس کے بابت تم سود شمار کرتے ہو
کم ہونا چاہیئے۔

لطیفہ ایک حکیم علانیہ
بڑے فخر سے فرماتے
تھے کہ کوئی شخص جس کی مینے دوا
کی ہے اگر کہہ تو دے کہ میری دوا
سے اوسے فائدہ نہین ہوا ایک
حاضر جواب بول اوٹھے ہان حکیم
صاحب سچ ہے۔

؎
چون کند کس در شکایت باز
بر نیاید ز تر گشتگان آواز ۞

لطیفہ

قحط سالی ہے قحط سالی ہی
ہاتھ خالی ہے پیٹ خالی ہی
بھئی کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ جان
بچ جائے مارے فاقون کے ناک
مین دم ہے بات تو جب ہے کہ
بے کوڑی پیسے مال کھانے مین
آئے۔ یار جب تم بھی کیا چیز ہو لو ہم
ایسا بتائے دیتے ہین کہ کھاتے
کھاتے تھک جاؤ اور پیٹ نہ بھرے
بھیا دیر نہ کرو جھٹ پٹ بتا دو
آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین۔
اچھا کان پھٹ پھٹا کر سن ڈالو جھوٹی
قسمین کھاؤ نبیون کی گالیان کھاؤ
اب بھی پیٹ نہ بھرے تو پولیس
کی لات گھونسے کھاؤ۔ پھر بھی سیری
نہو تو سنکھیا کھا کر رہ جاؤ۔

لطیفہ ایک خان صاحب سے
کسی نے کہا کہ مجھے
ثابت ہوگیا۔ آپ سے مجھے تو زیادہ آپ
کا لڑکا جانتا ہے۔ خان صاحب
بولے اس منطق سے آپ تجھ پر

نا وانفقیت کا الزام نہین دے
سکتے بلکہ اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہی
کہ سمجھ دار بچے پیدا کرنے مین مین
اپنے والد پر فوقیت لے گیا ہون۔

دلچسپ چٹکلے

بیوی کیون جی۔ جب مین مرجاؤن گی۔
تو تم اور شادی کرلوگے۔

خاوند نہین کیا مجال۔ کبھی بھول کر بھی یہ
خیال نہ کرنا۔

بیوی (خوش ہوکر) کیون۔

خاوند آپ نے مجھے ایسا سبق پڑھایا۔ کہ تمہارے
بعد پھر شادی کا نام نہ لون گا۔

زن بد در سرائے مرد نکو
ہم درین عالم است دوزخ او

سچا لطیفہ

چند اشخاص بیٹھے ہوسے خوش
گپیان اوڑا رہے تھے۔ اون مین
ایک برہمن صاحب بھی موجود تھے
کسی شخص نے کہا کہ برہمن کی قوم ہمیشہ
پہونچتا ہے۔ مرنے تک اون کو اپنے
کھانے کی سوجھتی ہی یہ سُن کے پنڈت
حاضر جواب۔ ایک بارگی اوچھل پڑے
اور فرمانے لگے مرسے مان کہات
تو ہن پرنت پر کھاتا رہیت ہن۔

لطیفہ

ایک دن مرزا غالب رات کو
صحن مین بیٹھے تھے چاندنی رات
تھی تارے چھٹکے ہوئے تھے۔ آپ
آسمان کو دیکھکر فرمانے لگے کہ جو کام
بلا صلاح و مشورہ ہوتا ہے بے ڈھنگا
ہوتا ہے خدا نے ستارے آسمان
پر کسی سے مشورہ کرکے نہین بنائے
جب ہی بکھرے ہوسے ہین نہ کوئی
سلسلہ نہ زنجیر نہ بیل نہ بوٹہ

لطیفہ

باپ کیون بیٹا آج تو تم کو خوب
سبق یاد ہوگیا ہوگا۔

بیٹا ابا جان آج علاوہ یاد
ہونے کے سنانے مین کچھ ایسا لطف

تھا کہ میرے اوستاد نے مجھ کو سب
لڑکون سے نصف گھنٹہ کے بعد چھٹی دی
اور برابر وہی سبق سنا کیئے۔ اگر بار
بار پڑھنے سے مین رک جاتا تو پھر
مجھ کو وہی سبق یاد دلاتے تھے۔
ف اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
میرے پڑھنے سے اوستاد کو بہت
خوشی تھی۔

لطیفہ

عورت ایک سال پورا گذرا کہ تم نے مجھ سے
شادی کی درخواست کی تھی اور
مین نے اوس وقت انکار کیا تھا۔
لیکن اب جو غور کرتی ہون تو وہ
انکار کرنا غلطی معلوم ہوتی ہے۔

مرد مین نے بھی درخواست کی
تھی۔ لیکن بعد جو غور کیا تو
مجھ کو وہ درخواست اب بالکل بے بنیاد
نظر آتی ہے۔

لطیفہ شیخ قاسم علی ساکن اٹاوہ
ایک طباع شاعر تھے
کمال اشتیاق سے حضرت سودا کے
پاس بارادہ شاگردی آئے اور اپنے
اشعار سنائے۔ حضرت نے پوچھا
کہ آپ کا تخلص کیا ہے جواب
دیا امیدوار۔ آپ نے مسکراکر فرمایا

شعر

ہی فیض سے کسی کے شجر انکا باردار
اس واسطے کیا ہے تخلص امیدوار

لطیفہ ایک شخص کی عورت دریا
مین ڈوب گئی وہ اس
کو تلاش کرتا ہوا دریا کے اودس
جانب چلا جدھر سے دریا کا بہاو
تھا۔ ایک شخص نے کہا احمق اس
طرف کہا جاتا ہے وہ اولٹی چڑہی
ہوگی اوس نے جواب دیا۔ برادرم
وہ عورت بڑی ٹیڑہی اور کجروتھی
مرنے پر بھی اولٹی ہی ہوگی۔

لطیفہ شاہ شجاع جب انگریزان
کی مدد سے تخت کابل
پر بیٹھا تو اوس نے واجد علی شاہ
بادشاہ اودھ کو جو عیش و نشاط
مین ڈوبا ہوا تھا طنزاً لکھا

سکہ زد بر دہل و بر لب لکر دہشت راتباہ
والی ملک اودھ واجد علی شاہ بادشاہ

اِس کے جواب مین واجد علیشاہ نے شاہ شجاع کو لکھا۔

سکہ زد بر سیم و زر شاہ شجاع ارمنی
نور چشم میگناٹن خاکپائے کمپنی

لطیفہ

ایک عیاش امیر سے ایک دن کسی واعظ نے کہا کہ تم اپنے اطوار سے توبہ کرو کہ خدا کو یہ باتین پسند نہین ہین اوس نے جواب دیا۔ کہ اگر خدا کو عیش پسند نہ ہوتا۔ تو اپنے بندون کو جنت کا لالچ نہ دیتا جنت والون کے لیئے تو خدا نے حور و غلمان وغیرہ سارے عیش کے سامان کا وعدہ فرمایا ہے۔

لطیفہ

ایک صاحب سائیس پر خفا ہوئے کہ اوس نے گھوڑا اچھا نہین کسا تھا اوس پر اون کے سررشتہ دار نے سائیس پر اور جڑی تو سائیس بولا کہ یہ کاغذی مسل نہین ہے جو چٹر چٹر پڑھ دی سائیسی علم دریا ہے کہین کا نکتہ کہین لگتا ہے۔

لطیفہ

ایک افیونی گنا کھا رہے تھے۔ مکھیان باربار ناک کی نوک پر بیٹھ بیٹھ جاتی تھین۔ یہ اوڑا اوڑا دیتے تھے۔ آخر جیب سے چاقو نکالکر ناک کاٹ ڈالی اور کہا کہ اب یارون نے اڈا ہی اوڑا دیا۔

لطیفہ

ایک قانون گوئی کے امیدوار ایک آنکھ سے کانے تھے۔ صاحب بہادر نے کہا ول تم ایک آنکھ سے اندھا ہے۔ ہم نہین رکھے گا امیدوار نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا حضور شست لگانے کے وقت آنکھ بند کرنے کی حاجت نہو گی۔

صاحب بہادر بے اختیار ہنس پڑے اور نوکر رکھ لیا۔

مذاق

ایک چشم اوستاد لندن اتنا بڑا شہر ہے۔ کہ ایک مہینے مین بھی آدمی اوسے پورا نہین دیکھ سکتا۔

شاگرد اور جس کی ایک آنکھ ہو۔ اوسے تو دو مہینے بھی کافی نہ ہون گے"

شترخانہ کا منشی (جھٹ پٹ بستہ وقلمدان اوٹھا کر) حضور حاضر ہون۔

افسر تم کون

شترخانہ کا منشی (بوکھلا کر منشی) خانہ کا شتر۔

مسافر (چلا کر) کوئی مدد کرو۔ دوڑو کوئی مدد کو پہونچو"

ڈاکو (اطمینان سے) چپ رہو۔ مین اکیلا ہی بہت ہون۔ مجھے مدد کی ضرورت نہین

آقا تو بہت سست ہوتا جاتا ہے کبھی اصطبل کو صاف نہین کرتا ذرا یہ جالے تو دیکھ۔ کتنے لگے ہین

حاضر جواب سائیس حضور یہ جالے تو مینے جان بوجھکر رکھے ہین اس لیئے کہ مکھیان گھوڑون کو بہت دق کرتی ہین۔ اب یہان اٹک جاتی ہین۔

باپ کیون محمد یہ کیا بات ہے کہ آج تک مدرسہ مین تمہین کبھی چار پانچ سے زیادہ نمبر نہین ملے۔

لڑکا ابا مین کیا کرون وہان لڑکے اس کثرت سے ہین کہ جب میری باری آتی ہے اتنے ہی نمبر باقی رہ جاتے ہین کئی لڑکون کو تو اتنے بھی نہین ملتے۔

سنبھلکر بیٹھنا اوٹھا ہے جوبن
ابھی ٹوٹگے اسے انگیا کے ٹانکو
رقیب روسیہ کوے ہین گویا
کرین یہ کائین۔ کائین کائین کانکو
رکھو اپنی گلی مین میرا مسکن
نکالو یان سے فوج دشمنان کو
یہ اسپ تازی کام آئے گا جبر

مذاق

پہلا قیدی تم کہتے ہو۔ تمہاری پاس ایک سونے کی طشتری ہے۔ اس پر تمہاری کیا لاگت آئی تھی۔

دوسرا قیدی چھ ماہ

انگلستان کی ایک معزز خاتون فرانس کو گئین۔ آپ اگرچہ فرانسیسی زبان سے بالکل بے بہرہ تھین تاہم آپ کو فرانسیسی زباندانی کا بڑا گھمنڈ تھا۔ ایک دن آپ نے غرور مین آکر اپنے بدرقہ سے سوال کیا "کیون میان! مین فرانسیسی کیسی بولتی ہون" بدرقہ نے جواب مین کہا۔ بہت ہی عجیب۔ مین اگرچہ خاص فرانس کا رہنے والا ہون۔ تاہم جو الفاظ آپ بولتی ہین۔ وہ مینے آج تک اپنے کانون سے نہین سنے۔

دوست جس مریض کا علاج تم گذشتہ مہینے کرتے رہے ہو۔ کیا اوس کی نسبت تمہین کچھ کامیابی ہوئی"

ڈاکٹر ہان۔ کیونکہ اگرچہ وہ مرگیا ہے لیکن مینے اُس کے وارثون سے اپنی نصف فیس وصول کرلی ہے"

زید عمر اگرچہ دولتمند ہوگیا ہے۔ لیکن اب تک اُس کی عادات مین کچھ تبدیلی نہین واقع ہوئی۔

بکر کس طرح

زید کل مین اور وہ حلوائی کی دکان پر گئے۔ اور مینے اُس کی مٹھائی کی قیمت ادا کی۔ جیسا کہ مین ہمیشہ کیا کرتا تھا۔

جانی ابّا۔ جب تم نے امّان سے شادی کی۔ تو کیا تم اُس سے واقف تھے۔

ابّا مین خیال تو کرتا تھا۔ کہ مین اُس سے واقف ہون

آقا اگر تم پھر ایسی حرکت کروگے تو مین یہان ایک اور ملازم لے آونگا۔

ملازم مجھے اس مین کچھ اعتراض

نہین - میرا کام بغیر کسی نائب کی مدد کے چلنا بہت مشکل ہے -

جماعت کی حاضری تھوڑی سمجھ کر ماسٹر ناراض ہوا - اور بولا - جو نالایق لڑکے غیر حاضر ہین - وہ فوراً بنچ پر کھڑے ہو جا ہین -

پہلی عورت تمہارا عاشق چارلے اس وقت جنوبی افریقہ مین ہے - کیا تم ابھی تک اُس کی وفادار رہی ہو -

دوسری عورت بیشک کیونکہ جب کوئی نوجوان خوبصورت شخص میرا بوسہ لینے کی کوشش کرتا ہے - تو مین دل مین فرض کر لیتی ہون - کہ وہ چارلے ہی ہے

اوستاد اگر تمھارے پاس چار سیب ہون - اور تمھارا باپ تمھین چار سیب اور دے دے تو ان تمام سیبون کا مجموعہ کیا ہوگا -

چھوٹا حمید (جو دل مین سب سیب کھانے کا خیال کر رہا تھا) "جناب پیٹ درد"

ہوٹل کا منیجر یہ روپیہ نہین چلے گا - بالکل خراب ہے -

مہمان کچھ مضائقہ نہین - مجھے کب کھانا اچھا ملا ہے -

مالک بدمعاش آدمی - تو اس قدر بے ایمان ہے کہ مین تیری شرارتون کو ہرگز الفاظ مین ظاہر نہین کر سکتا -

ملازم دل مین خوش تھا کہ قدرت نے اُس کے آقا کو فصاحت عطا نہین کی ؎

لڑکا امان - تمھارے پاس اور نارنگیان بھی ہین

مان نہین صرف ایک ہی نارنگی تھی جو تمھین کل دے دی -

لڑکا امان تمھین غلطی ہوگئی ہے - دو نارنگیان جو صندوق مین پڑی تھین وہ مینے اور میری ہمشیر نے کھا لی ہین -

عورت میبل اور ہڈسن نے شادی کرنے کا ارادہ

کیا ہے۔ لیکن وہ اس راز کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہین - یہ بات مجھے سیل کی زبانی معلوم ہوئی ہے۔

مرد تمھارا خیال بہت درست ہی خود ہڈسن نے بھی مجھے یہی بتایا ہے۔

کسان جو تصویر تم میرے مکان کی بنانا چاہتے ہو اوس کا کیا مول لوگے۔

مصوّر مین یقینی طور پر کچھ نہین کہہ سکتا۔ تقریبًا پانسو پونڈ۔

کسان وہ۔ اِس قیمت پر تو مین اپنا مکان بھی فروخت نہ کرسکون گا!!

ایک لیڈی جو چڑیا گھر کے سیر کو گئی تھی۔ اژدھا کے پنجڑے کے پاس کھڑی ہوکر (ملازم چڑیا گھر) پوچھنے لگی۔ اس اژدھے کے کاٹ کھانے کا تو کوئی اندیشہ نہین۔

جواب ملا۔ مطلق نہین۔ یہ اژدہا کسی انسان کو کاٹتا نہین۔ بلکہ ثابت ہی نگل جاتا ہے۔

باپ اگر تو محنتی لڑکا بننے کا تو مین مٹھائی کے لیئے تجھے ہر روز ایک پیسہ دون گا۔

لڑکا ابّا۔ مین یہ پوچھتا ہون۔ کہ تم کن شرائط پر میرے لیئے بائیسکل خریدنے کو تیار ہو۔

وکیل مینے تمہین کہا تھا۔ کہ میرا بالکل تک ادا کر دینا۔ کیا تم نے میرا مشورہ منظور کرلیا ہی۔

موکل جی ہان۔

وکیل (کلرک سے) اُوس کے بل مین اس مشورہ کی فیس بھی شامل کرلینا۔

جی ہان۔ میرے آقا اندر ہین۔ آپ کا اسم شریف کیا ہے۔

میرا نام پروفیسر ویڈرڈ لوٹسن رمینیڈ ہے۔

اوہ جناب! اس کی نسبت بہتر ہے کہ آپ خود تشریف لے چلیئے میرا حافظہ اس قدر تیز نہین کہ۔

دو متاہل شخص جو اپنی اپنی بیویون کی زبان درازی سے تنگ آگیئے تھے ایک دوسرے سے ملے۔

پہلا سناؤ۔ تمہاری بیوی سے کیسی گزرتی ہے؟"

دوسرا بہت ہی خوب۔ ایک ہفتہ سے اُسے زکام کی شکایت ہے اور وہ اچھی طرح بول بھی نہین سکتی۔

(ا) تم نے بڑی غلطی کی جو اُس بزاز سے کپڑا خرید کیا۔ اُس کا نرخ تو بازار مین سب سے گران ہی۔

(ب) مین کیا کرتا؟ اُس کے سوا اور کوئی بزاز میرا اعتبار نہین کرتا تھا۔ (مطلب یہ کہ اب مجھے قیمت تھوڑی ہی دینی ہے)۔

میرا بیٹا ایسا ہے کہ وہ بادشاہ کی بات بھی نہین سنتا۔ لیکن متکلم نے یہ نہ بتایا کہ اُس کا بیٹا بہرہ ہے۔

اوستاد جس کے سر پر ایک بڑی ٹوپی ہے۔) اب کون لڑکا مجھ سے سوال پوچھنا چاہتا ہے۔

چھوٹا لڑکا جناب۔ آپ کے سر کی ٹوپیان بازار مین کون سی دوکان سے ملین گی۔

لیڈی تم نے موتی (کتے کا نام) کے لیئے بازار سے گوشت خرید کیا۔ شاید تمہارے پاس بڑا روپیہ ہے۔

باورچی نہین حضور روپیہ تو بڑا نہین۔ لیکن موتی ضرور انعام کا مستحق ہے۔ غور کرنا چاہیئے کہ اُس نے چند دفعہ مجھے رکابیون کے صاف کرنے مین مدد دی ہے۔

بساطی بیگم صاحب۔ میرے پاس بڑے خوشنما قطعے ہین۔ کوئی خرید فرمایئے گا۔ جب آپ کا شوہر ان قطعون کو دیوار پر لٹکتا دیکھے گا۔ تو بڑا خوش ہوگا۔

لیڈی ہان۔ مجھے ایک قطعہ ایسا درکار ہے۔ جس پر لکھا ہو۔ رات کو گھر مین دیر سے آنا غیر حاضر رہنے سے اچھا ہے۔

مان حمید کیا تم آج بہت بیمار ہو۔

چھوٹا حمید کچھ اتنا زیادہ نہین کہ مجھے دوائی پینے کی ضرورت واقع ہو۔ البتہ اب مین سکول نہین جا سکتا۔"

زید اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کس بدمعاش نے لعنت ملامت سے بھرا ہوا خط میری طرف سے لکھا ہے تو مین اُسے جان سے مار ڈالون مین خیال کرتا ہون - کہ یہ شرارت بکر کی ہے -

عمر میرے دوست الزام بکر پر یہ الزام لگانے مین غلطی پر ہو - بکر تو تمھین اچھی طرح نہین جانتا - یہ خط کسی ایسے شخص نے لکھا ہے - جو تمھاری عادات سے اچھی طرح واقف ہے "

آقا اچھا - تمھاری ایک ماہ کی اُجرت کیا ہو گی -

سائل (جس کے دل مین آئندہ بہبودی کا بڑا خیال ہے) حضور - شاید آپ یہ پوچھنا چاہتے ہین کہ مین کیا ماہواری تنخواہ منظور کرونگا -

وکیل نے موکل کو دوستانہ طور پر کہا کہ اپنی ٹوپی اتار دو - لیکن موکل نے انکار کیا - کیونکہ وہ وکیل سے کم سے کم مشورہ " لینا چاہتا تھا -

جج نے زید سے جو سال مین تقریباً ایک آدھ دفعہ ضرور اس کی عدالت مین بطور ملزم کے پیش ہوتا رہتا تھا - کہا زید - کیا تمھین شرم نہین آئی - کہ تم ہر سال کم از کم ایک بار اس عدالت مین لائے جاتے ہو -

ملزم نے خندہ پیشانی سے جواب دیا - حضور اس مین شرم کی کون سی بات ہے ؟ صرف یہی ایک معزز جگہ ہے جہان مجھے کبھی کبھی شرفا کے درمیان کھڑے ہونے کا موقع ملتا ہے -

سکاٹ لینڈ کے ایک دیہاتی نے ایک دفعہ انگلستان کے مرحوم معزز ڈیوک آف ارگائل سے اپنا باہمی رشتہ اس طرح ثابت کیا تھا -

ڈیوک - چوکیدار کی لڑکی کے پاس ایک ایسا کتا ہے جس کا رنگ میرے چچا زاد بھائی کے کتے سے ملتا ہے -

گاہک مجھے ایک تولہ پرسک ایسڈ (زہر ہلاہل) مطلوب ہے -

دوا ئی ساز کیا خودکشی کے لیئے یا کسی اور کام کے واسطے -

گاہک تمھین اس سے کیا مطلب ؟

تم دام لو اور مال دو۔

دوائی ساز جناب اگر آپ یہ دوائی خودکشی کے لیئے چاہتے ہین۔ تو آپ سے کم از کم دُگنے دام وصول کیئے جائینگے

درزی جناب میرے پاس ایسے عمدہ کپڑے برائے فروخت موجود ہین۔ جو اپنی تعریف خود اپنے مُنھ سے کر رہے ہین"

گاہک مین باتونی چیزون کو پسند نہین کیا کرتا۔ مجھے معاف رکھو"

ڈاکٹر اور واعظ نے کہا افسوس ایک نہ ایک دن سب کو مرنا ہے۔ مریض نے جواب دیا۔ بیشک تمہارا بیان بالکل درست ہے۔ لیکن کئی ایسی باتین ہین۔ جن مین کوئی شخص بھی پیش قدمی کرنا نہین چاہتا۔

مجسٹریٹ تم کیا کام کرتے ہو۔

مجرم کچھ نہین"

مجسٹریٹ اور اتوار کو بھی کچھ نہین کرتے۔

مجرم مین اُس دن چھٹی کیا کرتا ہون۔

مرد مین تم سے دیوانون کی طرح محبت کرتا ہون"

عورت لیکن میرے پاس تو جہیز کے لیئے ایک حبہ بھی نہین۔

مرد یہی تو بات ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مین تم سے دیوانون کی طرح محبت کرتا ہون۔

مریض مجھے بدخوابی کی شکایت ہے

ڈاکٹر تم کو؟

مریض ہان صاحب۔ جب پادری گرجے مین لکچر دیتا ہے۔ تو مجھے اس وقت نیند نہین آتی"

امیر آدمی یہ بڑی عجیب بات ہی اگر تمہارے جیسے مضبوط شخص کو کام نہین ملسکتا

آوارہ گرد اس مین میرا کچھ قصور نہین۔ مین

جس سان ملازمت کے لیئے جاتا ہون - وہ میرے پہلے آقا کا سٹفکٹ طلب کرتے ہین - بجالیکہ اسے فوت ہوئے بیس برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے -

بیمہ جیسا کلرک کیا تم میل کلرک ہو؟ اور کیا آپ مجھ کو فیمیل کلرک خیال کرتی ہین؟ ایچ - بی - ای (میل کے معنی انگریزی مین ڈاک اور نیز مذکر کے ہین - فیمیل مونث کو کہتے ہین) - ایڈیٹر

موسیقی دان (بڑے ناز سے) کل جو باجہ مین تمہارے مکان پر لاکر بجاؤنگا - وہ کم از کم دو سو برس کا پرانا ہوگا -

گھر کی مالک کوئی ہرج نہین - آپ مطمئن رہیے - کہ تمام حاضرین جو یہان آئین گے بالکل نئے ہون گے - اور وہ تمہاری پرانے باجے پر کسی قسم کا اعتراض نہین کرین گے -

ایک نامہ نگار صاحب دریافت کرتے ہین کہ کیا وکلا کو دھوکہ دینا گناہ مین داخل ہے؟ ہم اس سوال کا جواب پھر دین گے - پہلے کوئی صاحب ہمین کسی وکیل کو دھوکا دیکر دکھلائین - جو مشکلترین کام ہے -

ملاقاتی یہ لڑکی اپنی مان سے بڑی ملتی ہے -

شوہر (جو اپنی باتونی سے ناخوش ہے) بیشک - کیونکہ جب وہ ابھی چھ ماہ کی تھی - تو وہ باتین کرنا سیکھ گئی تھی -

پلیگ کے بیمار کا رشتہ دار - جناب - میرے بھائی کو کھانے کو کیا ملے گا؟

پلیگ کا ڈاکٹر دودھ - چاول گوشت اور چونکہ تمہارا بھائی کمزور بھی ہے - اس واسطے گھی بھی ملیگا -

رشتہ دار جناب میری عورت بچے اور والد کو بھی سپتال مین آنے کی اجازت

دِت کیجئے۔ وہ سب کے سب کمزور ہین۔

(ڈاکٹر محمد رفیق لودھانوی۔ ظفروال)

(ا) مینے مدت سے تمھارے مان باپ کو نہین دیکھا"

چھوٹا لڑکا امان کو بخار ہے۔ اور وہ گھر سے باہر نہین آسکتی۔

(ا) لیکن مینے مدت ہوئی کبھی تمھارے ابا کو بھی نہین دیکھا۔

لڑکا وہ ایسی جگہ ہے۔ مین جگہ کا نام بتانا نہین چاہتا۔ جہان سے وہ چھ ماہ تک باھر نہین آسکتا۔

نوجوان لڑکی مجھے والد کے لیئے ایک ایسی جوتی مطلوب ہے۔ جو بہت نفیس ہو خصوصاً چلتے وقت اُس سے چر چراہٹ کی آواز پیدا ہو۔

جوتی فروش خوبصورت لڑکی۔ مین تمھارا مطلب نہین سمجھا"

نوجوان لڑکی اس مین کونسی بات مشکل ہی

ایک جنٹلمین مجھ سے ملنے آیا کرتے ہین۔ مین چاہتی ہون کہ وہ جوتی چرچر کرنے سے ہی سمجھ لین کہ میرے والد دور سے آرہے ہین۔

پہلا دوست تم ڈاکٹر سے بدخوابی کا علاج کیون نہین کراتے۔

دوسرا دوست واہ خوب کہی تمھارا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر کی اور فیس میرے سر پڑے۔ اُس کے پہلے بل مینے ابھی تک ادا نہین کیئے اور اسی ادائیگی کے فکر مین تو مجھے رات کو نیند نہین آئی

زید مین خیال کرتا ہون۔ تمھارا لڑکا بڑا محنتی ہے۔

بکر (طنزاً) شائد ایسا ہی ہو۔ کیونکہ جب اسکول جانے کا وقت ہوتا ہے وہ اِدھر اُودھر کا کوئی کام لے بیٹھتا ہی گویا اُسے بڑی مصروفیت ہی۔

زید اپنے نئے خرید کیئے ہوئے گھوڑے کو پسند نہین کرتا تھا مگر اُس نے مکاری سے بکر کو کہا" میرے دوست۔ مین اپنے اِس

گھوڑے کو بڑا پسند کرتا ہون۔ آہا۔ ایسا اچھا گھوڑا ہر شخص کو میسر نہین ہو سکتا۔

بکر چند روز سے مین بھی ایک اچھے گھوڑے کی تلاش مین ہون۔

زید (بڑی بے تکلفی سے) "تو پھر تم میرا ہی گھوڑا کیون نہین لے لیتے"

یتیم لڑکا محمود آؤ۔ تالاب مین تیرین۔

چھوٹا لڑکا نہین مین تمہارے ساتھ تالاب مین نہین تیر سکتا۔ نہین تو میری والدین مجھے سخت سزا دین گے"

یتیم لڑکا او ہو! پھر تم تو بڑے ہی بد قسمت ہو۔ جو میری طرح یتیم نہین۔

سپاہی چپ چاپ میرے پیچھے چلے آؤ۔ اگر شرارت کی۔ تو تمہارے حق مین بہت برا ہوگا"

ملزم مین ہرگز تمہارے پیچھے نہین آوٗنگا۔ اگلی دفعہ مجسٹریٹ نے کہا تھا کہ پھر کبھی میری عدالت مین نہ آنا۔ اب مین اوس کے حکم کی تعمیل کیا چاہتا ہون۔

مریض ڈاکٹر صاحب۔ مجھے بھوک نہین لگتی۔ رات کو نیند نہین آئی کسی کام مین جی نہین لگتا۔ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر پھر تم اوس لڑکی سے شادی کی درخواست کیون نہین کر دیتے"

ایک تجربہ کار تاجر نے چند روز ہوئے۔ مفصلہ ذیل اشتہار دیا تھا ہم اپنا مال آن پادریون کو اصل قیمت پر دین گے۔ جو گرجے مین وعظ کہتے وقت کسی طریق سے ہمارے مال کا ذکر کر دین۔

مجسٹریٹ کیا تم اپنی بریت مین کچھ کہنا چاہتے ہو"

ملزم حضور۔ صرف اسی قدر کہ آپ مجھ سے ویسا سلوک کیجئے جیسا آپ مجھ سے چاہتے ہین اگر مین آپ کی جگہ ہوتا۔ اور آپ

میری جگہ"

ا | تم اس قدر مقروض ہو۔ اور پھر بھی تم نے بائیسکل خریدی ہے۔

ب | مقروض ہونے کی وجہ سے تو مینے بائیسکل خریدی ہے۔ تاکہ مین جب کسی قرضخواہ کو دیکھون۔ فورًا بھاگ جاؤن۔

پہلی عورت | وہ کہتا ہے۔ مین تم پر جان دینے کو تیار ہون۔

دوسری عورت | بہت بہتر تم اس سے شادی کر لو اور کہدو کہ تمہارے لیئے جان دے دے اُس کی زندگی دس ہزار روپیہ پر بیمہ ہو چکی ہے۔

زید | یار تم خواہ مخواہ عمر کے چال چلن کی تعریف کیا کرتے ہو کل مینے اُس سے قمار خانہ مین دیکھا۔ پرسون شرابخانہ مین۔ اور تین دن ہوئے ایک بدنام مکان کے اندر"

بکر | (جو زندہ دل اور ظریف تھا) زید۔ بیشک تم راستی پر ہو ممکن ہے تم نے اُسے ایسی جگہون مین دیکھا ہو۔ کیونکہ جہان تک مین تمہاری چال چلن سے آگاہ ہون۔ یہ تو ممکن ہی نہین کہ وہ تمہین کسی مسجد یا مندر مین ملا ہون۔

باپ | (ناراض ہوکر) جب مین تمہاری عمر کا تھا۔ تو تمہاری طرح گدھا نہ تھا۔

لڑکا | لیکن امان تو پیار سے کہا کرتی ہے کہ میری تمام عادتین آپ سے ملتی ہین۔

ٹریم وے جا رہی تھی۔ یہ مسافرون سے اس قدر پُر تھی۔ کہ چھوٹا احمد اپنے باپ کے گھٹنون پر بیٹھا ہوا تھا۔

اتنے مین ایک خوبصورت لیڈی فیشنیبل داخل ہوئی اُس نے دیکھا کہ کمرہ مسافرون سے پر ہے کوئی جگہ ایسی نہین جہان مین آرام سے بیٹھ سکون۔ نیک خیال احمد نے بھی نوواردلیڈی کی سراسیمگی معلوم کی۔ وہ فورًا اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنی ٹوپی اوتار کر لیڈی سے مخاطب ہوا۔ بیگم صاحبہ مین بڑے ادب سے آپ کو اپنی جگہ

پیش کرتا ہون -

نوجوان (وارث جائداد) مجھے کوئی اُمید نہ رکھنی چاہیئے؟ -

ڈاکٹر نوجوان آدمی - افسوس کہ نہین مین خیال کرتا ہون کہ تمہارا بوڑھا دولتمند چچا جانبر ہوجائیگا -

ایک احمق کو اُوس کی بیوی نے کہا - کہ دو آنے کا تیل چاہیئے وہ کٹورہ لیکر بازار مین تیل لانے گیا مگر کٹورا اتنا بڑا نہین تھا - کہ اُس مین تیل دو آنے کا سما سکتا - اس لیئے تھوڑا سا تیل کٹورے سے بچ رہتا - دوکاندار نے کہا - اس کو کہان ڈالون - میان حماقت مآب نے کٹورے کو اُلٹا کرکے کہا پیندے مین ڈالدو - اس پر جتنا تیل کٹورے مین تھا - وہ سب گرگیا - جب گھر پہونچے تو بیوی کو کہا کہ تیل لے آیا ہون - اور پیندے کا پیندا دکھلا دیا - وہ حیران کر پوچھنے لگی - کیا اتنا ہی تیل دو آنے کا لائے ہو

احمق نے کٹورے کو سیدھا کرکے کہا نہین - اِدھر بھی تو ہے - اور اس حرکت سے اُودھر کا تیل بھی گر گیا -

چور (آدھی رات کے وقت) - دیکھو یہ چھرا میرے پاس ہے اگر تمنے ذرا شور مچایا - تو فوراً جان سے ماردونگا - مین روپیہ کا متلاشی ہون -

مالک مکان لیکن ٹھہر جاؤ - تاکہ مین چراغ روشن کرلون ہم دونون ملکر روپیہ ڈھونڈین - مین بھی تمہاری طرح روپیہ کا متلاشی ہون -

مان جب تمہارا باپ آئیگا تو مین اُسے بتاؤن گی - کہ تم آج کرم چند سے لڑتے رہے ہو -

لڑکا نہ امان ایسا نہ کرنا - مین پیشتر ہی کافی پٹ چکا ہون -

انگلستان کی پارلیمنٹ کے ایک تجربہ کار ممبر کا مقولہ ہے کہ اگر ہماری پارٹی کا کوئی ممبر دوسری پارٹی کی طرف چلا جائے - تو ہم کہتے ہین - کہ وہ دغاباز شخص ہے - لیکن اگر غیر پارٹی کا کوئی ممبر ہماری طرف

آجائے تو ہم کہتے ہین - وہ بڑا سمجھدار شخص ہے اور اس مین اخلاقی حوصلہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے -

ملاقاتی (ایک دیوانہ کی طرف اشارہ کرکے) اس شخص مین دیوانگی کی کیا علامت ہے ؟

پاگل خانہ کا محافظ وہ خیال کرتا ہے کہ اگر ضرورت ہو تو شوہر اپنی بیوی کو بکواس کرنے سے روک سکتا ہے -

احمد کہئیے آپ کے صاحبزادہ کو وہ کھلونا اچھا معلوم ہوا

محمود کچھ پوچھئیے نہین - سارا رنگ چاٹ گیا -

ایک ہندوستانی امیر گھوڑے پر سوار سر بازار گھوڑا دوڑاتا جاتا تھا اور اُس کے پیچھے چار پانچ سوار اُس کی اردلی مین گھوڑے اُڑائے جاتے تھے - ایک گنوار نے دیکھا - اور چپ ہو گیا - تین چار دن کے بعد پھر اُسی حالت مین امیر کو بازار مین گھوڑا دوڑاتے اردلی کے سوارون کو پیچھے گھوڑا دوڑاتے دیکھا - یہ دیکھ کر کہتا کیا ہے او ہو! اتنے دنون سے یہ سوار اس سوار کے پیچھے پھرتے ہین - مگر اب تک یہ ہاتھ نہین آیا -

شوہر ہماری خادمہ زلفن نے میری نسبت کل ایک پڑوسی سے کہا - کہ مین زن مرید اور بیوقوف ہون - اگر تم اجازت دو - تو اس گستاخی کی سزا مین اُسے ملازمت سے برطرف کر دیا جائے -

بیوی بیشک - اُسے فوراً نکال دینا چاہئیے اُسے کوئی حق نہ تھا - کہ گھر کے راز پڑوسیون سے بیان کرے -

وہ شخص قدیم عمارتون کی خوبیان بیان کر رہا تھا - اس اثنا مین اُوس نے بڑی سنجیدگی سے کہا - جناب من - موجودہ زمانہ کی عمارتون سے قدیم عمارتون کو اعلے ثابت کرنے کے لیئے صرف اس قدر کہنا کافی ہے - کہ موجودہ زمانے کی عمارتون

ہین کوئی عمارت بھی عرصہ درازسے قائم نہین۔

چھوٹی لڑکی نے اپنے کتے کی دُم کاٹ ڈالی اور کہنے لگی۔ موتی۔ اگرچہ مینے غلطی سے تمہاری دُم کاٹ ڈالی ہے۔ تاہم مین تم سے محبت کرتی ہون" کتے نے جواب دیا۔ مین بھی تم سے محبت کرتا ہون۔ لیکن اب مین اظہار محبت سے معذور ہون۔ کیونکہ میری دُم ہی نہین۔ جسے مین ہلاسکون۔

آقا (غصہ مین) - کیا تم نے میری آواز نہین سنی؟

ملازم جناب مینے صرف اُسی وقت آپ کی آواز سنی گئی جب آپ نے مجھے تیسری دفعہ پکارا۔

ا وہ تو مردم خوار ہی

ب کسطرح۔

ا اوس کا باپ نیشنوا رپادری ہی۔ اور اوس کا گزارہ اپنے باپ پر ہے۔

بکر کہو بھائی زید کیا حال ہے"

زید اجی بھائی صاحب کیا کہیے لوگ تو ہمارے گھر مین چراغ جلتا دیکھ کر مارے حسد کے جل مرتے ہین۔ مگر بندہ کی طبیعت بفضل خدا ایسی ہے کہ اگر کسی کے سارے گھر کو بھی آگ لگ جائے تو بالکل خیال تک بھی نہین آتا۔ لکا ہین سنگھ از کہالہ اسٹیشن۔

فرانس کے ایک اخبار مین غلطی سے دو خبرین ایک ہی پیراگراف مین درج ہوگئین۔ بجالیکہ اُنھین دو مختلف پیراگرافون مین درج ہونا چاہیئے تھا۔

پہلی خبر یہ تھی۔ ڈاکٹر کلراڈ ایم ڈی۔ پیرس کے سول سرجن مقرر ہوئے ہین۔

دوسری خبر یہ تھی۔ گورنمنٹ کا ارادہ قبرستان کا احاطہ وسیع کرنے کا ہے۔

مگر کمپاذیٹر نے ان دونون خبرون کو ایک ہی طرح درج کردیا ڈاکٹر کلراڈ

ایم - ڈی - پیرس کے سول سرجن
مقرر ہوئے ہین - گورنمنٹ کا ارادہ
قبرستان کا احاطہ وسیع کرنے کا ہے

ا مین اپنے تجربہ سے کہتا ہون "
کہ تمام دنیا بیوقوف ہے

ب مین تم سے اتفاق رائے
نہین رکھتا ہون - ایسے
بیسیون کو جانتا ہون - جنھون نے
جان بوجھ کر شادی نہین کی -

مجسٹریٹ تم راست راست
کہہ دو کہ آیا تم
مجرم ہو یا بے گناہ؟

ملزم حضور میرے بے گناہ کہنے
کا کیا فائدہ - اگلی دفعہ
بھی مینے اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر
کیا تھا - اور آپ نے مجھے دو سال
قید کی سزا دی تھی -

آہا - کیا خوبصورت چھوٹا لڑکا
ہے شائد وہ تمہارا بیٹا ہے -
دو نہین -- وہ میری پڑوسن کا
لڑکا ہے -

اور وہ بارنما آنکھون والی مریل
لڑکی بھی شائد اسی پڑوسن کی بیٹی ہے
نہین - وہ میری لڑکی ہے

ایک دیہاتی اپنی لڑکی کو - جو کسی
شہر مین بیاہی ہوئی تھی - ملنے
گیا - کھانا کھانے جو بیٹھا تو اوس کی
لڑکی نے پیار سے کنجوس گھر والون
سے آنکھ بچا کر روٹی پر چینی (کھانڈ)
ڈال دی - دیہاتی پوچھنے لگا یہ کیا
شے ہے - لڑکی بولی چپ (خاموش)
پس دیہاتی کو کامل یقین ہو گیا کہ اس
میٹھی چیز کا نام چپ ہی ہے - جب
واپس آیا - تو لگا بازار رستے بنیے کی
چپ تلاش کرنے - چپ وراست
بہتیرا پھرا مگر کہین چپ کا پتہ نہ ملا -
آخر ایک دانا حلوائی نے پوچھا کہ کبھی
تم نے کبھی چپ دیکھی سنی بھی ہے -
کیسی ہوتی ہے؟ دیہاتی جھوم کر
یون بتانے لگا -

رستے جیسی کرکری چٹی جیسے دھپ
ایسی میٹھی کوئی نہ جیسی میٹھی چپ

یہ سن کر حلوائی نے اُسے کھانڈ دکھائی
دیکھتے ہی دیہاتی کی باچھین کھل گئین
کہنے لگا - ہان ہان - یہی یہی - لی اور
منھ مین ڈال کر چادر چھپا کر کہنے لگا

ہے تو اچھی - لاؤ تول دو - یہ دیکھ کر حلوائی نے دو ہنٹر رسید کیے۔

اُستاد تم جانتے ہو - پسند کرنے اور محبت مین کیا فرق ہے۔

شاگرد جناب اس کی ایک واضح مثال یہ ہے کہ مین اپنے والد اور والدہ کو پسند کرتا ہون - لیکن مین مٹھائی سے محبت کرتا ہون۔

پہلی سہیلی اُس آدمی نے مجھے کہا تھا؟ کہ اگر اس کی آواز میری طرح ہوتی - تو وہ اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھتا کیا تم جانتی ہو - وہ کیا کام کرتا ہے؟ شائد وہ موسیقی دان (گویّا) ہوگا۔

دوسری سہیلی نہین - وہ نیلام کرنے والا ہے۔

ہندوستانی مینے سنا ہے کہ چینیون کے خیال کے مطابق وہ شخص بڑا خوش قسمت سمجھا جاتا ہے جو کہ سوئی کو ایسی حالت مین زمین پر پڑا ہوا دیکھے کہ اوس کی نوک زمین سے اوٹھی ہوئی ہو۔

جاپانی اور ہان - وہ شخص اُس وقت زیادہ خوش قسمت سمجھا جاتا ہے - جبکہ سوئی اُس کی کرسی پر پڑی ہوئی ہو - وہ اُسے بیٹھنے سے پیشتر دیکھ لے۔

ایک جگہ چند آدمی لڑکے لڑکیون کو ٹیکا لگا رہے تھے - ایک لڑکی کو اُس کا باپ ٹیکا لگوانے لایا - لڑکی روتی تھی - اتفاقاً پاس ہی ایک گدھا چلا رہا تھا - ٹیکا لگانے والے نے کہا - کہ یہ گدھا کیون چلا رہا ہے - لڑکی نے سادگی سے جواب دیا - اس کا باپ اس کو ٹیکا لگانے پر مجبور کرتا ہے۔

مان بچو - مینے تم سب کو ایک ایک نارنگی دی تھی - اور کہا تھا - کہ اسے کھانا کھانے کے بعد کھانا - مگر رام اور شام تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے - اور حاضری

سے پیشتر نارنگی کھالی ہی۔

رام نہین اماں تمہین غلط فہمی واقع ہوئی ہے۔ ہم نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہین کی مینے شام کی نارنگی کھالی تھی۔ اور شام نے میری۔

پہلا دوست آہا! ہم دونون پورے دو سال بعد ایک دوسرے سے ملے ہین۔ اور تم نے مجھے فوراً پہچان لیا ہے گویا میری شکل مین زیادہ تبدیلی نہین ہوئی۔

دوسرا دوست مگر مینے تم کو شکل سے نہین پہچانا بلکہ مینے تمہین اس کوٹ سے پہچانا ہے۔ جو دو سال ہوئے تمہارے اُوپر تھا

خادم لڑکا (اپنے آقا کے کمرہ مین جاکر)۔ جناب مینے غلطی سے پن نگل لیا ہے۔

آقا (جو مطالعہ کتاب مین محو ہے) کچھ پرواہ نہین ایک پن کی کیا فکر ہی یہ لو ایک اور لو۔ یہ کہکر اُس نے پن دان سے ایک پن نکالا اور خادم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

دوائی فروش کا ملازم افسوس جناب آج تو غضب ہوگیا۔ ایک گاہک کو مینے غلطی سے کونین کے بجاے سنکھیا دے دیا ہے ؎

دوائی فروش (غصہ مین) تم تو بالکل اندھون کی طرح کام کرتے ہو۔ کیا معلوم نہ تھا۔ کہ سنکھیے کی قیمت کونین سے پانچ چھ گناہ زیادہ ہے ؟

اُستاد احمد۔ تم کیسے بدخط ہو۔ کیا وجہ ہے کہ تم اچھا لکھنے کی کوشش نہین کرتے۔

شاگرد جناب۔ مین ابا کی طرح ڈاکٹر بننا چاہتا ہون۔ اور بڑا ہوکر نسخے لکھون گا۔

الف — اس سخت اُبلے ہوئے انڈے سے مجھے درد سر شروع ہو گیا ہے۔

ب — پھر تم سخت اُبلے ہوئے انڈے کیون کھاتے ہو

الف — نہین مینے تو کوئی انڈا نہین کھایا۔ میرا ایک واقف مجھ سے ناراض ہو گیا تھا۔ اُدس نے وہ انڈا میرے سر پر دے مارا۔

تین درزی ایک محلہ مین آکر مقیم ہوئے۔ پہلے درزی نے اپنی دُکان پر لکھا۔ اِس شہر کا سب سے بڑا درزی اور دوسرے درزی نے لکھا۔ تمام دنیا کا سب سے بڑا درزی۔ مگر تیسرے درزی نے۔ جو ان دونون درزیون سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند تھا۔ صرف اسی قدر لکھنے پر اکتفا کیا۔ اِس محلہ کا سب سے بڑا درزی۔

مرد — بیگم صاحبہ۔ گستاخی معاف۔ آپ اِس وقت میری ٹوپی پر بیٹھی ہوئی ہین۔

عورت — اوہو۔ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی مین نے خیال کیا تھا۔ یہ میرے شوہر کی ٹوپی ہے۔

چند روز ہوئے۔ آئرلینڈ کے ایک جلد کوتہ اندیش ممبر پارلیمنٹ نے اثنائے تقریر مین کہہ دیا تھا۔ جہان تک انگریزی کی طاقت مین ہو گا۔ وہ ضرور بھیڑ کی طرح ہندوستانی کے بال مونڈتے رہین گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہین کہ ہندوستان سونے کی چڑیا ہے۔

پہلا دوست — معلوم ہوتا ہے تم نے مِس للی کو ایک نہایت مزیدار لطیفہ سُنایا ہے۔ وہ بہت دیر سے آپ ہی آپ ہنس رہی ہے۔

دوسرا دوست — ابھی سچ بات یہ ہے مینے اُسے کوئی لطیفہ نہین سنایا مینے اُس سے شادی کی درخواست کی تھی۔

امیر آدمی تم میری لڑکی سے شادی کرنے کے خواہان ہو۔ تمہاری جائداد کتنی ہے؟

نوجوان جناب میرے پاس تو کچھ نہین۔ مگر میرا لاولد چچا بڑا دولتمند ہے۔ جو کہ ان دنون سخت بیمار ہے۔

سکندر دارا سے لڑائی کے وقت ایک روز ایک اسپ بادپا پر سوار تھا۔ اور لشکر کو دیکھتا پھرتا تھا۔ یکایک ایک سوار لنگڑے گھوڑے کا بادشاہ کے سامنے آیا۔ اوس کو دیکھ کر بادشاہ نہایت غضبناک ہوا۔ اور سوار کو گھوڑے پر سے اتروا دیا۔ سوار ہنسا سکندر نے دریافت کیا کہ اس محل پر ہنسی کا کیا سبب ہے۔ اِس نے کہا کہ تیری خفگی پر مجھ کو ہنسی آئی ہے۔ اس لیئے کہ تو بھاگنے کی چیز پر سوار ہے اور مین لڑائی مین ٹھہرنے کی چیز پر سوار ہون۔ یعنی چالاک گھوڑا بھاگنے کے واسطے مستعد ہے۔ اور لنگڑا گھوڑا ٹھہرانے کی طرف مایل ہے) اور آپ اس پر بھی غضبناک ہوتے ہین لطیفہ سوار کا سکندر کو نہایت پسند آیا۔ اور منصب اُس کا بڑھایا۔

ایک اعرابی نے محکمہ قاضی مین کسی کی گواہی دی۔ مدعا علیہ نے چاہا کہ اس اعرابی کی گواہی کو رد کرے یہ سوچ کر قاضی سے کہا کہ یہ عرب نماز گزار نہین ہے۔ اس کی گواہی آپ کس طرح معتبر رکھتے ہین عرب نے اوس مدعا علیہ سے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ مینے فلان تاریخ حج کیا ہے اور مناسک حج سب بجا لایا ہون قاضی نے کہا اگر تو سچا ہے تو پتہ تبلا کہ زمزم کہان ہے کہ اعرابی نے جواب دیا کہ ایک پیر مرد عرفات مین بیٹھا ہے قاضی نے کہا کہ اے جاہل زمزم ایک کنوان ہے اور عرفات ایک صحرا ہے۔ عرب نے کہا جب

مین حج کو گیا تھا۔ تو وہان کنوان نہ تھا
اور عرفات ایک باغ پر از گل و ریاحین
تھا۔ زمانے کا رنگ بعد از چند روز
کے دگرگون ہوتا رہتا ہے۔ شائد کہ
اب ایسا ہوگیا ہو جیسا آپ ارشاد
فرماتے ہین۔

ایک اعرابی سے پوچھا گیا کہ کیا
تم لوگون مین یہ رسم ہے کہ اپنے
فرزندون کے نام اسد (شیر) اور کلب
(سگ) رکھتے ہو۔ اور غلامون کے
نام سعد اور مبارک مقرر کرتے
ہین۔ اعرابی نے جواب دیا کہ فرزندون
کے نام اسد اور کلب ہم دشمنون
کے واسطے رکھتے ہین اور نام غلامون
کے اپنے لیئے اور اسعد اور مبارک
تجویز کرتے ہین۔

ایک اعرابی سے دریافت کیا
گیا کہ گرم شوربے کو تم کیا کہتے ہو۔
اوس نے کہا۔ یخنی کہتے ہین۔ لوگون
نے کہا کہ سرد شوربے کا کیا نام ہے
اعرابی نے جواب دیا ہم سرد ہونے
ہی نہین دیتے۔ جو اوس کا کچھ نام
مقرر کرتے۔

ایک روز سلطان نصر اللہ شاہ سبحان
کا بیٹا بادشاہ کی مجلس مین آیا۔ اور بادشاہ
کے پہلو مین جا بیٹھا۔ اس کے بعد قاضی
فتح اللہ آئے اور چاہا کہ سلطان نصر اللہ
سے بالاتر بیٹھین سلطان نے قاضی کا
ہاتھ پکڑا اپنے سے زبردست بٹھایا
اور کہا حق تعالے نے قرآن مجید
مین میرا اور تیرا درجہ اسی طرح مقرر
فرمایا ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح

ایک روز مولانا قطب الدین صاحب
چلے جاتے تھے۔ اتفاقیہ ایک شخص
کوٹھے پر سے گرا اور مولانا کی گردن
پر صدمہ عظیم آیا یہان تک کہ صاحب
فراش ہو گئے۔ بہت لوگ خبر پاکر
مولانا کی عیادت کے واسطے آئے
اور کہا کہ مولانا کیا حال ہے۔ مولانا
نے جواب دیا۔ کہ اس سے اور کیا
حال بدتر ہوگا۔ کہ کوٹھے پر سے تو
دوسرا گرے اور گردن میری ٹوٹے۔

ایک شخص قاضی کے پاس فریاد
لایا اور کہا کہ فلانے شخص نے مجھ کو
کہا ہے کہ گوہ نہ کہا قاضی نے کہا کہ اگر تجھ کو اوس
کا منع کرنا بار معلوم ہوا تو جا اپنے اوسی
کام مین مشغول ہو۔

ایک جلسہ مین لوگ حجاج بن
یوسف کے ظلم و تعدی کی مذمت
کر رہے تھے۔ اہل مجلس مین سے
ایک شخص نے طلاق زن کی قسم کھاکر
کہا کہ حجاج ظالم بیشک دوزخی ہی
اہل مجلس نے اوس کو نہایت ملامت
کی اور کہا کہ حقیقت حال اور انجام
کار کی تمہین مطلق صحیح خبر نہین ہے۔
لہذا طلاق زن تجھ پر لازم ہے۔ وہ
شخص مغموم ہو کر عمر بن ابو عبید (کہ اپنے
زمانہ کا فقیہ تھا اور نہایت متقی اور
پرہیزگار تھا) کے پاس گیا۔ اور طلاق
زن کا ماجرا بیان کیا۔ عمر بن ابو عبیدہ
فقیہ نے کہا کہ تو اپنی بی بی کو بخاطر
جمعی اپنے پاس رکھ۔ اگر اس ظلم و
تعدی پر حجاج بن یوسف کو اللہ تعالی
بخشدیگا۔ تو ایک ادنے گناہ کے
واسطے بھی ہرگز دریغ نہ کریگا۔
اور بخشدیگا۔

ابو منصور سے کسی نے دریافت
کیا کہ جب ہم نہانے کے واسطے
کسی صحرا مین جائین تو اپنا مونھ کس
طرف کو رکھین اوس نے کہا کہ اپنے
کپڑون کی طرف مونھ رکھنا چاہئین اس
لیئے کہ کوئی حریف اوس لباس کو نہ
لیجائے اور پھر تم برہنہ رہجاؤ۔

مریض حکیم صاحب میرا
سانس بہت روک
کر چلتا ہے۔

حکیم گھبراؤ نہین
مین اوس کو
روک دونگا۔

ایک جوان کسی فقیر کے پاس آیا
اور بیان کیا۔ کہ میری عورت کمال
صاحب جمال اور نازک مزاج ہی
اور بسبب نزاکت کے گھر کا کام
کاج اوس سے نہین ہوسکتا اور اس

قدر مجھ کو استطاعت نہین کہ کوئی نوکر رکھون - لاچار مینے ایک عورت بہم پہونچائی ہے - اور عزم ہے کہ اوس سے نکاح کر لیجئے - اس لیئے کہ گھر کا کام بھی خوب انجام کو پہونچے اور معشوقہ بھی تکلیف خانہ داری سے رہا ہو جائے - مگر اوس عورت کے وارث کہتے ہین - کہ جب تک اپنی پہلی عورت کو طلاق نہ دے - اپنی مراد کو نہ پہونچے گا - لہذا مین آپ سے بطور صلاح پوچھتا ہون - کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ میری محبوبہ طلاق سے باز رہے - اور وہ عورت بھی نکاح مین آجائے فقیر نے جواب دیا کہ اپنی پہلی معشوقہ کو کسی قبرستان مین بھیجدے اور بعد ازان اوس عورت کے وارثون سے جا کر بیان کر کہ سوا اوس عورت کے جو قبرستان مین ہے - جو کوئی میری عورت ہے - اوس کو طلاق دی - اوس عورت کے وارث سمجھین گے - کہ اس کی عورت تو مر چکی ہے -

جوان یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اسی حیلہ سے اُس عورت کو اپنے نکاح مین لایا -

ایک عورت بدصورت کسی ظریف خوش طبع لطیفہ گو کے نکاح مین آئی ظریف اوس کی شکل زبون سے سخت بیزار تھا - ایک روز اوس عورت نے کہا - اے مرد تیرے عزیز واقربا بہت ہین بتلا کہ مین کس سے پردہ کرون اور کس کے سامنے آؤن - ظریف نے جواب دیا کہ مجھ ہی سے پردہ کر اور میرے ہی سامنے نہ آ - اور جس کے سامنے تیرا جی چاہے آ اور منھ دکھا -

کسی نے ایک حکیم سے دریافت کیا کہ تم درباب نکاح کیا فرماتے ہو - حکیم نے کہا کہ نکاح مین ایک مہینہ کی شادی ہے اور تمام عمر کا غم ہے - ایک دوسرے نے کہا ہے گفتمش چیست کتخدائی - گفت - ساعتے عیش و غصہ سالی چند -

ایک حکیم نے بیان کیا کہ جب تک
مین مجرد رہا متاہل لوگ گویا گونگے ہوگئے
تھے (یعنی کسی نے مجھ کو شادی کرنے
کی خرابیون سے آگاہ نہ کیا) اور جب
سے مین قبیلہ دار ہوا ہون۔ تو جس قدر
مجرد ہین سب بہرے ہوگئے ہین کوئی
میری نصیحت کو نہین سنتا۔

ثعلبی نام ایک شاعر خلیفہ منصور
کا ملازم تھا۔ ایک دن ایک قصیدہ
مدح و ثنا مین نظم کرکے اُس کے سامنے
لے گیا۔ خلیفہ نے کہا۔ اے ثعلبی
اس قصیدہ کے صلہ مین مین تجھ کو تین
سو دینار زر سرخ دون۔ یا تین کلمہ
حکمت تعلیم کرون۔ تو ان دونون باتون
مین سے کسے پسند کرتا ہے ثعلبی نے
(بسبب خوشامد کے) جواب دیا کہ
نعمت فانی سے حکمت بہتر ہے۔
یہ سن کر کلمہ اول منصور نے کہا کہ
نئے کپڑون پر پرانا موزہ نہ پہننا چاہیے
کہ نہایت بدزیب معلوم ہوتا ہے۔
اس کلمہ حکمت کے سنتے سے ثعلبی
کے دل سے دھوان اوٹھنے لگا
بے اختیار سر پیٹ کر کہنے لگا۔

کہ وا ویلا سو دینا سوختہ ہوگئے۔
خلیفہ ہنسا اور کہا کہ کلمہ دوسرا یہ ہے
کہ۔ جب تو ڈاڑھی مین روغن
ملے تو اس طرح ملنا چاہیئے۔ کہ
ڈاڑھی کے نیچے روغن نہ پہونچے کہ
گریبان اوس سے خراب ہوجائیگا
ثعلبی نے کہا کہ افسوس ہزار افسوس
دو سو دینا میرے رایگان گئے !!
خلیفہ پھر ہنسا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ
تیسرا کلمہ زبان پر لائے۔ ثعلبی نے
کہا۔ اے خلیفہ تیسرے کلمہ کی ہوس
اب مجھ کو باقی نہین رہی معاف کیجیے
اور اس کے عوض مین سو دینار عنایت
فرمایئے۔ کہ اس کلمہ حکمت سے ہزار
درجہ وہ افضل تر ہین !! خلیفہ ہنسا
اور پانچ سو دینار زر سرخ اوس کو
عطا کیئے !!

ایک عورت نہایت مفسد اور
جنگجو تھی کہ اوس نے اپنے شوہر کی
زندگی تلخ کردی تھی۔ اتفاقاً کسی مرض
سخت مین گرفتار ہوئی اور اپنے خاوند
سے کہنے لگی کہ اگر نصیب اعدا مین
مرگئی۔ تو میرے فراق مین تمہارا

کیا حال ہوگا۔ اُوس نے جواب دیا کہ مین حیران ہون کہ اگر تو نہ مری تو مین اپنی زندگی کس طرح بسر کرونگا

زن بد در سرای مرد نکو
همدرین عالم است دوزخ او

ایک فقیر کسی کے دروازے پر گیا اور کچھ کھانا طلب کیا۔ ایک لڑکی اُوس گھر مین موجود تھی اُوس نے کہا کہ اس وقت روٹی تیار نہین ہے۔ فقیر نے تھوڑا سا نمک طلب کیا۔ اُوس نے کہا کہ نمک بھی نہین ہے۔ فقیر نے کہا کہ تھوڑا سا پانی ہی لا۔ کہ مین اپنا حلق تر کرون اوس نے کہا کہ سقہ ابھی پانی نہین لایا۔ فقیر نے پوچھا۔ کہ تیری والدہ کہان ہے۔ اُوس نے جواب دیا۔ کہ کسی کے ہان ماتم پرسی کو گئی ہے فقیر نے کہا کہ ماتم تو دراصل اُوس کے اپنے گھر مین ہے۔ وہ خود کہان گئی ہے۔

ایک بخیل صاحب مسجد کی طرف نماز پڑھنے کو چلے۔ اثنا راہ مین خیال کر چراغ گھر کا بجھا کر نہین آیا ہون تیل فضول جلتا ہوگا۔ یہ سوچ کر وہان سے پھرے دروازے پر آکر لڑکے سے پکار کر کہا۔ میان فلان ذرا چراغ کو گل کر دو مگر خبردار دروازہ مت کھولنا کہ گھس جائے گا۔ لڑکے نے کہا۔ کہ بابا جان۔ آپ جو اتنی راہ زیادہ چلے۔ تو جوتہ نہ گھس گیا ہوگا۔ باپ صاحب بولے کہ واہ رے عقلمند لڑکے خدا تیری عمر دراز کرے۔ تو کچھ اندیشہ نہ کر۔ مین ننگے پاؤن آیا ہون اور جوتہ بغل مین لیتا آیا ہون۔

دو آشنا باہم مل کر سیر کو نکلے چلتے چلتے دریا کے کنارے پہونچے تب ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ بھائی تم یہان کھڑے رہو۔ تو مین جلدی سے ایک غوطہ لگا لون۔ اُوس نے کہا بہت بہتر۔ یہ سن کر مبلغ بیس روپے اُوسے سپرد کرکے آپ نہانے لگا۔ اور غوطہ لگایا۔ جب باہر نکلا۔ تو کپڑے پہنے اور روپے طلب کیئے۔ اُوس نے کہا حساب سن لو۔ اوس نے کہا حساب کیسا۔ غرض دونون مین تکرار ہوئی سو پچاس

آدمی جمع ہوئے۔ حساب پوچھا۔ کہا کہ
جس وقت اوس نے غوطہ لگایا مین
جانا کہ یہ مرگیا۔ فوراً پانچ روپے
اجرت دے گران کے گھر خبر بھیجی۔
پھر جب صحیح وسالم باہر نکلے تو پانچ
روپے خوشی مین خیرات کیئے۔ رہے
دس روپے وہ مینے اپنے گھر نہ بھیجے
اون کا کچھ اندیشہ ہو تو تمسک لکھدون

ایک شخص مامون رشید کے پاس
آیا۔ اور کہا کہ مین مرد مسافر اور محتاج
ہون۔ مامون رشید نے کہا کہ کیا عجب
ہے۔ ہوگا۔ اوس شخص نے کہا کہ مین
حج کا ارادہ رکھتا ہون۔ مامون نے کہا
کہ چلے جاؤ۔ راہ صاف و پر امن ہی
اوس نے کہا کہ میرے پاس نہین ہی
مامون نے کہا کہ تم سے حج ساقط ہوا
دکیونکہ مرد مفلس پر حج فرض نہین ہی
اوس نے کہا کہ مین تم سے خرچ لینے
آیا ہون۔ فتوے پوچھنے نہین آیا ہی
مامون رشید ہنسا اوس کو کچھ انعام دیکر
رخصت کیا۔

ایک ظریف کو کسی گناہ مین ماخوذ
کرکے بادشاہ کے روبرو لے گیئے
بعد ثبوت جرم بادشاہ نے اوس کی ناک
چھیدنے کا حکم دیا۔ مرد ظریف نے
کہا کہ اے بادشاہ۔ میری ناک مین جو
دو سوراخ ہین وہی کافی ہین اب
سوراخ سوم کی کیا ضرورت ہے
بادشاہ ہنسا اور اُسے چھوڑ دیا۔

کسی عاشق مزاج نے اپنے
دوست کے نام خط لکھا اور لفافہ بند
کرکے اوس کی پشت پر یہ شعر
لکھ دیا۔ ؎

اِس خط کو میرے راہ مین گم کرنا نہ صبا
نامہ نہ سمجھنا یہ میرا لخت جگر ہی

اتفاق سے ڈاک بابو بھی کوئی چلتا
پُرزا تھا۔ جونہی اوس کی نظر اوس شعر
پر پڑی۔ جھٹ اوس کے نیچے یہ شعر
تحریر کردیا ؎

خط آپ کا کل پہونچے گا مکتوب الیہ کو
ہین ڈاک کے بابو ہمین ڈاکو نہ سمجھنا

شمامہ جو نہایت بخل مین مشہور تھا۔
اوس کے پاس ایک فقیر آیا اور کچھ طلب
کیا۔ شمامہ نے کہا کہ اول تو میری ایک
حاجت برلا۔ پھر جو کچھ کہیئے گا۔ مین
اوس کو قبول کرون گا۔ فقیر نے کہا

کہ وہ کیا حاجت ہے۔ بیان کر۔ اُس نے کہا کہ میری فقط یہی حاجت ہی کہ کچھ مجھ سے طلب نہ کر۔

ایک چور نے کسی کا لباس چرایا اور بازار مین لے جا کر کسی دلال کو دیا کہ اُسے بیچ لا۔ اتفاقاً کوئی اور حریف پیدا ہوا اور اُوس کو چرا لے گیا۔ چور خالی ہاتھ اپنے یارون کے پاس آیا۔ اُونھون نے کہا کہ کتنے کو بیچا۔ اُوس نے جواب دیا۔ کہ جتنے کو لیا تھا۔

کسی بخیل سے لوگون نے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ بہادر کون شخص ہے۔ بخیل نے جواب دیا کہ وہ شخص مرد ہے کہ لوگون کے کھانا کھانے کی آواز اُوس کے کانون مین پہونچے۔ اور پھر اُوس کا [illegible] ہو۔

گاہک [illegible] اس گھڑی کی مرمت [illegible] دو۔ مگر یہ مت کہنا [illegible] اس پر چارون صرف ہون گے۔ یہ بگڑی ہوئی ہے۔ اس کی اجرت دو روپے لونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ مین اس قسم چالاکیان خود بھی جانتا ہون۔

دوکاندار شاید۔ تم گھڑی ساز ہو۔

گاہک نہین۔ مین وکیل ہون۔

بیوی تم اس دستاویز کو دیکھ کر کیون خوش ہو رہے ہو۔ کیا یہ تمہارے نام کا کوئی چک ہے۔

شوہر نہین۔ میرا خیال تھا کہ درزی نے تمھارے کپڑون کا بل بھیجا ہوگا۔ مین خوش ہون کہ یہ بل نہین۔

امیر آدمی میرا خیال ہی کہ اگر تمہارے جیسا مضبوط آدمی کام کرے تو وہ اچھی طرح اپنی روٹی کما سکتا ہے۔

گداگر یہ صرف آپ کا خیال ہے یا آپ کو کلی یقین بھی ہی۔

امیر میرا خیال ایسا ہے۔

گداگر واہ پھر مجھے کیا ضرورت ہے۔ کہ یقینی بات کو چھوڑ کر موہوم باتون کے پیچھے پھرون۔

پہلا مصنف کیا تمہارا دوست ولیم تالیف و تصنیف کے متعلق کچھ جانتا ہے۔

دوسرا مصنف ہان اسکا خیال ہو کہ اس صیغہ مین کچھ آمدنی نہین ہو سکتی ہے۔

مجسٹریٹ نے دریافت کیا۔ کیا تمہارا کوئی گواہ بھی ہے۔
مدعا علیہ نے بڑی تیزی سے جواب دیا۔ ہان حضور مین خود موقعہ پر حاضر تھا۔

حامد کی دادی حامد کو ہمیون کی شکست کا واقعہ سنا رہی تھی۔ آخر جب اوس نے بیان کیا کہ۔ بیرم خان کے حکم سے ہمیون کا سر قلم کیا گیا۔ تو حامد متعجب ہوکر پوچھنے لگا۔ امان۔ جب ہمیون کا سر کاٹا گیا اوس بیچارے کو بڑا رنج ہوا ہوگا۔

اگر تم چاہتے ہو۔ کہ زید تم کو دانا خیال کرے۔ تو اوسے یہ خیال کرنے کا موقعہ دو۔ کہ تم اوسے دانا خیال کرتے ہو۔

مرد پیاری! کیا تم اس ہیرے کی انگوٹھی کو پسند کرتی ہو۔

عورت بے شک کیونکہ جو انگوٹھیان میرے پہلے عاشقون نے میری نذر کی ہین وہ ایسی خوشنما نہ تھین۔

پہلا دوست (جو تمام دنیا کے گرد سفر کرکے واپس آیا ہے) مین چین مین گیا اور وہان کے بدوضع بدشکل لوگون کو دیکھا۔ جو مجھے نہایت شکیل اور وجیہ جوان خیال کرتے تھے۔

دوسرا دوست (از راہ تمسخر) "درست سچ"

امان (جو کپڑے دھو رہی تھی) بیٹی ذرا بلند آواز سے سبق یاد کرو۔

سکینہ (چھوٹی لڑکی جو قاعدہ پڑھ رہی تھی) امان تم ذرا میرا سبق یاد کرنا اور مین تیرے کپڑے دھوتی ہون"

چھوٹا لڑکا ابا۔ مین چاہتا ہون ہم دولتمند ہوتے

باپ (مسکرا کر) "میاں لڑکے تم کتنے دولت مند بننا پسند کرتے ہو۔

لڑکا نہایت دولت مند۔ تمام آدمیوں سے زیادہ دولتمند اس قدر کہ ہم دوسروں سے بدسلوکی کریں۔ تو بھی ہمیں خلیق کہا جائے۔

ولیم کیوں پیاری الزبلا مینے سنا ہے۔ اس فرانسیسی نوجوان نے تمہارا بوسہ لیا اور تم نے چون وچرا نہ کی۔

خوبصورت الزبلا مین مجبور تھی۔

ولیم "کیوں"

الزبلا مین فرانسیسی نہین بول سکتی"

ظریف دوست (انگریزی سپاہی سے جو جنگ ٹرنسوال سے واپس آیا ہے) "کیا تم نے جنگ مین اپنا بھی حصہ ادا کیا تھا۔

سپاہی بیشک۔

ظریف دوست کس طرح۔

سپاہی مینے ایک دفعہ تین بوئروں کو بھگا یا تھا

ظریف دوست اچھا جب تم بھاگے اور تین بوئروں کو تم نے اپنے پیچھے بھگلیا۔ تو تم پکڑے گئے یا نہین

جب کوئی جنٹلمین کسی لیڈی کو دیکھ کر سلام کے لیئے اپنی ٹوپی اُتارے اور اس کے بعد معلوم ہو کہ وہ لیڈی اُوس کی واقف نہین ہے تو یہ جتلانا ذرا چالاکی کا کام ہے۔ کہ جنٹلمین کو اُس نے کھجلی کے لیئے ٹوپی اتاری تھی۔

نوجوان لڑکی مین ہرگز ایسے شخص سے شادی نہ کرونگی۔ جس سے مجھے محبت نہ ہوگی۔

ماں فرض کرو۔ کہ ایک بڑا دولتمند شخص تم سے شادی کی درخواست کرتا ہے۔

لڑکی مین فوراً اس سے محبت کرنا شروع کردونگی۔

باپ (ناراض ہوکر) - بس بس - خاموش رہو - اب مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا - چھوٹے بچوں کو زیادہ باتونی نہ ہونا چاہیئے -

چھوٹا حمید ابّا جان باتونی کسے کہتے ہین -

۱۳

ایک شخص کا تکیہ کلام تھا - آپ کے سر پر - ایک روز راستے مین ان کی ایک دوست سے ملاقات ہوئی دوست نے پوچھا کہان جاتے ہو - کہا - بازار جاتا ہون - آپ کے سر پر - دوست نے کہا - کس وقت واپس آؤ گے ؟ مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے - جواب دیا - ایک گھنٹہ مین آپ کے سر پر - خیر جب دو تین گھنٹہ گزر گیئے - تو اُن کے دوست خود اُن کے مکان پر گیئے - اور آواز دی کہ میان گھنٹہ کی جگہ تین گھنٹے ہوگئ کیا کر رہے ہو - جواب دیا - پاخانہ پھر رہا ہون آپ کے سر پر -

زید مجھے رات کو نیند نہین آتی کیا کیا جائے -

بکر میرا ایک دوست ڈاکٹر ہے وہ بدخوابی کا فوری علاج کر سکتا ہے - اُوس سے مشورہ لو -

زید واہ - یہ خوب کہی - ڈاکٹر سے مشورہ لے کر مین اور روپے کا فکر کرون - شائد تمھین معلوم نہین - اس بدخوابی کی وجہ صرف یہ ہے - کہ مین ابھی تک پہلے ڈاکٹر کا بل ادا نہین کر سکا "

مان آج ہمارے بچے کے ساتھ کوئی غیر معمولی واقعہ گزرا ہے -

باپ کیون -

مان ابھی ایک گاڑی گلی سے گزری ہے - لیکن وہ اس وقت برابر جغرافیہ یاد کرنے مین مصروف تھا - اور اُوس نے سر اُوٹھا کر گاڑی کی طرف نگاہ بھی نہین کی "

باپ مین خیال کرتا ہون - وہ اس وقت جغرافیہ کی کتاب مین ناول رکھ کر پڑھتا ہوگا "

الف رحیم خان کو یہ بیماری ہے کہ وہ رات کے

وقت نیند مین اُوٹھ کر چلتا پھرتا ہے
کہتے ہین۔ کل رات اس نے اُوٹھ کر اپنی
گائے کا دودھ دوہا۔

ب مین چاہتا ہون۔ وہ آج رات ہمارے باغ مین
آجائے۔ اور گھاس کاٹنا شروع کردے۔

بیوی آج مین سیٹھ دھنجی بائی کی دوکان سے گزری۔
اور وہان ایک پیاری پیاری
صورت دیکھی۔

شوہر (مذاقیہ طور سے) سیٹھ دھنجی بائی بڑا اُوستاد
آدمی ہے۔ اپنی دوکان پر قدآدم
آئینے رکھ دیتا ہے۔

اگر تم دل مین سمجھو۔ کہ تمہارے
بچے تمام دنیا کے بچون سے خوبصورت
اور پیارے ہین۔ تو ہم اس کے لئے
تمہین معاف کرسکتے ہین۔ لیکن ہم
ہرگز تمہین اجازت نہین دین گے
کہ تم اپنے بچون پر فخر کرو۔

مریض (ڈاکٹر سے) ڈاکٹر صاحب آپ بڑی
متضاد باتین کرتے ہین۔ کل آپ
نے مجھے مشورہ دیا تھا۔ کہ فکر نہ کرنا۔ اور
ابھی آپ نے ایک طول طویل بل بھیج
دیا ہے۔

بڈھا آدمی نوجوان شخص۔ اس وقت مین اسی سال
کا ہون۔ لیکن مجھے یاد نہین پڑتا۔ کہ مینے
کبھی ایک بھی جھوٹ کہا ہو۔

نوجوان بے شک اس عمر مین حافظہ پر اعتبار کرنا سخت غلطی ہے

بیوی (ناچ کے بعد) معلوم ہوتا ہے۔ تم ناچنے
مین خوب ترقی کر رہے ہو۔ لیکن تمہین
یاد ہے۔ جب ہماری شادی نہین ہوئی
تھی۔ اور مین اور تم اکٹھے ناچتے تھے
تو تم میرے کپڑے پھاڑ دیا کرتی تھی۔

شوہر (مسکرا کر) بے شک اس وقت مین ان کے لئے
دام نہین دیتا تھا۔

جج نے خیال کیا کہ گواہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اس لیئے اُوس نے
خفگی کے لہجہ مین پوچھا۔ کیون میان۔
تم کو جھوٹی گواہی دینے سے کس قدر
ماہوار آمدنی ہوجاتی ہے۔

گواہ نے جواب دیا۔ اندازہ تو یاد نہین۔ لیکن جناب کی نسبت بہت کم ہے۔

بڈسن کیا تم خیال کرتے ہو وہ اِس عورت پر عاشق ہے؟

ولیم معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے کیونکہ کل اس نے خود اوس کی بائیسکل صاف کی تھی۔

جج بیگم صاحبہ۔ تمہاری کیا عمر ہے۔

لیڈی جناب مین۔ مین مین

جج جلدی کرو۔ کیا تمہین معلوم نہین۔ ہر ایک لحظ معاملہ کو طول دے رہا ہے۔

ایک کانسٹبل ایک نوجوان کو گرفتار کرکے گورنر کے پاس شب کو لایا۔ اور کہا۔ حضور یہ بدمعاش ہے۔ مجھ کو دیکھ کر بھاگا جاتا تھا۔ مین گرفتار کر لایا۔

گورنر دجو شب کو گشت کر رہا تھا۔ تم کیون بھاگے تھے۔

جوان اس لیئے کہ آپ کے افسرون کی عادت ہی کہ بیکار فضول ہزارون سوال کردیتے ہین۔ ناک مین دم آجاتا ہے۔ اِس سے بچنے کے لیئے مین بھاگا تھا۔

گورنر تم کیا پیشہ کرتے ہو۔

نوجوان مین ٹہلا ہا ہون۔

گورنر اس وقت تم کیا کرنے آئے تھے۔

جوان حضور ہوا کھانے

گورنر ہوا کھانے لوگ کہان جاتے ہین۔

جوان جہان ہوا چلتی ہو۔ پورب پچھم۔ اُتر۔ دکھن۔

گورنر اچھا۔ تو ہم ہوا مین۔ بلکہ آندھی روگس۔ ہم تم کو اڑا کر جیلخانے لے جائین گے۔ اور وہان تم کو لیجاکر سلائین گے۔

جوان کیا مجال ہین جیلخانہ مین کوئی سُلا نہین سکتا۔

گورنر ارے بدبخت مجھ گورنر مین تیرے نزدیک اتنی

بھی طاقت نہین ہے کہ مجھ کو جیلنجا نے مین سُلائے۔ کوئی ہے۔ اس کو ابھی جیلنجا نے لیجاؤ۔

جوان حضور۔ آپ کی طاقت مین کوئی شک نہین مگر حضور اگر تمام دنیا کے بادشاہ چاہین۔ تو مین جیلنجا نہ مین نہین سُو سکتا۔ ساری خدائی ایک طرف ہو جائے بھلا ہم کو سُلا تو لے۔

سکرٹری اس بارے مین تو مین بھی اس سے اتفاق کرتا ہون۔

گورنر کیا اس سے تمہارا یہ مطلب ہے کہ ہماری حکم کی تردید نہین کرنا چاہتے۔ بلکہ اپنی خوشی سے نہین سونا چاہتے اچھا ہمارا کیا حرج ہے۔ خیر اس وقت تو چھوڑتے ہین۔ مگر آئندہ بہت ہوا نہ کھایا کرو۔

زید میرا خیال ہے تم اس عورت کے خوش نصیب شوہر ہو

بکر تمہارا خیال غلط ہے۔ مین اس عورت کا بد نصیب شوہر ہون۔

باپ کیا تمھین معلوم ہے۔ مین تمہین کیون بیٹا کہتا ہون؟۔

کمسن بیٹا بے شک۔ مین جانتا ہون۔ کیونکہ آپ مجھ سے بڑے ہین۔

مرد میری پیاری۔ اگر تم مجھسے شادی کر لو۔ تو مین فرشتون کی طرح تمہاری پرستش کرون

عورت شائد فرشتہ سے تمہارا مطلب یہ ہے کہ وہ ہستی جو نہ کچھ کھائے اور نہ کچھ پہنے۔

اجنبی کیا تم ہی نے تپ دق کا علاج کرنے کا اشتہار دے رکھا ہے۔

اشتہاری حکیم جی ہان۔ مین تپ دق کا علاج کر سکتا ہون بشرطیکہ میری ہدایت پر عمل کیا جائے۔

اجنبی میرے لڑکے نے ایک سال تک تمہاری

دوائی کا استعمال کیا - اور جانبر نہو سکا یہ کیا بات ہے -

حکیم لیکن میری ہدایت مین صاف لکھا ہے مریض نو سال تک دوائی کا استعمال کرے

رحم دل شخص بے شک جناب میرا خیال ہے کہ جب کوئی شخص روپیہ کمائے - تو اسکا پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی کے لیئے ایک نئی پوشاک سلائے -

دوست تم شاید کوئی فلاسفر ہو -

نہین جناب مین تو درزی ہون -

گاہک تم نے اس قدر جلد اپنے چھوٹے لڑکے کو اسکول سے کیون اوٹھا لیا -

دوکاندار جناب - مین اوسے اسکول سے اوٹھاتا نہ - تو اور کیا کرتا - وہ تو میرے لڑکے کی زندگی خراب کر رہے تھے -

اوس کا اوستاد اوسے بتاتا کرتا تھا - کہ سولہ چھٹانک کا ایک سیر ہوتا ہے !!

جب مرد و عورت دونون مین شادی کے عہد و پیمان ہو گیئے - تو وہ بولا - پیاری - میری تنخواہ صرف تین پونڈ ماہوار ہے - کیا تم اس مین گزارہ کر لوگی !!

عورت نے جواب دیا - پیارے مین کوشش کرونگی - اور شاید تین پونڈ میرے لیئے کافی ہون گے لیکن تم کیا کروگے -

پہلا دوست مینے سنا ہے ولیم نے اچانک لنڈن جاکر ایک لیڈی سے شادی کر لی ہے - کیا یہ درست ہے

دوسرا دوست بیشک ولیم کے ایک ملاقاتی ریلوے گارڈ نے اوسے لنڈن کا ٹکٹ دیا تھا - اور وہ (ولیم اس ٹکٹ کو ضائع کرنا نہین چاہتا تھا -

بیمار مجھے رات بھر نیند نہین آتی تمام رات ادھر اودھر کروٹین لینے مین گزر جاتی ہے -

ڈاکٹر اپنی زبان مجھے دکھاؤ -

مریض کے زبان باہر نکالی۔ اور
ڈاکٹرنی اوس کی طرف دیکھ کر کہا۔
ظاہری حالات سے تو تمہین کوئی
بیماری معلوم نہین ہوتی۔ شائد تم فکر
بہت کرتے رہتے ہو۔ کیا کہین میرا
بل تو یاد نہین آگیا۔ جو چھ ماہ سے آپ
کی طرف واجب الادا ہے۔

چند سال ہوئے۔ ہائی کورٹ
کلکتہ مین ایک ایسے جج کام کرتے
تھے۔ جو اپنی قانونی عدم واقفیت
کے لیئے خاص طور سے بدنام تھے۔
لیکن اس پر بھی آپ پرلے درجے
کے مغرور اور بدمزاج تھے۔ ایک
دن آپ کسی بات پر مدعی کے وکیل
سے ناراض ہوگئے۔ اور جھنجھلا کر
بولے۔ کیون جناب آپ میری کارروائی
پر اس طرح نکتہ چینی کیون کرتے ہین
کیا آپ عدالت کو بے عزت اور
نالائق ظاہر کرنا چاہتے ہین۔
وکیل نے مسکرا کر جواب دیا نہین
صاحب۔ بلکہ مین تو اس امر کو پوشیدہ
رکھنے کی کوشش کر رہا ہون۔

نوجوان لڑکا ابّا۔ اکثر ناولون مین دیکھنے مین آتا
ہے۔ پھر اوس عورت نے بڑی حسرت
سے سرد آہ بھری۔ اِس کا کیا
مطلب ہے۔

تجربہ کار باپ اِس فقرہ کا یہ مطلب ہے
کہ اوس عورت نے اپنے شوہر کو ایک
نیا جوڑا سلانے کی فرمائش کی لیکن اوس
آرزو پوری نہوئی۔

اجنبی (منجم کے گھر پر جاکر) تمہارا آقا کہان ہے۔ مین کل
مجھ کو سفر پر جانا چاہتا ہون۔ اوس
سے پوچھنا ہے۔ کہ یہ سفر میرے
حق مین نامبارک تو نہ ہوگا؟

نجومی کا ملازم جناب افسوس ہے منجم صاحب
چند روز ہوئے فوت ہوگئے۔ یہ حادثہ
دو ریل گاڑیون کے ٹکرا جانے سے
وقوع مین آیا تھا۔

دو عیّار حلوائی کی دوکان پر گیئے
ایک چپکا کھڑا رہا ایک نے کہا کہ لالہ
ایک روپیے کی مٹھائی فلان فلان تول دو

مٹھائی تول کر حلوائی نے حوالے کی۔ اور روپیہ مانگا۔ تو عیار صاحب نے کہا کہ لالہ خیر تو ہے۔ پہلے روپیہ دیا ہے تب مٹھائی تلوائی ہے۔ کیا اسی طرح دوکان چمکائی ہے۔ لے کر مکر جاتے ہو اسی حیص بیص مین لوگ جمع ہوئے حلوائی کہتا تھا روپیہ نہین دیا۔ عیار کہتا تھا کہ روپیہ پہلے دے دیا ہے۔ اتنے مین دوسرا عیار بولا کہ لالہ صاحب کہین میرا روپیہ نہ بھول جانا مین بھی پہلے دے چکا ہون۔ حلوائی نے چونک کر کہا او اور لو۔ ایک نشد دو شد۔ آخر لوگون نے حلوائی کو جھوٹا ٹھہرایا۔ دونون عیار دو روپے کی مٹھائی لے کر چلتے ہوئے

ہمسا اولی۔ بیٹے افسوس کہ سنا ہے تمہارا دو سالہ بچہ قریب المرگ ہے۔ افسوس۔ کیا اب وہ مر جائے گا۔

لڑکا (رو کر) معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے

وہ زبانین (اطالیہ فرانسیسی وغیرہ) خوب جانتا ہے

ا پہلے انڈا پیدا ہوا یا مرغی۔

ب انڈا

ا اور انڈا کہان سے آیا۔

ب انڈا؟ بے شک پہلے مرغی سے۔ لیکن نہین۔ تم کیسے بے وقوف ہو۔ جو اس قسم کے فضول سوال پوچھتے

لطیفہ

ایک شخص کسی بخیل کے رئیس کے پاس گیا اور سوال کیا کہ آپ مجھکو اپنا گھوڑا دیجئے۔ بخیل نے کہا کہ گھوڑا تو ابر خان لیگئے ہین۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ گھوڑا اصطبل سے ہنہنایا یہ سنکر اسی شخص نے کہا کہ جناب گھوڑا تو آپکا موجود ہے بخیل نے کہا میان تم بڑے بے وقوف ہو تمکو گھوڑے کے بولنے کا یقین آگیا اور مجھ بوڑھے کے کہنے کا تمکو کچھ اعتبار نہ آیا۔

اِس لیئے رنج ہوتا ہے - کہ مین جاننی ہون - کہ وہ کیا چیز ہے "

پہلی عورت - وہ کیا شے ہے "

دوسری عورت - روپیہ "

اُوستاد - اِس سوال کو حل کرو - فرض کرو - تمہارے باپ نے دوکاندار کو پانچ روپیے چھ آنے دینے ہین - دھوبی کے تین آنے - مکان کے چار روپے درزی کے نو آنے بہشتی کے پانچ پیسے

شاگرد - (دل مین) - اگر یہ بات ہے - تو ہم فوراً اپنا مکان اور پتہ تبدیل کر لین -

لیڈی ناول نویس - افسوس - مینے تم کو دھوکہ دیا - مجھے تم سے اصلی محبت نہین "

شوہر - ہائین - یہ کیا کہا -

لیڈی ناول نویس - پیارے! فکر نہ کرو مین آج کل ایک ناول لکھ رہی ہون ایک موقع پر ایک لیڈی اپنے شوہر کو یہ لفظ کہتی ہے - جو مینے تم کو کہے ہین - بس مین صرف اتنا معلوم کرنا چاہتی تھی - کہ شوہر کیا جواب دیتا ہے -

پہلا دوکاندار - تم آج غمگین کیون ہو "

دوسرا دوکاندار - صبح انسپکٹر پولیس میری دوکان پر آیا تھا - اُس نے تمام وزنون (سیر چھٹانک وغیرہ) - کی پڑتال کی -

پہلا دوکاندار - تو کیا یہ باعث ہوا - کہ تم سیر کے بجائے پندرہ چھٹانک دیتے رہے ہو

دوسرا دوکاندار - نہین - بلکہ اس سے بہت بڑا - انسپکٹر نے مجھے بتایا کہ مین سیر کے بجائے سترہ چھٹانکین دیتا رہا ہون -

کسی میڈیکل کالج ذکر ہے کہ طلبا کے ماہواری وظیفے بہت دیر کے بعد ادا کیئے جاتے تھے - ایک دن ایک لڑکے نے اس بے ضابطگی کی شکایت کرنے کا عجیب ڈھنگ نکالا -

پہلا لڑکا - رام رام - تم یہ کیا کر رہے ہو "

دوسرا لڑکا یہ اُس انسانی ڈھچر کا فوٹو ہے - جو مینے تم سے لیا تھا - اِس فوٹو کو مین پرنسپل صاحب کالج کی خدمت مین روانہ کرون گا - اور ساتھ لکھ دونگا کہ وظیفہ نہ ملنے سے میری یہ حالت ہو گئی ہے -

پہلا کیا وہ اٹھنی واپس مل گئی - جو تمہارا لڑکا نگل گیا تھا -

دوسرا نہین وہ ڈاکٹر نے اپنی فیس مین مجرا کر لی -

بیوی پہلے بغیر گھوڑے کے گاڑیان ایجاد کی گئین - پھر بغیر تار کے خبر رسانی کا سلسلہ جاری ہے معلوم نہین - اب کیا نئی بات دیکھین

شوہر (آہستہ آواز مین) بغیر عورت کے شادی -

حمید جو انڈا مین کھا رہا ہون - بالکل سرد ہے

مجید لیکن میرا انڈا تو گرم ہے - معلوم نہین تمہارا انڈا کیون سرد ہے -

حمید باورچی نے اِسے سرد پانی مین ابالا ہوگا !!

مرد (بزدلی سے) پیاری! اب جبکہ ہماری منگنی ہو چکی ہے میرے خیال مین مجھے حق حاصل ہے - کہ جس قدر چاہون - تمہارے بوسے لون !!

عورت بے شک ولیسم کیونکہ کیا معلوم - یہ منگنی کب تک قایم رہے - آج کل کی منگنیون پر اعتبار ہی کیا ہے -

نوجوان عورت نے (جو خیال کیا کرتی تھی - کہ بال بچہ دار ہونا عذاب کی بات ہے) طنزاً مسز ریشن سے کہا - بیگم صاحبہ - آپ اپنے لڑکے کو مجھ سے ہٹا لین - یہ بیوقوف تو میرے تمام کپڑے خراب کر دیگا

مسز ریشن نے غصہ کو ضبط کر کے جواب دیا - آپ اِس نادان لڑکے کو معاف کر دین - یہ اپنی دادی کا بڑا مشتاق ہے - اور اِس وقت تمہین اپنی دادی سمجھ کر پیار کر رہا ہے -

الف زید اور عمر کی نا چاقی کی کیا وجہ ہے -

ب بات یہ ہے کہ زید نے عمر سے کہا تھا۔ تم جو رائے میری نسبت رکھتے ہو۔ وہ صاف الفاظ مین بیان کر دو"

الف اچھا پھر۔

ب اور عمر نے زید کی نسبت اپنی رائے ظاہر کر دی۔

مصنف مین تصنیف و تالیف صرف روٹی کمانے کی خاطر کرتا ہون"

حاسد اور کیا تم اس طریق سے روٹی کما بھی لیتے ہو!!

فوجی افسر دیکھو۔ وہ حبشی سردار جو یہان سے تین میل کے فاصلہ پر کھڑا ہے۔ مین ابھی ... مین تاک کر گولی سے مارتا نہ ... ہون!!

سپاہی جب کم گیی نہ تھا (جناب ابھی ... مین نے

ایک بلی صحن کی دیوار پر بیٹھی میاؤن میاؤن کر رہی تھی۔ بعد ازان گھر مین پھلانگ مار کر اُتر آئی

اور کھانے کے لیئے تلاش کرنے لگی۔ اور اس تلاش کرنے مین برتن گرا دیئے۔ بیوی برتن گرنے کی آواز سن کر آئی اور بلی کو پکڑ کر مارنے لگی۔ شوہر کو بھی تبدیل معلوم ہوا۔ بیوی کے پاس آکر کہنے لگا۔

شوہر تم اس بلی کو کیون مار رہی ہو۔

بیوی اس لنگوڑی نے سارے برتن گرا دیئے۔

شوہر (بنانے کے لیئے) "تو کیا ہوا!! اس بیچاری نے تو پہلے ہی مین آؤن۔ مین آؤن کہہ کر اجازت لے لی تھی۔ اب کیون تو کیون مارتی ہو!!

بیوی (نادم ہوکر) "خیر آنے کی اجازت تو دے دی تھی۔ مگر برتن گرانے کی اجازت تو نہ دی تھی۔

رمال پچیس ۲۵ سال تک تو تم غریب اور مفلس ہو گے جس سے تم کو ہمیشہ تکلیف ہوتی رہیگی۔

مصنف (بڑی بے صبری سے

اور زبان بعد۔

رمال اس کے بعد تم مفلسی کی شکایت نہین کیا کرنگے کیونکہ آہستہ آہستہ تم اس کے عادی ہوجاؤ گے ؎

ڈاکٹر کیا وہ لیڈی گاڑی مین آئی تھی۔ یا پیدل ؎

نوکر حضور پیدل۔

ڈاکٹر بہت خوب مجھے اوس کی پوشاک سے معلوم نہین ہوسکا تھا۔ کہ آیا اوس کے لئے دو آنے چارج کرنے چاہئین یا ڈیڑھ روپیہ۔

چھوٹا حامد پڑھ رہا تھا۔ اوس کا باپ جسے اپنے لڑکے کی لیاقت پر فخر تھا۔ بولا۔ مین کچھ نہین۔ تو آج تک کم از کم دو سو روپے حامد کی پڑھائی پر صرف کر چکا ہون

ہمشا (از راہ ہمدردی اور افسوس) ابھی تک وہ شُد بُد بھی نہین جانتا۔

عورت جیک! تم میرے خطوط سے جو اسباب مین اس قدر تساہل کیون کیا کرتے ہو۔

جیک پیاری۔ تمہارے محبت نامے اس قدر طویل اور مرغوب ہوتے ہین۔ کہ میرا بہت سا وقت اونھین بار بار پڑھنے مین صرف ہوجاتا ہے۔

چند روز ہوئے۔ ایک دعا لائنز حیوانات پر مہربانی اور رحم کرنے کے بارہ مین ایک نہایت فصیح تقریر کی۔ اس کا اثر سامعین پر بہت عمدہ پڑا لیکن حاضرین مین سے ایک شخص تو دعا باز صاحب کے لکچر پر ہی ہو گیا۔ آپ بڑے جوش سے اوٹھے سے بولے اور کہنے لگے کہ صاحبان۔ لکچرار صاحب کی تقریر نے ایسا اثر کیا ہے۔ اور میرے سمجھنے کے لئے اس قدر کوشش کی ہین کہ آئندہ جب کبھی مین کسی لکچرار کو بھی دیکھونگا مین لکچرار صاحب مجھے یاد آجائینگے۔

ماں میں یہ دیکھ کر نہایت خوش ہوں کہ تم اپنے ہم جماعتوں سے بڑی محبت کرتے ہو۔ چھوٹے لڑکوں کی یہ محبت ہر طرح سے قابل تعریف ہے۔

چھوٹا لڑکا اس محبت کی ایک تو وجہ یہ ہے۔ کہ سب لڑکوں کو گھر سے پیسے ملتے ہیں۔ اور تم مجھے خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں دیتیں!!

عورت ہنری! آج سے ہماری نسبت کا خاتمہ سمجھنا چاہیئے۔ جو چیزیں تم نے آج تک مجھے دی ہیں۔ وہ واپس لے لو۔

مرد (خوش ہوکر) اچھا پہلے میرے بوسے واپس کردو

تھوڑے عرصہ کے بعد ہنری اور اوس کی معشوق کی شادی ہو گئی۔

الف کیا تم میرے لیے کوئی کام تجویز کرسکتے ہو۔

ب بیشک۔ تم بغیر تار کے خبر رسانی کے محکمہ میں ملازم ہو جاؤ۔

الف وہاں میں کیا کرونگا۔

ب تمہیں ایک بلے سے دوسرے بلے کے درمیان تار لگانی ہوگی۔

بیچارہ

الف حیران تھا کہ

ب نے اوس کے آگے یہ کیا معمہ پیش کر دیا۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص سوئی کی تلاش میں سارے مکان کو زیر و زبر کر دیتا ہے۔ اور جب انجام کار وہ تھک کر کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ تو اوس کی گم شدہ سوئی اوسے خوب تکلیف دیتی ہے۔

پروفیسر میں نے اوہام پرستی کی خلاف ایک کتاب تیار کی ہے اسے پرسوں کاتب کو لکھنے کو دونگا۔

بیوی آج ہی کیوں نہیں کاتب سے فیصلہ کر لیتے

پروفیسر نہ پیاری۔ آج جمعہ ہے۔

پہلا شخص افسوس تم نے نوجوان شاعرہ

عبدالرحمن متخلص بہ فائق کے دل کو سخت صدمہ پہونچایا۔

دوسرا شخص کس طرح۔

پہلا شخص تم نے جو کہا تھا۔ کہ اس کے وقت نظم مین داغ دہلوی کا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا!

الف کیا تم نے وہ پُرانی بائیسکل اپنے دوست کریم بخش سے خرید کی ہے۔

ب بے شک جب تک مینے اُوس سے بائیسکل خرید نہین کی تھی۔ مین اُوسے اپنا دوست ہی سمجھا کرتا تھا۔

دوست تمہارا بچہ تمہارا بڑا ہی مشتاق ہے

باپ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام دن جب مین دفتر مین ہوتا ہون۔ یہ سویا رہتا ہے۔ اور رات کو شور مچا کر سونے نہین دیتا۔

مسٹر اٹکنسن تم نے کہا تھا۔ تم آج چار بجے کی چار پانچ منٹ بجے پہلے سے تیار نہ ہوگی۔ آج کل اُون کا دہی باورچی ہے۔

جو پہلے میرے ہان کام کرچکا ہی۔

ہما کیا تمہاری شادی ہوچکی ہے۔

نہین جناب۔ جو چیخین آپ نے رات کو سنی تھین۔ وہ میری یا میری بیوی کی تھین۔ بلکہ ایک جنگلی بلی کی تھین۔ جسے میری بیوی پالنا چاہتی ہے۔

عورت مجھے اندیشہ ہے کہین تمہین میرے سیئے نئے کپڑے سلانے مین اعتراض نہ ہو۔

مرد نہین پیاری ہرگز نہین۔

عورت پھر تم آج کل اس طرح کالرون پر کیون روپیہ برباد کرتے ہو۔

جنکنس (جو مخفی آدمی ہے) یار ہمارا دوست مسٹر گارنک بڑا بہادر ہے۔ جو سال مین صرف ایک دن چھٹی منایا کرتا ہے۔

ٹمسن لیکن یہ کیون؟ مسٹر گارنک اُوس دن کیا کرتا ہے"

جنکنس وہ اُوس روز کسی اور

کارخانہ مین کام کرتا ہے۔

صاحب خانہ (اوس شخص سے جو رات کو گھر مین گھس آیا ہے) تمہین کیا چاہیئے۔

آوارہ گرد جناب مجھے معلوم نہین تمہارے پاس کیا ہی

شوہر وہ عورت فخر سے کہتی ہے۔ کہ اوس کا لڑکا وزن مین چار سیر ہے۔ اور ہمارا لڑکا ساڑھے تین سیر سے بھی کم ہے !!

بیوی ذرا ٹھہر جاؤ۔ اونھین اپنی نیچے کے وزنی ہونے کا مزا معلوم ہوگا۔ جب وہ روئے گا اور رات بھر اوسے گود مین اوٹھا کر ٹہلنا پڑیگا۔

آوارہ گرد بیگم صاحبہ! آپ نے مجھے کھانا کھلایا ہے۔ مین آپ کا نہایت ممنون ہون۔

لیڈی غریب آدمی اس بات کا ذکر نہ کرو۔

آوارہ گرد نہ حضور۔ آپ نے مجھ پر بڑی عنایت کی ہے۔ مین آپ کو اس کا معاوضہ دونگا مین آج ہی شہر کے گداگرون کے پاس جاؤنگا۔ اور اونھین یقین دلاؤنگا۔ کہ فلان لیڈی بڑی کنجوس ہے۔ بدمزاج اور تنگ خیال ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آج کے بعد کبھی کوئی گداگر آپ کے مکان کا رخ نہ کریگا !!

!! چند روز ہوئے کہ زید نے ایک بڑی مزیدار بات کی۔ وہ کہنے لگا آج شام کو پانچ بجے کی گاڑی مین میرا چچیرا بھائی آنے والا ہے۔ لیکن مین پانچ کے بجائے چھ بجے اوسے اسٹیشن پر لینے جاؤنگا۔ کیونکہ وہ ہر کام مین گھنٹہ سوا گھنٹہ دیر ہی کیا کرتا ہے۔

بڑھیا کیا تمہاری والدہ کی آنکھین کمزور ہین

چھوٹا لڑکا ہان اوسے حضور ملکہ کی طرح بہت کم نظر آتا ہے

ابا میان لڑکے مجھے تم پر افسوس ہے۔ کل جب تم نے تجھ سے دو پیسے لیئے تھے۔ تو مجھ سے کہا تھا۔ کہ تمہارا باپ جیل خانہ

مین ہے - بحالیکہ وہ ایک کاریگر لہار ہے -

چھوٹا لڑکا جناب میرا باپ اوس وقت جلخانہ مین ایک آہنی صندوق کی مرمت کر رہا تھا - میرے بیان مین کونسی غلطی ہے

یقیناً میرا داماد بالکل گدھا ہے - کل مینے اوس کی طرف لکھا کہ ”آج کل میری مالی حالت ناقابل اطمینان ہے - اور مجھے اس قدر تشویش ہے کہ غم والم سے میرے بال سفید ہوتے چلے جاتے ہین -

پھر اسنے کیا جواب دیا -

اوس نے میری طرف ایک شیشی بھیجی - جس مین بال سیاہ کرنے کا خضاب تھا -

---

الف چلو آج ٹھنڈی سڑک پر سیر کو جائین - وہان مین تمہاری ایک سمجھدار اور بھلے آدمی سے ملاقات کراؤنگا -

ب لیکن مجھے سمجھدار اور بھلے آدمیون کی ضرورت نہین مین تو تمہین پسند کرتا ہون

غریب دوست کاش - مین تمہاری طرح دولت مند ہوتا - اور تم میری طرح غریب

دولتمند دوست یہ عجیب خیال آج تمہین کیسے سوجھا -

غریب دوست [illegible] کہ اگر کبھی مین دولت مند ہوتا - اور تم غریب - اور تمہین دس روپے کی ضرورت ہوتی تو مین تمہاری یہ ضرورت پوری کرکے نہایت خوش ہوتا

پہلی عورت تمہاری شادی ہوئے چار ماہ ہو گئے ہین - کیا ابھی تک تمہارے شوہر کو تمہارے مصنوعی دانتون کا پتہ لگا ہے یا نہین -

دوسری عورت نہین کیونکہ وہ ہر وقت اپنے مصنوعی بالون کو مجھ سے پوشیدہ رکھنے مین کوشان رہتا ہے

لڑکا چھوٹا اماں- کیا تمہارے دانت مضبوط ہین-

بوڑھی عورت افسوس نہین-

لڑکا بہت بہتر- جب تک مین نہ آؤن یہ میرے اخروٹ اپنے پاس رکھو-

ایک آقا نے اپنے ملازم کو برخاست کردیا- ملازم ذرا چالاک شخص تھا- آقا کو دھمکا کر کہنے لگا "جناب" یاد رکھیئے- جب مین چلا گیا- تو آپ کو سخت رنج ہوگا-

آقا نے مسکرا کر جواب دیا- کچھ ہرج نہین- بشرطیکہ تمہارے ساتھ میری کوئی اور چیز بھی نہ چلی گیئی

مہمان آپ میرے ساتھ دروازہ تک جانے کی تکلیف نہ کیجئے

میزبان جناب- اِس مین کوئی تکلیف نہین جب مین تمہین اپنے دروازے کے باہر دیکھونگا تو مجھے بڑی خوشی ہوگی-

اوستاد آج ہمارے اسکول کے طلباء کا مشن اسکول کے طلباء سے فٹ بال کا میچ تھا-

فتح کس کے نام رہی

شاگرد جناب- کہنا چاہیئے کہ ہم ہی جیتے- کیونکہ ہمارے کپتان کی ایک ٹانگ ٹوٹی تھی- بحالیکہ مخالف پارٹی کے کپتان کی آنکھ سوج گئی اُس کے بائین بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس کے علاوہ پاؤن پھسل جانے سے اوس کی ٹانگ کو بھی ضرب آئی-

ماں حامد- بالاخانے پر جاؤ- وہان جو صندوق ہے اِس سے کھول لینا- اُوس مین-

حامد اس مین بسکٹ رکھے ہوے ہین مین جانتا ہون-

ماں یہ تمہین کس طرح معلوم ہے..........

حامد آہا- وہ بسکٹ بڑے خوش ذایقہ ہین-

ایک مسافر جاڑے کے موسم مین کسی سرائے کے دروازہ پر پہونچا وہاں وہ بہت دیر تک کھڑا ہوا اپنا حلق پھاڑا کیا- جب کہین جا کر سرائے کے مالک بالاخانہ کے دریچہ سے اپنا سر نکالا- اور اوس سے پوچھا

تجھے کیا درکار ہے۔

مسافر — مین آج رات یہان بسر کرنا چاہتا ہون۔ بیشک تم ایسا کر سکتے ہو۔

یہ کہہ کر مالک سرائے نے دریچہ بند کر لیا اور چارپائی پر جا لیٹا۔

زید — افسوس۔ بکر نے مجھے نہین کہا۔ کہ تم گدھے ہو۔

عمر — پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

زید — بس یہی۔ اوسے کہو۔ کہ وہ اپنے دعوے کو ثابت کرے

قرضخواہ — کیا تمہارا آقا اندر ہے۔

ملازم — نہین۔ جناب۔

قرضخواہ — جس کے دل مین شک پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن دیکھو۔ وہ اوس کی ٹوپی کھونٹی پر لٹک رہی ہے

ملازم — ٹوپی کا کھونٹی پر لٹکنا کیا ثابت کرتا ہے۔ کچھ نہین۔ میری کوٹھری مین ساری پوشاک کھونٹی پر لٹک رہی ہے۔ لیکن مین وہان نہین ہون۔

بیوی — تم ہر وقت انسانی ہمدردی کا شور مچاتے رہتے ہو

پہلے یہ بتاؤ۔ تم نے دوسرون کے لیئے کیا کیا ہے۔

شوہر — یہی کافی ہے۔ کہ مینے تم سے شادی کر لی ہے۔

پہلی عورت — مین خیال کرتی ہون تم اپنے شوہر کے سلوک سے خوش ہو؟

دوسری عورت — ہان۔ لیکن وہ کوتہ اندیش بہت ہے۔ کل جب اوسے تنخواہ ملی۔ تو اوس نے فورًا درزی اور بزاز کا بل ادا کر دیا۔ بحالیکہ اوسے یاد تھا۔ مین کئی روز سے بائیسکل خریدنے کی خواہان ہون۔

مصور — میری آخری تصویر جنگ کے متعلق ہے۔ مین سچ کہتا ہون۔ کہ جنگ نہایت خوفناک شئے ہے۔ ......

ظریف دوست — جنگ بیشک بُری چیز ہوگی۔ لیکن یہ اتنی بُری نہین۔ جس قدر ناقص اوس کی تصویر ہے۔

کتب فروش — آپ کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے اس مین وحشی اقوام کی رسوم کا دلچسپی سے ذکر کیا گیا ہے۔ کہ وہ کس طرح اپنی عورتون سے بدسلوکی کرتے ہین۔

بدمزاج عورت — اس کتاب کو لے جاؤ مجھے اس کتاب کی کچھ ضرورت نہین۔ کیونکہ میری شادی چار دفعہ ہوچکی ہے۔

پہلی عورت — جو بات سینے تمہین بتائی تھی تم نے کیون اپنے شوہر کے کان تک پہونچا دی ......

دوسری عورت — اور تم ہی نے وہ بات مجھے کیون سنا دی تھی۔

الف — جن دنون مین لاہور مین تھا۔ عدالت مین بڑے جوش و خروش سے میرا استقبال کیا جاتا تھا ......

ب — آپ کے خلاف کونسا سنگین الزام تھا۔

ایک اخبار مین مفصلہ ذیل دلچسپ خبر دیکھنے مین آئی ہے۔

مسٹر ــــ کے دوست یہ خبر سن کر افسوس کرینگے۔ کہ اوس پر ایک شریر آدمی نے حملہ کرکے اوسے سخت زخمی کیا۔ لیکن وہ ابھی تک زندہ ہے۔

"کیا شراب خوری سے تمہارے کام مین ہرج تو نہین ہوتا"

نوجوان شرابی نے جواب دیا ہرگز نہین۔ بلکہ کام سے میری شرابخوری مین ہرج ہوتا ہے۔

سائل — جناب میرے پاس چالیس مختلف اشخاص کی سفارشی چٹھیان ہین۔ جن کے پاس سینے نوکری کی ہے۔

سوداگر — اور تم نے کتنا عرصہ ملازمت کی ہے۔

سائل — کوئی دو سال۔

بوڑھا ولیم — جینی۔ مینے رات خواب مین دیکھا ہے۔ کہ مینے تم سے شادی کرنے کی درخواست کی۔ پیاری۔ کیں

بات کا شگون ہے۔

نوجوان جینی اس سے پایا جاتا ہے کہ جب تم سوتے ہو تو اوس وقت بھی ایسے ہی خر کے خر دہتے۔ ہو جیسے کہ جاگتے ہوئے"

پادری بعض اوقات ضمیر کی آواز بڑے زور سے ہمارے کانون مین پہونچتی ہے۔

گنوار لیکن آپ کو معلوم نہین کہ مین بہرا ہین"

امیر آدمی اوس شخص سے جسے وہ اپنے ہان ملازم رکھنا چاہتا ہے:- کیا تم جانتے ہو۔ کہ بوٹ پر روغن کس طرح کرنا چاہیئے

نوکر جی- مین یہ تو نہین جانتا لیکن آپ کو اوس دوکاندار کا پتہ دے سکتا ہون- جو میرے بوٹون پر روغن کیا کرتا ہے:-

نوجوان عورت وہ کہتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے- حالانکہ وہ مجھے صرف تین دن سے جانتا ہے"

بڑھیا شائد یہی وجہ ہے- کہ وہ تم سے محبت بھی کرتا ہے-

شوہر اور بیوی مین ناچاقی ہو چکی تھی-

بیوی کیا تمہین معلوم ہے کہ شادی کی درخواست کرتے وقت تم نے مجھ سے کیا اقرار کیا تھا-

شوہر ہان یاد ہے- مگر مین حیران ہون کہ مجھے- اوس وقت کیا ہو گیا تھا-

اوستاد بلوہ یا شورش کس کو کہتے ہین-

شاگرد جب وحشی اقوام کسی یورپین گورنمنٹ کے خلاف دنگہ کرین- تو اوسے بلوہ یا شورش کہتے ہین:-

اوستاد اور جب یورپین گورنمنٹ کسی وحشی قوم

شاگرد تو اوس کا نام جنگ رکھا جاتا ہے-

حامد (اپنی والدہ سے):- امان کیا تمہارے دانت مین درد ہوتا ہے:-

ماں: نہین حامد- کیا بات ہے-

حامد: آج مینے ایک کباڑی کی دوکان سے دانتون کے درد کی دوائی خریدی ہے لیکن افسوس ہے- کہ تمھین اس کی ضرورت نہین- اب تجربہ کے لیئے مین کسی اور شخص کو تلاش کرون گا-

موکل: افسوس ہے کہ اس مقدمہ مین میری تمام دولت ضایع ہوگئی-

وکیل: ضایع مت کہو- یہ کہو کہ اس مقدمہ مین میری تمام دولت صرف ہوگئی-

باپ: (رات کے گیارہ بجے مکان کی سب سے اوپر چھت سے):- چینی- کیا تمھین معلوم نہین کہ یہ سونے کا وقت ہے-

چینی: باپ مین حیران ہو رہا ہون کہ تم رات تک چھت پر کیا کر رہے ہو-

چھوٹا لڑکا: ابا کیا وجہ ہے کہ جب ہم گیند کو پھینکتے ہین- تو وہ زمین پر گر پڑتا ہے اور جب ہم غبارہ کو چھوڑتے ہین- تو وہ آسمان کو چڑھ جاتا ہے-

ایک عورت جس نے کتابون کی بدولت فرانسیسی زبان سیکھنے کی کوشش کی تھی نہایت ناراض ہوکر کہتی ہے کہ اہل فرانس فرانسیسی بولنا نہین جانتے ہین-

ایک لڑکا حلوائی کے یہان مٹھائی لینے گیا- اور یہ خیال کرکے کہ حلوائی نے مٹھائی کم دی ہے- بولا کہ مٹھائی پوری نہین معلوم ہوتی-

حلوائی: کچھ ہرج نہین ہے- جس قدر کم لوگے- اوسی قدر بوجھ کم ہوگا-

لڑکا: بجائے چار آنہ کے تین آنہ دوکان مین چھوڑ کر چلتا ہوا

حلوائی: (زور سے پکار کر):- ایک آنہ اور دیتے جاؤ

لڑکا: کچھ ہرج نہین ہے- تم کو گننا بھی کم پڑے گا-

ایک شخص راستے سے گزر رہا تھا- دیکھا کہ ایک افیونی پاس کے مکان مین قضائے حاجت کے

واسطے بیٹھے ہوئے کچھ گنگنا رہے تھے کان لگائے تو معلوم ہوا کہ یہ فرماتے ہین - اون! اون!! ارے آتا شون نا ہین - مین کر تو نی کھا کے جاؤن ہون (آتا کیون نہین - مین کیا تجھے کھائے جاتا ہون -

میدان جنگ سے ایک مجروح سپاہی نے لکھا - مین اپنے ملک کی خاطر لڑا ہون - مین اوس کی خاطر زخمی ہوا ہون - اور اُمید ہے چند روز تک یہ کہنے کے قابل ہو جاؤنگا کہ مینے اپنے ملک کی خاطر جان دی ہے

زولولینڈ مین نوجوان مرد اور عورتین باہم لڑتے ہین - اور پھر اون کی شادی ہو جاتی ہے برخلاف اِس کے انگلستان مین نوجوان مرد اور عورتین باہم شادی کرتے ہین اور پھر اُون مین لڑائی ہو جاتی ہے

زن مرید (اپنی خادمہ لڑکی سے) لوسی! کیا میری بیوی باہر جانے کو ہے:-

لوسی ہان

زن مرید کیا تمہین معلوم ہے کہ مین اوس کے ساتھ جاؤنگا - یا نہین

کوئی مذاق خواہ کیسا ہی معمولی کیون نہ ہو - مس روزا اُوس پر ضرور کھلکھلا کر ہنستی ہے - وجہ یہ ہے - کہ اوس کے دانت نہایت خوشنما ہین -

ایک عورت کا دولتمند شوہر وصیت کرنے سے پہلے مرگیا بیوہ چاہتی تھی کہ کل جائداد پر خود قابض ہو جائے چنانچہ اُوس نے اپنے شوہر کی وفات کا حال کسی سے نہ کہا - اور ایک موچی کو ترغیب دی کہ اُوس کی جگہ پر لیٹ کے ایک وصیت مین میرے نام کل جائداد لکھوا دے پس وہ سر سے پاؤن تک ایک چادر اوڑھ کر لیٹ گیا - اور ایک وکیل وصیت لکھنے کو طلب کیا گیا موچی نے ایک دھیمی آواز مین وصیت کی - کہ نصف جائداد اپنی بیوی کے لیئے چھوڑتا ہون - وکیل نے پوچھا اور باقی نصف؟ موچی بولا - باقی نصف اُوس غریب اور نیک بخت موچی کے لیئے جو میرے پڑوس مین رہتا ہے - بیوہ یہ سنتے ہی انگارون

پر لوٹنے لگی۔ مگر کیا کرتی تیر کمان سے
نکل چکا تھا۔

ایک مرتبہ جاڑے کے موسم مین
طوطی کا پنجرا سامنے رکھا تھا۔ اور
بوجہ سردی کے طوطا پرون مین منھ
چھپائے بیٹھا تھا۔ میرزا غالب نے
دیکھکر کہا۔ میان مٹھو! نہ تمہاری جورو
نہ بچے۔ پھر تم کس فکر مین سر جھکائے
بیٹھے ہو!

ایک شخص کے گھر شکرا پلا تھا۔ اتفاقاً
شکرا پنجرے سے نیچے اوتر آیا۔ صاحب
خانہ ایک صاحب سے کہنے لگے۔
کہ شکرے کو پنجرے مین ڈال دیجئے
ورنہ اُڑ جائے گا۔ وہ صاحب کہنے
لگے۔ کیا شیر ہے جو اوڑ جائیگا۔

ایک دفعہ میرزا غالب میر تقی کی
تعریف کرتے تھے۔ وہان شیخ ابراہیم
ذوق بھی موجود تھے۔ اونھون نے
سودا کو میر پر ترجیح دی۔ میرزا غالب
نے کہا۔ مین تو آپ کو میری سمجھا
تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ آپ سودائی
ہین۔ ......؟

مجسٹریٹ تم اپنے ذریعہ معاش کے لیئے کیا
کرتے ہین؟ ۔

بدمعاش جو چیز مجھے ملے اوسے لے
لیتا ہون؟ مجسٹریٹ نے اوسے
چھ ماہ دیئے۔؟

اوستاد (شاگرد سے) :- دبائے عظیم کیا تھی۔

شاگرد (پھرتی سے) :- سبق

افسر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر یا تو خانہ کا محافظ
کھڑا ہو گیا۔

افسر دل۔ تم کون ہے۔

محافظ (گھبراہٹ سے جلدی مین) :- محافظ خانہ کا
یا لوہا۔ (//) ....

مالک تو بہت سست ہوتا جاتا ہے دیا انگھانے کو
بالکل صاف نہین کرتا۔ دیکھو تو ہر
طرف جالے لگ رہے ہین۔

حاضر جواب خادم جناب یہ تو مینے جان کر

رکھ چھوڑے ہین - کہ مکھیان حضور
کو تنگ کرتی ہین - اب اس مین
اٹک جاتی ہین ؟ -

کریم | آج رات مینے ایک آدمی کی جان بچائی ؟

رحیم | وہ کیسے -

کریم | رات مین شہر کے باہر جاتا تھا - کہ چورون نے گھیر لیا
اور کہا کہ کپڑے اوتار دے ورنہ
ابھی قتل کرتے ہین - مینے چپکے
سے کپڑے اوتار کر رکھ دیئے -
اور کھسک آیا -

آقا | دیکھو فتو - تم نے جو گھڑی چرائی ہے
وہ میری ہے - اب کی تو مین در
گزر کرتا ہون - آئندہ تم کو ضرور
سزا دونگا -

فتو | حضور کا اقبال زیادہ ہو - آیندہ ایسا کام
مین نہایت سوچ سمجھ کر کیا کرونگا -

مان | شام مین خیال کرتی ہون کہ جب تمہارا تھکا ماندہ
باپ دفتر سے آئے گا - اور اُوسے
معلوم ہوگا - کہ تم شرارت کرتے رہے
ہو - تو وہ تمہین سخت سزا دیگا -

چھوٹا لڑکا | خیر کچھ ڈر نہین - وہ اس قدر تھکا ہوا
ہوگا - کہ جب وہ مجھے تھپڑ ماریگا -
تو مجھے زیادہ صدمہ نہین پہونچے گا -

شوہر | پیاری تم بڑی باتونی ہو

بیوی | بس چپ رہو - کیا مینے کبھی اعتراض کیا ہے
کہ تم نے باتونی عورت سے کیون
شادی کی -

ایک رندہ نے اپنے منیب -
(آقا) کے گھر والون کو ہندی مین اطلاع
دی - کہ سیٹھ جی اجمیر گئے - بڑی بہی
بھیجدو - یہ فقرہ وہان یون پڑھا گیا
سیٹھ جی آج مر گئے - بڑی بہو کو بھیجدو
اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی سیٹھ
جی کے تمام گھر مین کہرام مچ گیا - اور
سیٹھانی کہنے لگین - بڑی بہو تنہا جاکر
کیا کریگی ہم سب فوراً روانہ ہونگے

حال مین فرخ آباد سے
ایک برات جس کے ساتھ شبراتن
نامی ایک رنڈی بھی تھی - ایک

دوسرے قصبے مین جو چار منزل کے فاصلے پر تھا - روانہ ہوئی - راستہ مین شبراتن کے پیٹ مین درد اوٹھا - بعد مین دولہا کے چچا نے اپنے گھر ہندی مین خط لکھا - جس مین برات کے سمدھیانہ پہونچ جانے کی اطلاع دینے کے بعد یہ بھی لکھ دیا کہ - سبراتن کو پیٹ پھول گیو - تاؤ کے مارے بُرو حال ہے - فرخ آباد مین اس فقرے کا پہلا حصہ اس طرح پڑھا گیا - کہ - سب براتن پیٹ پھول گیو - غرضکہ جس جس گھر سے آدمی برات مین گئے تھے - سب کو تشویش پیدا ہوئی - اور ایک نئی برات مرتب ہو کر اپنے رشتہ دارون کی خبر لینے کے لیئے سمدھیانہ پہونچی - لیکن اصلی کیفیت معلوم ہونے پر سخت ندامت ہوئی -

گاہک بکری کا دل مینے کھایا ہے - بہت بری طرح بھونا ہوا تھا -

ہوٹل کا منیجر اصلیت یہ ہے کہ ہمارا باورچی ایک نوجوان لڑکی پر عاشق ہے اور اپنا دل اوس کی نذر کر چکا ہے چنانچہ اب دل کے معاملات مین وہ ایسا کمزور اور ناکارہ ہے - کہ جب موقع آتا ہے - تو وہ نہین جانتا کہ کیا کرے -

تھیئٹر کا منیجر (غمناک لہجے مین) مین نہین جانتا کہ پبلک کیا چاہتی ہے -

تھیئٹر کا خزانچی (جو ٹکٹین فروخت کرتا ہے) جناب - میرے خیال مین اسی فی صدی حالتون مین پبلک اپنا روپیہ واپس چاہتی ہے -

گاہک تم کو چاہیے کہ اپنی گایون کو رات کے وقت شبنم مین نہ باندھا کرو -

شیر فروش تم کس طرح جانتے ہو کہ مین ایسا کرتا ہون -

گاہک کیونکہ تمہارے دودھ مین بہت سا پانی ہے ؟ - (۱۱)

کسی اسکول مین ایک اردوزبان کے مدرس تھے - ایک دن اون کا لڑکا اون سے ملنے آیا - اوس کو اپنے افسر کے پاس انٹروڈیوس کرانے لیچلے

مدرس اپنے افسر کی طرف مخاطب ہوکر): "

آپ میرے صاحبزادہ ہین - (اس سے اون کی یہ مراد تھی کہ یہ میرا لڑکا ہے؟" (//)

افسر (منھ بنا کر) - کیا ہے - (افسر سمجھا مجھ کو اپنا صاحبزادہ بتاتا ہے)

مدرس (افسر کے تیور پہچان کر): - نہین جناب آپ تو میرے افسر - مگر آپ (لڑکے کی طرف اشارہ کرکے) میرے صاحبزادہ ہین؟"

ڈاکٹر (فخریہ لہجہ مین) - بھلا کوئی کہ تو دے کہ مینے کبھی تشخیص مرض یا معالجہ مین غلطی کی ہو -

ظریف قبلہ درین چہ شک برنیامد زکشتگان آواز؟" (//) -

سوداگر کیا آپ اِس ریل مین جاتے ہین"

مسافر (جو ریل پر سوار ہونے کو تھا) - "ہان"

سوداگر تمہارے پاس اسباب ہے

مسافر نہین تو -

سوداگر تو کیا آپ اِس قدر مہربانی نہ فرمائین گے کہ میرے دو من اسباب مین سے ایک من آپ اپنے ہمراہ لیچلین -

مسافر لیکن مین بلا ٹکٹ ہون

سوداگر مگر تم نے تو کہا تھا کہ مین اِسی ریل مین جانے والا ہون"

مسافر ہان - مگر مین ریلوے ٹرلولنگ ٹکٹ اگزامنر (سفری ٹکٹ کلکٹر) ہون -

یہ سنتے ہی سوداگر کا رنگ فق ہوگیا - اور حسب معمول کرایہ دینا پڑا:-

والد (بچہ سے): "زید کیون" تم مدرسہ مین جا کر شرارت

تو نہین کرتے۔

زبیر نہین۔ اباجان۔ ہم تو جاتے ہی جزودان مدرسہ مین رکھ کر باہر عجائب گھر کی سیر کرنے ہین

کیا آپ خیال کرتے ہین۔ کہ ہمیشہ ٹوپی پہننے سے سر گنجا ہوجاتا ہے

مین یہ تو نہین جانتا۔ کہ ہمیشہ ٹوپی پہننے سے سر گنجا ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ صحیح بات ہے۔ کہ گنجے سر والے اکثر ٹوپی پہننے رہتے ہین۔

مین صرف دو ہی دفعہ دیوالیہ ہوا ہون۔ ایک دفعہ جبکہ مینے ایک مقدمہ ہارا اور دوسری دفعہ جبکہ مینے ایک مقدمہ جیتا۔

جان نے سوال کیا۔ کیا تم مجھ کو منظور کرو گی؟ مس میری نے جواب دیا۔ نہین مین تم کو منظور نہین کرسکتی۔ جان یہ جواب سن کر دنگ رہ گیا۔ اور جب وہ ہوش مین آیا۔ تو میری نے نئے سرے سے پھر بات شروع کردی۔ جان مین تم کو منظور نہین کرسکتی۔ لیکن تم مہربانی کرکے مجھ کو منظور کرسکتے ہو۔

چھوٹی لڑکی نے بلی کے منھ پر خوب تیل لگایا۔ اور جب اوس کی مان نے اوسے لعنت ملامت کی۔ تو وہ کہنے لگی۔ امان۔ اگر بلی کے منھ پر تیل نہ ملتی۔ تو اور کیا کرتی۔ جب مین اوس کی دم کھینچتی ہون تو وہ بڑی چیختی ہے۔

ایک آدمی کی بینائی مین اس قدر فرق آگیا تھا۔ کہ ایک دفعہ اس نے غلطی سے کسی اجنبی کے جیب سے گھڑی نکال لی۔ اوس نے کہا کہ مین وقت معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مجسٹریٹ نے جواب دیا۔ تین سال۔

مجھے اپنے ڈاکٹر پر اعتبار نہین رہا۔ کیا وہ ناتجربہ کار ہے؟

مین اس کے متعلق کچھ نہین کہہ سکتا۔ لیکن جس بات سے میرے دل مین شبہہ پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اوس کا نرخ ہلکا ہے۔

مریض مین آج خدابخش دوائی فروش کے پاس گیا۔ اور اوس نے مجھے ایک صلاح دی مگر.........

ڈاکٹر — اوس بدمعاش نے تم کو کوئی ضرور بری صلاح دی ہوگی۔

مریض — اوس نے کہا۔ کہ مجھے آپ کا علاج شروع کرنا چاہیئے۔

ایک گاؤن کا رہنے والا ایک دفعہ مدرسہ مین داخل ہوا۔ وہان ایک طرف نقشہ آویزان دیکھ کر مدرس سے پوچھنے لگا کہ یہ کیا ہے مدرس نے جواب دیا۔ یہ نقشہ ہے اور اس مین شہر دریا اور نہرون کا پتہ ملتا ہے۔

گنوار — کیا اِس مین میرا گاؤن بھی ہے۔

مدرس — ہان! ہے!!

گنوار — آپ مہربانی کرکے مجھے تبلا دین۔ تاکہ مین اپنے بیمار ماموں کو دیکھون کہ ابھی تک زندہ ہے یا مرگیا۔

مہمان — (بیٹے سے) میرے بیٹے جب مہمان کھانے آئین گے۔ تو تو کہان بیٹھے گا

بیٹا — اوس وقت مین حلوے کی دیگچی کے پاس بیٹھونگا

باپ — (بیٹے سے):۔ اے میرے بیٹے مین نے آج ایک غواص کو دیکھا۔ کہ پانی کے اندر نصف گھنٹہ تک رہا۔

بیٹا — ابا یہ کون سے تعجب کی بات ہے۔ مین نے بھی ایک غواص کو دیکھا۔ پانی کے اندر گیا۔ اور واپس ہی نہ آیا۔

ایک شخص بہت ہکلاتا تھا۔ وہ قہوہ خانے مین تفریحاً گیا۔ اور چند دوست آشناؤن سے ملا۔ جنھون نے اوس کی لکنت پر پھبتیان اڑانی شروع کین۔ آخر اُن مین سے ایک بہت باتونی تھا۔ بولا" اچھا یار۔ مین تم سب کو کھانا کھلاؤنگا اگر بغیر لکنت کے نوکر کو کھانا لانے کا حکم" ہکلے نے کہا "ما۔ ما۔ منظور" اوس نے بلا توقف خادم کو اشارہ کیا۔ ایک راگ گا کر اوس کو کھانا لانے کا حکم دیا۔ اور جیسا کہ

ہکلون کا حال ہے۔ وہ گانے مین
بالکل نہ رکا۔ حاضرین متحیر ہوگئے۔
پھر اوس نے شرط لگانے والے کی
طرف مخاطب ہوکر کہا ''آ۔آ۔آ۔
آب۔ ٹ۔ٹ۔ٹ۔تم۔ شرط پوری
ک۔کردو۔

مسز میگن نے اپنے خاوند سے
کہا۔ جارج۔ آج تمہارا ایک پرانا
خط میری نظر سے گذرا جس مین تم نے
تحریر کیا تھا۔ کہ مین تمہارے عیش
کی زندگی بسر کرنا پسند نہین کرتا۔ بلکہ
تمہارے ساتھ دائمی عذاب کو گوارا
کرلون گا۔

جارج پیاری۔ میری
خواہش برآئی۔

ایک صاحب مکان کی بالائی منزل
پر سکونت رکھتے تھے۔ اور مکان
کوچہ مین تھا۔ اونھون نے نیا نوکر
رکھا تھا۔ نوکر کو حکم دیا کہ کوڑا کرکٹ
نیچے پھینک دو مگر کوئی بھلا مانس آدمی
دیکھکر پھینکنا۔ تھوڑی دیر مین نوکر نے
بھلے مانس آدمی کو گذرتے دیکھکر
عین اُس کے سر پر کوڑا پھینک دیا۔
وہ بیچارہ شور مچانے لگا۔ تب صاحبخانہ
کو معلوم ہوا کہ یہ اوس تاکید کا نتیجہ
ہے۔ جو اوس نے نئے نوکر کو کوڑا
پھینکنے کے متعلق کی تھی۔

ایک درویش۔ ایک باغبان۔ ایک
قصاب اور ایک پہلوان ایک دوسرے
کے ساتھ ہمسفر تھے۔ عین صبح کا
وقت تھا۔ کہ ایک طرف سے تیتر
بولا۔ چارون دوست کھڑے ہوکر ایک
دوسرے کو مخاطب کرکے دریافت
کرنے لگے کہ تیتر کیا بولا ہے۔ درویش
نے جواب دیا کہ یہ کہتا ہے۔ سبحان تیری
قدرت۔ باغبان بولا یہ کہتا ہے۔ ساگ
پالک۔ ادرک۔ قصاب بولا یہ کہتا ہی
سری پائے ڈھک رکھ۔ پہلوان بولا
یہ تو میری طرف مخاطب ہوکر کہتا
ہے کہ۔ کھا گھی اور کر کثرت۔ غرضکہ
چارون ہی اپنی اپنی عقل اور دانائی
پر لڑتے جھگڑتے منزل مقصود پر
پہونچ گئے۔

انگلستان کا ایک لارڈ

کلیرلس
اب اس
بات کے فیصلہ کرنے کا وقت آگیا

آگیا ہے کہ تمھین دنیا مین کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔

فرمانبردار بیٹا مین آپ کے ارشاد پر عمل کرنے کے لیئے تہ دل سے حاضر ہون۔ کیا مجھے گرجے کے صیغہ مین داخل ہونا چاہیئے۔ یا قانون کا مطالعہ میرے لیئے مفید ہوگا۔ یا کسی صاحب جائداد کی لڑکی سے شادی کی درخواست کرون"

لوسی جارج تم میرے ساتھ اس وجہ سے شادی کرتے ہو۔ کہ میرا چچا میرے واسطے بہت جائداد چھوڑ مرا ہے۔

جارج نہین پیاری۔ اگر تمھارا کوئی اور رشتہ دار بھی جائداد چھوڑ مرتا۔ تو پھر بھی مین اسی طرح تمھارے ساتھ شادی کرلیتا"

مرد مین حیران ہون کہ آپ کے والد بھی راضی ہو گیئے۔

عورت کیونکہ وہ آپ سے ایسے واقف نہین جیسی کہ مین ہون"

اہل لکھنؤ تکلف۔ مذاق اور حاضر جوابی مین طاق ہین۔ اور ایک روز کسی متقر صاحب کے پُر تکلف دعوت تھی۔ تمام اعزا و احباب جمع ہوگیئے اور دستر خوان چنا گیا۔ تو اون مین ایک شہدا بھی جو لکھنؤ مین مشہور ہین مکلف لباس پہن کر اور چھپکر مہمانون کے ساتھ بیٹھ گیا۔ جب کھانا رکھا جانے لگا۔ تو ایک صاحب نے حسب عادت یہ کہا کہ پہلے اودھر سے۔ دوسرے صاحب نے کہا نہین اودھر سے۔ جب طرفین سے مکرر سکرر تکرار تکلف کی ہوئی تو جھٹ شہدا پکار کر بولا کہ جناب اودھر سے نہین تو ادھر سے ہی سہی۔ اس بے تہذیبی سے لوگ پہچان گیئے۔ کہ یہ کوئی شہدا ہے۔ اور غصہ سے لوگون نے کہا کہ لاؤ لکڑی اور پاجی کو نکال دو جب ایک صاحب دوڑ کر لکڑی لے آئے تو شہدے نے دیکھکر بیساختہ بہت متانت سے کہا۔ کہ جناب یہ اودھر سے اس پر بے انتہا ہنسی ہوئی اور پھر سمجھا کر شہدے کو علیحدہ

کھانا دلوایا۔

ایک دفعہ ایک مرد اور عورت مین باہمی تنازعہ ہو گیا۔ عورت کہتی تھی کہ مین نہین وسدی (یعنی تیرا گھر آباد نہین کرتی) مرد ہر چند عورت کو سمجھاتا تھا۔ تسلیان دیتا تھا۔ لیکن وہ یہی کہے جاتی تھی کہ مین نہین وسدی۔ مین نہین وسدی۔ اتفاقاً ایک ظریف پاس سے گزر رہا تھا۔ بولا۔ اگر تو وسدی نہین تو دھرٹہ ہی کر دے۔ (دھرٹہ پنجابی مین بہت کم بارش کو کہتے ہین اور وسنا کے معنی عورت کا گھر مین آباد ہونا۔ اور نیز بارش کا برسنا ہے)

شاہ غلام اعظم افضل شیخ امام بخش صاحب ناسخ کے شاگردون مین سے تھے۔ اور اکثر حاضر خدمت ہوتے تھے۔ ایک دن آپ تخت پر بیٹھے تھے۔ اوس پر سیتل پاٹی کا بوریا بچھا تھا۔ افضل آئے وہ بھی اوس پر بیٹھ گئے۔ اور سیتل پاٹی کا ایک تنکا توڑ کر چٹکی سے توڑنے اور مروڑنے لگے۔ شیخ صاحب نے خدمتگار کو بلا کر کہا کہ وہ بھائی وہ جو آج نئی جھاڑو تم بازار سے لائے ہو۔ ذرا لاؤ۔ اوس نے فوراً حاضر کی خود لے کر شاہ صاحب کے سامنے رکھ دی۔ اور کہا کہ صاحبزادہ اس سے شغل فرمائیے فقیر کا بوریا آپ کی تھوڑی سی التفات مین برباد ہو جائیگا۔ پھر سیتل پاٹی اس شہر مین کہان ڈھونڈھتا پھرے گا۔ وہ بیچارے شرمندہ ہو کر رہ گئے۔

ماہ رمضان مین مرزا غالب کسی دوست کے ہان بیٹھے تھے اون کے ہان سے پان منگا کر کھایا ایک صاحب فرشتہ سیرت نہایت متقی و پرہیزگار اوس وقت حاضر تھے۔ اونھون نے متعجب ہو کر پوچھا کہ قبلہ آپ روزہ نہین رکھتے مسکرا کر بولے شیطان غالب ہے۔

اوستاد محمود۔ ان سوالات کے حل کرنے مین تمہاری کس نے مدد کی۔

محمود جناب کسی نے نہین۔

اوستاد سچ بتاؤ۔ کیا رشید نے مدد نہین دی۔

محمود — جناب نہین۔ مدد تو نہین دی۔ بلکہ سب خود ہی حل کر دیئے تھے۔

ایک دن ایک مسخرا ایک بزاز کی دوکان پر جا ڈٹا۔ اور ساگ طلب کیا۔"

بزاز کا نوکر — جناب ہم سبزی نہین بیچا کرتے۔ کنجڑے کے ہان جایئے۔ یہ بزاز کی دوکان ہے۔

مسخرا — (بہرہ بن کر) خواہ کسی قسم کی ہو۔ میتھی ہو یا پالک۔

نوکر — مگر صاحب یہ کنجڑے کی دوکان نہین ہے۔"

مسخرا — کچھ مضائقہ نہین۔ مجھے گوشت مین ڈالنا ہے۔

نوکر — (خوب زور سے چلا کر) "ہم سبزی نہین بیچتے۔

مسخرا — لیجیئے۔ اس رومال مین مضبوط باندھ دیجیئے۔ تاکہ گر نہ پڑی

نوکر — (پہلے سے بھی زور سے چلا کر) "اے جناب کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہمارے پاس سبزی ذبزی نہین۔"

مسخرا — بہت بہتر۔ مین چند منٹ اور انتظار کر سکتا ہون۔ مگر جلدی کیجیئے۔

نوکر نے جھنجھلا کر اپنے آقا کو پکارا اور کہا۔ کہ یہ گاہک پاگل معلوم ہوتا ہے۔

آقا — جناب آپ کو کیا چاہیئے ہے۔

مسخرا — جناب مجھے ایک تھان ململ الکتاری کا درکار ہے۔

آقا — نوکر کو جھڑک کر اور مسخرے کو تسلیم کہہ کر) "بہت بہتر لیجیئے دیکھیئے" بیچارہ ملازم بہت ہی شرمندہ ہوا۔

حامد — عابد۔ کیا تم نے سنا ہے کہ مسٹر فرید کا عشرت منزل مکان مسمار ہو گیا۔

عابد — مجھے ایسی ہی اُمید تھی۔ کیونکہ مسٹر فرید نے اس مکان پر قرضہ کا بہت بھاری بوجھ ڈال رکھا تھا۔

سوداگر نے سائل سے پوچھا-
تم اپنی پہلی نوکری سے کیون موقوف
کیئے گیے تھے - جناب مجھے عمدہ
چال چلن کی بنا پر موقوف کیا گیا
تھا " کیا یہ موقوفی کی عجیب وجہ نہین
ابھی اسی وجہ سے تو میری قید مین نو
ماہ کی تخفیف ہوئی تھی -

ایک شخص قوم کا بافندہ سفید
کپڑے پہن کر پگڑی مین ایک روپیہ
باندھ کر اپنے سسرال کو جارہا تھا-
اتفاقیہ ایک ساہوکار اوس کا ہم سفر
ہوگیا جس کے پاس تیس روپے نقد
موجود تھے- چار پانچ کوس ان دونون
نے اکٹھا سفر کیا- چلتے چلتے ان کو
راستے مین نیند آگئی- ساہوکار چورون
کے خوف سے راستے کے قریب کی
جھاڑیون مین چھپ کر سو رہا اور بافندہ
عین راستے کے درمیان سفید چادر
اوڑھ کر لیٹ گیا- ایک چورون کا
گروہ پاس گزرا"

ایک چور دیکھو- کوئی بزرگ سو
رہا ہے-

بافندہ نیم خفتہ نیم بیدار رہتا-
فوراً بول اوٹھا) "وہ بزرگ نا بزرگ
ہم تو کابھی ہین" اور اوٹھ بیٹھ گیا-
چور نے بافندے کے منہ پر تھپڑ مار دیا

بافندہ چپیڑ نہ مارین- پگ
دے لڑ روپیہ بدھا
ہویا ای" تھپڑ مت مار یو- پگڑی مین
روپیہ بدھا ہوا ہے-

چور کھوٹا ہے یا کھرا

بافندہ کھوٹا نہ کھوٹا- لوٹیان مڑ
ستا پیا اسے- اوس
نون دکھا لیئے- (جھاڑیون کی اوٹ
مین لالہ جی سوتے ہین اون سے
پرکھوالو-

چورون نے اوس کا ایک روپیہ اور
اور لالہ کے تیسون روپے چھین لیئے
اور راہی ہوئے- بافندہ روتا ہوا گھر
لوٹ آیا- اور لالہ اوس کی جان کو الگ
پیٹتا پھرا"

ایک میراسی ہر روز خدا سے دولت
کے لیئے دعا مانگا کرتا تھا- ایک
دن تھک کر رنجیدہ ہو کر رو بآسمان
گڑگڑایا- کہ خدایا اگر دولت نہین
دیتا- تو اس مکان کو ہی مجھ پر گرا دے-

اتفاقاً وہ وقت اجابت کا تھا۔ مکان فوراً اوس کے سر پر گر پڑا۔ تب تو بیچارہ بصد مشکل گرتے ہوئے۔ مکان تلے نیچے سے نکلا اور بولا۔ کہ "ایسی کامون کو تو توشیر ہے"

منصف (ملزم سے) "تمہاری کیا عمر ہے"

ملزم حضور مین اسے آپ کے رحم پر چھوڑتا ہون۔

عورت (انڈے بیچنے والے مسخرے دلال سے) "یہ انڈے ہین۔ کہین بکوا دو"

مسخرا دلال (گاہک سے) "بھائی صاحب عورت انڈے دیتی ہے پسند کرلو"

صاحب ول ڈپٹی صاحب۔ آپ کا وطن کس ضلع مین ہے"

ڈپٹی صاحب خداوند نعمت ترقی خواہ کا غریب خانہ ضلع آگرہ مین ہے۔ حضور نے سنا ہوگا۔ مولوی محمد اکرم خان بہادر جو گوالیار مین وزیر اعظم ہین۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ نے اونکو ستیر سلطنت کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ وہ کمترین کے حقیقی سالے کے سالے کے ماموں زاد بھائی کے پھوپھا ہین

صاحب (ہنسکر) ڈپٹی صاحب اس رشتہ کو پھر فرمایئے ہم ابھی نہین سمجھا"

ڈپٹی صاحب حضور عالی۔ مولوی اکرم صاحب بہادر اس غلام کے حقیقی سالے کے سالے کے ماموں زاد بھائی کے پھوپھا ہین۔

صاحب او۔ بہت قریب کا رشتہ ہے۔

ڈپٹی صاحب ہان حضور۔ بہت ہی قریب کے رشتہ دار ہین۔

فائق تخلص ایک فاقہ زدہ شاعر تھا۔ خدا جانے کس بات پر خفا ہوا کہ سید انشا کی ہجو کہی اور خود لاکر سنائی آپ نے سن کر بہت تعریف کی بہت اوچھلے۔ بہت کودے اور خوش ہوکر پانچ روپئے بھی انعام دیئے جب

وہ چلا تو بولے "ذرا ٹھہر جاے گا ابھی آپ کا حق باقی ہے" قلم اوٹھا کر یہ قطعہ لکھا اور حوالے کیا۔

فایق بے حیا چو ہجوم گفت
دل من سوخت سوختہ بہ
صلہ اش پنج روپیہ دادم
دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

ایک دفعہ شاہ نصیر صاحب مرحوم کو دکن کا سفر درپیش ہوا۔ نواب جھجر مدت سے بلاتے تھے۔ چونکہ مقام مذکور سر راہ تھا۔ اور گرمی شدت سے پڑتی تھی یہ برابر سفر کرنا مشکل تھا۔ اس لیئے وہان گئے اور کئی دن مقام کیا۔ جب سے چلنے لگے تو رخصت کی ملاقات کو گئے۔ نواب نے کہا کہ گرمی کے دن ہین۔ دکن کا دور دراز کا سفر ہے۔ خدا پھر خیر و عافیت سے لائے مگر وعدہ فرمایئے۔ کہ آپ جھجر مین کب آیئے گا ہنس کر بولے کہ جھجر کی چاہ تو دہی گرمی مین"

کوئی ظرافت مآب جلسہ ارباب نشاط مین سے اوٹھ کر چل دیئے۔ ایک طوائف کہنے لگی حضور کہان کو"

ظریف (بے ساختہ منھ سے نکل گیا): پیشاب کی ضرورت ہے۔

طوائف آپ کیون تکلیف فرماتے ہین یہین منگا دیا جاوے"

ظریف کوئی چھوٹا کردے جب"

طوائف آپ کو کیا اوس پر اپنے بزرگون کی فاتحہ دلوانی ہے۔

نواح پیشاور کے ایک سکھ طالبعلم نے مولوی صاحب (مدرس) سے سوال کیا۔ کہ اگر مسلمان سکھون سے بغض و حسد نہین رکھتے تو کیا وجہ ہے کہ خواہ مخواہ سکھ کا جان بوجھ کر حقارت سے سکھڑا کہتے ہین؟ مولوی صاحب نے تحمل سے جواب دیا "کیون میان طالبعلم۔ آج قواعد اُردو کا کیا سبق ہے۔ طالبعلم نے اس بینڈے سوال سے حیران ہوکر کہا "اسم تصغیر" مولوی صاحب

طالبعلم سے کہنے لگے۔ کیا تمھین سبق یاد بھی ہے۔

طالبعلم (بڑی تیزی سے) ہان خوب اچھی طرح۔

مولوی صاحب بڑا اکس کی علامت ہے۔

طالبعلم (بہر کی) پیار کی۔

مولوی صاحب کوئی مثال

طالبعلم گھر سے گھڑا۔

مولوی صاحب سکھ سے (سکھڑا)۔

اوس پر وہ قہقہہ پڑا کہ جماعت کا کمرہ گونج اوٹھا۔ اور طالبعلم شرمندہ ہوکر چپکے سے گردن نہوڑا کر بیٹھ گیا۔

کسی ہوٹل مین ایک شخص نے یہ شرط لگائی کہ آنکھین بند کر کے تمام شرابون کے ذائقہ سے اون کا نام بتا دون گا خیر شراب کے گلاس لائے گئے۔ اوس نے تھوڑا تھوڑا چکھکر کسی کو برانڈی۔ کسی کو وہسکی وغیرہ بتانا شروع کیا۔ کسی نے پانی کا گلاس اوس کے ہاتھ مین دے دیا۔ وہ کہنے لگا۔ مینے اس سیال کو آج تک نہین چکھا۔ مین ہار گیا۔

پہلی سہیلی تم خطوط کے لیئے دو قسم کے کاغذ کیون استعمال کرتی ہو۔

دوسری سہیلی کیونکہ جب مین ٹام کی طرف خط لکھتی ہون۔ تو سرخ کاغذ استعمال کرتی ہون۔ جو کہ محبت کا نشان ہے اور جارج کی طرف خط لکھتے ہوئے مین نیلا کاغذ استعمال کرتی ہون۔ جو کہ وفاداری کا نشان ہے۔

جج دس شلنگ یا ایک ہفتہ کی قید منظور کرو۔

ملزم مین دس شلنگ منظور کرتا ہون۔

اس کے بعد ملزم دل مین سوچنے لگا۔ کہ آپ دیکھیئے دس شلنگ جو مینے منظور کیئے ہین۔ مجھے کب ملتے ہین

راوی دس شلنگ ملین گے یا جرمانہ دو گے۔

ایک میر صاحب فکر شعر مین باہر سے اپنے محل مین آئے اور پلنگ پر لیٹ گئے ایک بڑھیا ماما نئی نوکر ہوئی تھی۔ وہ حقہ بھر کر لائی اور سامنے رکھا۔ نواب صاحب کی زبان پر اوس وقت یہ شعر تھا۔

ہم نے کیا کیا نہ تیرے عشق مین محبوب کیا ٭ صبر ایوب کیا گریہ یعقوب کیا۔ ماما سن کر بولی الٰہی تیری امان! اس گھر مین تو آپ ہی پیغمبری وقت پڑ رہا ہے۔ بیچاری نوکرون پر کیا گذریگی۔ چلو بابا یہان سے ٭ یہ کہکر گھر کا راستہ لیا۔

ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا۔ راستے مین گھوڑے نے ٹھوکر کھائی سوار اپنی جگہ سے ہل کر گھوڑے کے پاؤن پر جا پڑا۔ اور وہین جم گیا۔ دس قدم کے فاصلے پر جا کر پھر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ تو وہ پھر کھسک کر گھوڑے کی گردن پر جا پڑا۔ اور وہین مضبوط ہو کر بیٹھ گیا۔ اور پھر دس قدم کے فاصلے پر جا کر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔

تو وہ گھوڑے کے پاؤن پر جا گرا لوگون نے یہ حال دیکھ کر قہقہہ مارا سوار اپنی پگڑی سنبھال کر کہنے لگا۔ کہ ویسے مین سوار تو اچھا ہون۔ مگر کیا کرون۔ کہ گھوڑا آگے سے ختم ہو گیا تھا۔ یہ سن کر سب شرمندہ ہوئے۔

بیگم صاحبہ (اپنی خادمہ سے جو ناول پڑھ رہی ہے) بچہ رو رہا ہے۔ اور ناول پڑھ رہی ہو۔ کیا تم ایک ہی وقت ناول بھی پڑھ سکتی ہو۔ اور بچے کو بھی سنبھال سکتی ہو۔

خادمہ ہان بیگم صاحبہ۔ بچے کے رونے سے میرا ہرج نہین ہوتا۔

پہلی سہیلی مجھے یقین نہین کہ کوئی شخص صرف بیمار کے جسم پر ہاتھ لگانے سے ہی اوسے تندرست کر سکتا ہے۔

دوسری سہیلی تمہارا خیال درست نہین مینے اپنے چھوٹے بچے کو ایسے ہاتھ لگائے تھے کہ ویسے تمباکو پینے کی علادت

سے باز آگیا تھا۔

زید او دوست میرے ساتھ بازار چلو مین کچھ کپڑا خرید کرنا چاہتا ہون۔ اوس مین تمھاری مدد کی ضرورت ہے"

بکر مین نہین خیال کرتا میرا انتخاب تم سے بہتر ہو۔

زید نہین۔ تم جو کچھ کہو گے۔ مین اوس کے برعکس کرلونگا۔

ڈاکٹر اپنی زبان باہر نکالو۔

چھوٹا لڑکا ہرگز نہین کل مینے ایسا اوستاد کے سامنے کیا تھا۔ اور وہان پٹا تھا۔

اوستاد کیا وجہ ہے کہ کولمبس کی قدر اوس کے مرنے کے بعد کی گیئی۔

طرار شاگرد اس لیئے کہ اوس نے اشتہار نہین دیا تھا۔

ایک شخص مہمانون کی دعوت کے لیئے ایک طامع امیر سے کچھ برتن مانگ کر لایا۔ دو روز بعد برتنون کے ساتھ اوس نے چھوٹے۔ اور ملا کر دے گیا۔ امیر نے کہا کہ یہ چھوٹے برتن کیسے ہین۔ اوس نے کہا کہ۔ صاحب آپ کے برتنون نے انڈہی دیئے ہین۔ یہ مال آپ ہی کا ہے۔ امیر صاحب نے بطمع رکھوا لیئے پھر تھوڑے دن بعد وہی شخص برتن مانگنے آیا۔ امیر نے کہا کہ اس کو ہمارے چاندی کے برتن دے یہ بڑا ایماندار ہے۔ وہ شخص بہت سے برتن لے کر گھر آیا۔ اور دو روز بعد روتا ہوا۔ امیر کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ صاحب آپ نے اچھے برتن دے کر مجھ کو داغ لگایا وہ سب بیمار تھے۔ مر گیئے۔ امیر نے حیرت سے کہا۔ کہ برتن کہین مرا کرتے ہین" وہ بولا کہ صاحب یہی تعجب مجھ کو بھی ہے۔ آپ کے برتن ہی نرالے ہین۔ پہلے اونھون نے بچے دیئے اب کی مر گیئے" امیر بھی صبر کرکے چپ ہو رہا۔

مجسٹریٹ تم اب پھر میرے سامنے پیش ہوئے ہو

ملزم ہان حضور مین امید کرتا ہون کہ آپ مجھ پر مہربانی کرینگے۔

مجسٹریٹ — میں تمہیں اس دفعہ بری کرتا ہوں!! بشرطیکہ تم آئندہ شرارتوں سے باز آو۔

ملزم — جناب میں آپ کا ممنون ہوں۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا۔ کہ آپ بڑے منصف مزاج آدمی ہیں۔

آوارہ گرد — کیا آپ غریب آدمی کی مدد کریں گے۔ کہ وہ اپنے رستے پر آسانی سے چلا جائے۔

اس کے جواب میں تجربہ کار اور سمجھدار شخص نے سیٹی بجا کر اپنے کتے کو بلایا۔ اور آوارہ گرد شخص دوڑتا ہوا [illegible] بآسانی اپنے راستے پر چلا گیا۔

کلرک — (ایک بدمعاش سے مخاطب ہو کر) تم میرے اس اسباب کو چرا کر لے جاو۔ نصف تمہارا نصف میرا کیونکہ جس کمپنی سے میں نے یہ اسباب خرید کیا تھا۔ اوس سے میرا یہ معاہدہ ہے۔ کہ جب تک میں قیمت نہ دوں۔ اس اسباب کو ہاتھ نہ لگاؤں۔

ایک صاحب نے رات کے وقت خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شیطان اوس کے پاس بیٹھا ہوا ہے اوس کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ اے بیوقوف تو آدمیوں کو اپنے جال میں پھانس کر انھیں گنہگار بناتا ہے۔ یہ کہکر بے ساختہ اوس کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اور پھر اوس کی ڈاڑھی پکڑ کر دوسرا طمانچہ مارا۔ اوس کے ساتھ ہی آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو اپنی ہی ڈاڑھی ہاتھ میں ہے۔ اور دونوں گال تھپڑوں کے صدمہ سے درد کر رہے ہیں۔

ایک اعور (ایک چشم) نے ایک آدمی سے شرط باندھی۔ کہ میں تجھ سے زیادہ دیکھتا ہوں۔ اور شرط باندھتے ہی چلا اوٹھا۔ کہ میں نے شرط جیت لی۔ اوس نے پوچھا "کیونکہ" اعور نے جواب دیا۔ کہ تم تو میری ایک ہی آنکھ دیکھ رہے ہو۔ اور میں تمہاری دونوں آنکھیں دیکھتا ہوں

مسنز ولسن اپنی چھوٹی لڑکی کو ایک ایسے گرجے مین لے گئی۔ جہان پادری چندہ مانگتے وقت لوگون کے سامنے نقدی کی تھیلی رکھ دیتا تھا۔ اور ہر ایک شخص اس تھیلی مین ہاتھ ڈال کر حسب توفیق کچھ پیسے ڈال دیتا تھا۔

جب مسنز ولسن اور اوس کی لڑکی گرجے سے واپس آئی۔ تو راہ مین لڑکی نے اپنی امان سے سوال کیا "امان۔ تم نے آج کیا کمایا؟" مسنز ولسن یہ سوال سن کر دل مین حیران ہوئی۔ کہ "کمانے" سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ استنے مین یکایک وہ لڑکی اوٹھی "مینے تو تھیلی سے صرف دونی نکالی ہے۔"

مصنف اب تم راست راست کہہ دو۔ کہ میرے ناول کی نسبت تمھاری کیا رائے ہے۔

دوست پہلے اس کی خوبیان بیان کرون یا نقص "

مصنف دونون باتین ایک ہی وقت ظاہر کر دو۔

دوست سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ بہت اصلی کتاب ہے۔ اس کی جلد بندی عمدہ طور پر کی گئی ہے۔ باقی رہا کاغذ۔ چھپائی۔ لکھائی۔ اور نفیس مضمون سو........"

اتنا کہہ کر دوست چپ ہو گیا۔ کیونکہ مصنف کا چہرہ غصہ سے تمتمانا شروع ہو گیا تھا۔

عاشق تمام خوبصورت لڑکیون کی بیگم صاحبہ"

معشوقہ (بات کاٹ کر):۔" تم کہتے ہو "تمام" گویا تمہارے خیال کے مطابق میرے سوا اور بھی خوبصورت لڑکیان ہین۔ جاؤ میرا تمہارا قطع تعلق"

پروفیسر کی بیوی تم کہتے ہو۔ کہ انسان کا مورث اعلی بندر ہے۔ کیا تم سچ مچ یہ کہنے کی جرأت کرتے ہو" کہ ہم بندر کی نسل سے ہون"

پروفیسر صاحب یہ سوال سن کر اول تو بہت گھبرا اٹھے۔ لیکن

اُدن کو اچھی سوجھی کہ جھٹ کہنے لگے۔ شاید جس بندر کی نسل سے تم ہو۔ وہ نہایت خوبصورت بندر ہوگا۔

پہلا میری بیوی بڑی ضدی ہے لیکن اُوس کی اِس بُری عادت سے مجھے کچھ نقصان نہین پہونچتا۔ کیونکہ مین اِس خرابی کا دفعیہ اچھی طرح جانتا ہون۔

دوسرا وہ کس طرح۔

پہلا مین کبھی اُوس سے اختلاف رائے نہین کرتا۔ اور جو وہ کہتی ہے اُوسی طرح کرتا ہون۔

رحیم مین مجبور تھا۔ کیا کرتا؟ اُوس نے میری ناک کھینچی اور تیز اُوسترا میرے گلے پر رکھ دیا۔

کریم۔ وہ بدمعاش کون تھا۔

رحیم میرا حجام۔

پہلا دوست اُوس عورت کا دل شیشے کی طرح سخت ہے۔ جس پر کوئی نقش نہین بن سکتا۔

دوسرا دوست لیکن کیا تم نے وہان ہیرے کے ساتھ بھی امتحان کیا ہے۔

لکھپتی مین اور رنج آج کل ایک دوسرے سے ناراض ہین وجہ یہ کہ ایک دفعہ مینے غلطی سے اُوسے حجام سمجھا تھا۔ اور حجام سمجھ کر مینے اُوس سے گستاخانہ گفتگو شروع کردی۔

دوست لیکن کیا تم نے بعد مین اپنی غلطی کے لیئے معافی نہ مانگی؟"

لکھپتی مین اِس وقت معافی مانگنے کے لیئے تیار ہون۔ لیکن مجھے معلوم نہین کہ وہ حجام اب رہتا کہان ہے!

نوجوان شخص نے کہا۔ میرے لیئے بڑے فخر کی بات ہے۔ کہ مین جنوبی افریقہ مین تھا۔ اور شعلہ زن توپون کے پیچھے کھڑا ہوا تھا"

حاضرین مین سے ایک نے پوچھا" جناب مین واضح طور پر بیان کیجیئے گا۔ کہ آپ توپون سے

کتنے میل پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔

ایک میراسی اپنے گھر مین سویا ہوا تھا۔ رات کو بارش کے سبب سے چھت مین چھید ہوگیا اور پانی اندر آنے لگا۔ میراسی بولا اے پیر اسجے نون چھت نون بند کردیوین مین تیرے نگاہے۔ جاوان (اے پیر اگر تو چھت کو بند کردے تو مین تیری درگاہ پر نگاہے جاون) اوس کی میراسن بولی پیران یار یا میتھون چھت نے بند نہین ہوندی۔ انڈی دور نگاہے کیہ جاونیگا۔ تجھے پیرن کی مار چھپت تو تجھ سے بند نہین ہوسکتی اتنی دور کہان جائے گا میراسی بولا "عطائی کو لون کم تان لین دے۔ (عطائی سے کام تو لینے دے) پنجابی لفظ بھی عطائی ہی

وہ مرد اوس عورت کی سامنے اپنے گھٹنو ن کے بل گرپڑا اور کہنی لگا۔ مین تمہاری خاطر ہر ایک کام کرنے کے لیئے تیار ہون مین رضامند ہون۔ کہ تم کو خوش کرنے کے لیئے قطب شمالی کی تحقیقات شروع کرون۔ مین تمہارے لیئے اپنی جان دینے تک بھی تیار ہون۔ اب بتاؤ کہ تم کو اپنی صداقت کا یقین دلانے کے لیئے مجھے کیا کرنا چاہیئے؟" (م)

عورت نے سادگی سے جواب دیا "مجھ سے شادی کرلو" مرد خوشی سے چلا اوٹھا "بہت خوب۔

مریض کیا آپ مجھ سے بھی وہی فیس لین گے۔ جو دوسرے لوگون سے لیتے ہین"

ڈاکٹر اور مین کیون ایسا نہ کرون؟"

مریض میرے ساتھ خاص رعایت ہونی چاہیئے کیونکہ مینے ہی شہر مین پہلے پہل تپ محرقہ پھیلایا ہے"

مجسٹریٹ گویا پھر تم یہان آئے ہو۔ تم نے اپنی اصلاح کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

ملزم پھر آپ مجھے اس کام کے لیئے کس قدر مہلت دیتے ہین

مجسٹریٹ۔ چھ ماہ۔

رام میرنے تمہاری نسبت ایک خراب بات سنی ہے

شام مین پہلے ہی تمہارے چہرے سے تاڑ گیا تھا۔ کیونکہ تم بہت خوش نظر آتے ہو" ؟ (رر)

زید (فخریہ لہجے مین) "شکر ہے کہ مین کسی کا مقروض نہین

عمر بے شک۔ کیونکہ تمہارا ایک پیسے کا کوئی اعتبار نہین۔

ایک زندہ دل گنوار پہلی مرتبہ ایک شہر مین داخل ہوا۔ اسے کسی شہر مین جانے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ شومیٔ قسمت سے مین داخل ہوتے ہی قضائے حاجت کی ضرورت نے سخت تنگ کیا۔ ایک مشہور حکیم (جس کا نام اس نے سُنا ہوا تھا۔) کا مکان دریافت کرکے وہان پہونچا۔ حکیم جی صبح ہی صبح اپنے مطب مین آکر بیٹھے تھے۔ گنوار نے نبض دکھانے کے لیئے ہاتھ حکیم جی کے ہاتھ مین دے کر کہا کہ مجھے ایک سخت مرض ہے (اور ہگ دیا۔) حکیم صاحب حیران رہ گیئے کہ یہ کیا نامعقول حرکت ہے گنوار نے دست بستہ عرض کی کہ حضور یہی تو مرض ہے۔ کہ جب حکیم نبض دیکھتا ہے تو۔ بے اختیار خطا ہو جاتا ہے۔

کانسٹبل (ملزم سے) "بلا حجت میرے پیچھے چلے آو۔ ورنہ تمہارے حق مین بہتر نہ ہوگا" (رر)

ملزم مین ہرگز نہین آون گا۔ مجسٹریٹ صاحب نے پچھلی دفعہ مجھ کو تاکید کی تھی۔ کہ میری عدالت مین اب کبھی نہ آنا۔

بیوی کیا تمہین معلوم ہے کہ مین نے تم سے کیون شادی کی تھی۔

شوہر مین اچھی طرح جانتا ہون۔ اس لیئے تاکہ تمہارا نام لوکل اخبارات مین شائع ہو۔ کیونکہ یہ تم تو جانتی ہی تھین کہ شادی کرنے کے بغیر مین کوئی بھی ایسا کام نہین کرسکتی جس کا ذکر

اخبارات مین شائع ہو۔

اور یہ جواب سن کر وہ ایسی دنگ ہوگئی۔ کہ اوسے تمام باتین جو وہ اپنے شوہر کو کہنا چاہتی تھی بھول گئین

جب تم رات کو دیر سے پہونچے تو کیا تمہاری عورت نے تمہین لعنت ملامت کی ہے"

تمہارا یہ سوال بالکل فضول ہے۔ جبکہ تم جانتے ہو کہ میری عورت اسکول مین اوستانی ہے۔ اور دیر سے آنے والی لڑکیون کو ہمیشہ سزا دیا کرتی ہے"

نوجوان لڑکی | مین اچھی طرح جانتی ہون۔ کہ تم مجھ سے ہرگز محبت نہین کرتے ہوگے۔ کیونکہ مین خوبصورت نہین ہون ؟" (۶)

مرد | لیکن مجھے خوبصورتی کی کچھ پروانہ نہین"

لڑکی | بس جی بس۔ تم میری توہین کرتے ہو۔ تمہارا اور میرا فیصلہ نہین ہوسکتا"

مکانون مین ایک سفیدی کرنے والے شخص کو ایک مرتبہ لبطور گواہ عدالت مین جانا پڑا۔ فریق مخالف کے وکیل نے اوس کو جرح مین پریشان کرنے کی نیت سے اینڈے بینڈے سوالات کرنے شروع کیئے

وکیل | تمہارا کیا نام ہے۔

گواہ | جیمس

وکیل | کیا تم وہی جیمس ملزم ہو۔ جس کو سرقہ کے جرم مین سزا دی گئی تھی"

گواہ | نہین۔

وکیل | تو پھر مین خیال کرتا ہون۔ کہ تم وہ ملزم ہوگے جس کے حق مین دغابازی کے پاداش مین دو سال قید کا حکم صادر ہوا تھا۔

گواہ | مین آپ کے بیان کردہ دونون ملزمون سے علیحدہ ہون۔

وکیل | تم کبھی جیلخانے بھیجے گیئے تھے

گواہ | ہان۔ دو مرتبہ"

وکیل | پہلی مرتبہ تم کتنی عرصہ

وہان رہے ہے"

گواہ صرف نصف دن۔

وکیل اور دوسری مرتبہ

گواہ اسی قدر عرصے کے لیئے۔

وکیل دیکھو تمہین صحیح حالات بیان کرنا چاہئین اور یاد رکھو کہ سچ کہنے کی قسم کھائی ہے کس وجہ سے تم جیل مین گئے تھے۔

گواہ ایک وکیل قیدی کی کوٹھری کی سفیدی کرنے کے لیئے جس نے اپنے موکل کو دھوکا دیا تھا

گرجے کا پہلا خادم حال کے کرسمس (بڑے دن) مین چرچ مین پار سال کی سی رونق اور چہل پہل نظر نہین آتی ہے؟

دوسرا خادم نوجوان خوبصورت لڑکیان بھی اب کی چندان دلچسپی لیتی ہوئی نہین معلوم ہوتین۔ اور اوس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے دونون نوجوان قائم مقام پادریون نے گزشتہ بڑے دن کے بعد سے شادی کر لی ہے"؟ (")

ملکہ (خادمہ سے): "میری" دیکھو اس پیانو باجے پر چھ ہفتون کی گرد جمی ہوئی ہے۔ تم نے اسے صاف تک نہین کیا۔

خادمہ جناب یہ میرا قصور نہین۔ مجھے تو یہان آئے صرف تین ہی ہفتے ہوئے گزرے ہین۔ (گویا اس قدر عرصے تک صاف کرنے مین حق بجانب تھی۔

سیاح (چھوٹے لڑکے سے) "کیا تم بتا سکتے ہو۔ کہ یہان سے فریدآباد کس قدر دور ہے۔

مدرسہ کا لڑکا جس نے ابھی کرہ زمین کا محیط معلوم کیا تھا۔) "تقریباً چوبیس ہزار نو سو میل"

سیاح یہ ناممکن ہے"

لڑکا اگر تم اپنے اسی اختیار کردہ راستے پر ناک کی سیدہ چلے گیئے تو قصبہ مذکورے

اسی قدر فاصلے پر ہونے مین شک نہین - لیکن اگر یون گھوم کر پچھلے پاؤن پھر جاؤ - تو اس قصبے کی مسافت ایک میل سے بھی کم رہ جائے گی - ورنہ دنیا کے کرہ کے گرد گھوم کر تمہین ہان پہونچنا پڑے گا -

مالک مکان مین یہ سن کر بہت ہی خوش ہوا ہون - کہ وہ مکان آپ کو پسند آگیا ہے - یقیناً وہ نہایت نفیس اور با موقع مکان ہے - اور جو قلیل کرایہ مینے آپ سے مانگا ہے - وہ اوس سے دگنے کو بھی اچھا ہے -

کرایہ پر لینے والا وہ مکان میرے لیئے موزون ہوگا - لیکن اوس کے ہمسائے کیسے ہین

مالک مکان سب کے سب نہایت شریف اور نیک آدمی ہین - کسی مکان کو اون سے بہتر پڑوسی نہین مل سکتے نیز دنیا بھر مین اوس سے زیادہ کوئی صحت بخش مقام نہ ہوگا - چنانچہ گزشتہ پانچ سال مین یہان نجار کا تو کیا ذکر ہے کسی کے سر مین خفیف سا درد بھی نہین ہوا "

کرایہ پر لینے والا تب یہ مکان میری اغراض کے لیئے مفید نہین -

مالک مکان کس لیئے

کرایہ پر لینے والا یقیناً نہین کیونکہ مین ڈاکٹر ہون " (//)

ایک سکاچ بڑھیا کو جب پادری نے نصیحت کی کہ دوران واعظ مین اپنے آپ کو بیدار رکھنے کیواسطے ذرہ سی ہلاس لے لیا کرو - تو بڑھیا جھٹ بول اوٹھی کہ " حضرت وعظ ہی مین آپ ہلاس کیون نہین ملا دیتے"

عبد المعبود ہندوستان مین وقت کے پابند جنٹلمین کون ہوتے ہین -

مہیش پرشاد افیونی ہوتے ہین

عبد المعبود - کیون "

مہیش پرشاد - کیونکہ افیون

کھانے کے وقت کا بہت لحاظ
رکھتے ہین ۔" (رر)

ناگرا (مطلوب سے) ہمیشہ غیر کے گھر آپ جانا
بلائے سے یہان ہرگز نہ آنا

یہی حسرت رہی دل مین میری جان
کبھی تونے کہا میرا نہ مانا ٭

دوست ناصح ارے ناگر پڑین تھپر
تیری دانائی پر دل تیرا جا کے
پڑا اس بت ہرجائی پر۔

ایک اعلے درجے کے
جرمن ریاضی دان نے نسبت
ہوجانے کے بعد اپنی ساس سے
وقت معینہ سے پہلے مراسم
شادی ادا کیئے جانے کی درخواست
کی۔ اس پر ساس نے شبہ کی نگاہ
سے دیکھ کر پوچھا۔ کیون؟"

ریاضی دان مینے ابھی حساب لگا کر معلوم کیا
ہے کہ اگر ہماری شادی آئندہ پنجشنبہ
کو ہوئی۔ تو اس شادی کی پچیسوین
سالگرہ ہفتہ کے روز ہوگی۔ چونکہ مین
شنبہ کو ہمیشہ شطرنج مین مشغول رہتا
ہون۔ اس لیئے اس مبارک سالگرہ
مین حصہ لینے سے محروم رہ جائیگا

لنڈن کے ٹامی اور جانی دو
لڑکون مین ایک مرتبہ حسب ذیل
گفتگو ہوئی۔" (رر)

ٹامی آؤ۔ اس گھر کے دروازے
پر کھیلین۔"

جانی اس خالی گھر کے دروازے
پر کھیلنا فضول ہے۔
آؤ بازار مین چلین۔ مجھے ایک
اخبار نویس کا مکان معلوم ہے
جو تمام شب لکھتا رہتا ہے۔ اور
اپنے خالی دماغ کو بھرنے کے لیئے
دن بھر سویا کرتا ہے۔ اوس کے
دق کرنے سے کچھ مسرت تو ہوگی۔

راوی دق کرنے کی خوب
سوجھی؟" (رر)

خریدار (دوکان پر جا کر):۔
او بے مرغی والے
مرغی کا انڈا ہے۔

بیضہ فروش کون مرغی کا انڈا
لے گا؟"

مسافر (فخریہ) مین دہلی کا رہنے والا ہون - اور ابھی اس شہر مین وارد ہوا ہون -

بھٹیاریان بہت خوب مین تمام مسافرون سے کہہ آؤن گی - کہ ذرا ہوشیار رہین ۶ " (ر)

ایک مستعفی مدرس صاحب کہتے ہین - کہ دو مین نبسی سے اس لئے اکثر مچھلیان پکڑا کرتا ہون - کہ جب تک پُرانی عادت کے مطابق میرے ہاتھ مین چھڑی نہ رہے مجھے چین نہین پڑتا -

میان لڑکے تم کیون روتے ہو - مجھے مار پڑی ہے -

مگر تمھین کیون مار پڑی ہے -

کیونکہ مین روتا تھا -

مان میری - تم باہر کھڑی کیا دیکھ رہی ہو ۶ "

لڑکی مین چاند کو دیکھ رہی ہون "

مان اَب ساڑھے گیارہ بج چکے ہین - چاند کو کہو کہ وہ اپنے گھر چلا جاوے - اور تم اپنے گھر آکر سو رہو "

راوی بات یہ تھی کہ میرے اپنے عاشق سے باتین کر رہی تھی ۶ " (ر)

ہگن کل رات کا کھیل ایک واقعی نقل کی اصل تھی -

دگن سچ مچ بعینہ نقل تھی - گرجا کے پارٹ مین جتنے لوگ عبادت مین شریک تھے اور پادری صاحب کا وعظ سُن رہے تھے - وہ سب سوئے ہوئے دکھلائے گئے تھے " (ر)

دُوکان کا مالک (چپراسی سے) کل تم نے زُلدو سے تقاضا کیا - بہت دن ہوگئے ہین اُوس نے رقم ادا نہین کی "

چپراسی مین کل اوس سے بموجب آپ نے بتلایا تھا - زُلدو سے تقاضا کرنے گیا تھا - مگر معلوم ہوا کہ اُوس مکان مین بہت سے زُلدو ہین - بلکہ اُون مین سے ایک نے مجھے دھکے دے کر مکان

سے باہر بھی نکال دیا"

دوکان کا مالک تو وہی ہمارا مقروض ہوگا۔ پھر اوس سے کل تقاضا کرو۔

دنیا مین دو قسم کے لوگ ہین ایک جن کے پاس کھانا بھوک سے زیادہ ہے۔ اور ایک وہ جن کے پاس بھوک کھانے سے زیادہ ہے

ایک جو نصف ساؤن کا سکہ تمہارا بیٹا نگل گیا تھا۔ کیا وہ واپس مل گیا تھا۔

دوسرا وہ ڈاکٹر نے اپنی فیس مین مجرا کر لیا تھا"

بیٹا ابا۔ فوجون کے جنرل تو بڑے بہادر ہوتے ہین۔

باپ ہان بیٹا بلا شبہ ایسے ہی ہوتے ہین۔

بیٹا تو پھر کیون نقاش اون کو تصویرون مین میدان جنگ سے تین سال دور پہاڑی پر ڈھلوان کے آگے شیشے لگائے کھڑا ہوا ظاہر کرتے ہین ؟" (؍)

مرد کم سے کم ایک درجن ایسی عورتین موجود ہین" جو تمہارے مرنے کے بعد خوشی سے میرے ساتھ شادی کرینگی"

عورت مجھے ذرا بھی شک نہین کیونکہ اودن کو یقین کامل ہوگیا ہے۔ کہ مینے تم کو خوب لائق اور سیانا بنا دیا ہے ؟" (؍)

سائل حضور بھوکا ہون۔ کچھ دلوائیے"

امیر اچھا یہ پیسہ لو۔ اور بتاؤ کہ تم کیون ایسے کنگلے ہوگئے"

سائل حضور مین آپ کی طرح فیاض تھا۔ اور خیرات کرتے کرتے اس نوبت کو پہونچ گیا ہون"

انفلوانیزا کا مریض ڈاکٹر صاحب کیا آپ یہ کہتے ہین۔ کہ آپ ہر دفعہ پانچ شلنگ مجھسے لینگے"

ڈاکٹر بیشک مین وہی آپ سے لونگا۔ جو دوسرون سے

لیتا ہون ؛"

مریض افسوس ہے۔آپ کو ضرور مجھ سے رعائت کرنی چاہیئے۔کیونکہ مین ہی اِس پڑوس مین انفلوانزکے پھیلانے کا باعث ہوا ہون

واعظ کیون تم سامنے کے شراب خانہ مین جا رہے ہو"

دہقان یقیناً"

پادری ہم اوس خفیہ شیطان کو جانتے ہو۔جو تمہارے ساتھ وہان جا رہا ہے؟

دہقان کچھ پرواہ نہین۔وہ اپنی ٹینوشنی کی قیمت خود ادا کرے گا ؟" (رر)

ایک پیر مرد پالکی پر سوار ہوئے اور کپڑون کا کثیر الوزن گٹھڑ سامنے رکھ لیا۔کہارون نے غدر کیا کہ اتنا بوجھ ہم سے نہ اوٹھے گا۔تب اُنھون نے گٹھڑ کو گود مین رکھ کر کہا کہ "آب ہم نے تمام بوجھ خود ہی اُوٹھا لیا۔چلو" (رر)

لاغر بورڈر تعجب ہے کہ اِس بورڈنگ ہوس مین رہکر اتنے موٹے ہوگیئے ہو یہنی تو صاحبخانہ (میان بھٹیارے) کی بیٹی سے ربط ضبط بھی اسی لیئے بڑھایا تھا"

توانا بورڈر مگر مینے خدمتگار (نوکرانی) سے ربط ضبط بڑھایا ہوا ہے۔کیونکہ کھانا تو اوس کے ہاتھ مین ہے"

میان نکو یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے۔کہ جتنے نامی شخص ہوئے ہین۔اُون کے ناک لمبے تھے"

مخاطب لیکن جن شخصون کے ناک لمبے ہین۔یہ ضروری نہین کہ وہ ناموری حاصل کرین۔اس قسم کا نتیجہ نکالنے سے بڑی خرابی۔ابتری۔بیفائدہ تکلیف اور مایوسی پیدا ہوگی۔

ایک لڑکے نے ایک مسجد کے ملاجی کو ایک مٹی کی رکابی مین کھیر لا کر دی۔ملانے پوچھا۔بیٹا یہ کھیر آج کیسے لائے ہو"

لڑکا (بھولے پن سے) امان

نے کھیر پکائی کتے نے منھ ڈال دیا سوامان نے کہا کہ ملا جی کو دے آ۔

ملا دور ہونا معقول۔ یہ کہکر رکابی پھینک دی۔

لڑکا (روکر) ”میری رکابی پھوڑ دی۔ مجھے مار ہی گی یہ تو میرے چھوٹے بھائی کے پاخانہ اوٹھانے کی تھی۔

ایک کسی بزرگ نے کیمیا کا نسخہ خواب مین مجھے تعلیم کیا ہے۔ آپ اوس سے قلمبند کر لین۔ مبادا یاد نہ رہنے پر تالف ہو۔

دوسرا جناب بہت جلد ارشاد فرمائیے۔

پہلا دو کیا۔ دو کیا۔ کا ہے کی تھی۔ کا ہے کی جڑ دو چیزین بھول گئین۔

ایک مشرقی بادشاہ نے دربار مین اعلان کیا کہ جو شخص سب سے بڑا جھوٹ بولے گا۔ کہ جس سے بڑا جھوٹ بنانا ممکن نہ ہو گا اُس کو ایک بیش قیمت گنبد سونے کا دیا جائیگا کئی شخصون نے بادشاہ کے حضور مین جھوٹ بولے آخرش رنگون کا ایک عمر رسیدہ آدمی ایک بڑا سا مٹکا کندھے پر رکھکر بادشاہ کے حضور مین پیش ہوا۔ اُوس نے کہا۔ بادشاہ سلامت کے باپ نے ایک ایسا ہی سونے کا بھرا ہوا مٹکا میرے باپ سے قرض لیکر کہا تھا۔ کہ ”تم نے میرے بیٹے کو سونا واپس دے دینا۔ بادشاہ نے کہا“ ناممکن۔ اُوس بوڑھے نے کہا ”اگر یہ حکایت درست ہے۔ تو اپنے باپ کا قرضہ ادا کرو۔ اگر ناممکن ہے۔ تو مینے سونے کا گنبد جیت لیا ہے“ بادشاہ نے فی الفور اُوس کو انعام دے دیا۔

ایک صاحب نے اپنے ملازم سے پیسے لیکر لڈو منگوائے نوکر صاحب نے چار لڈو خریدے راستے مین یہ خیال کرکے کہ ایک تو میان ہم کو ضرور ہی دین گے۔ ایک لڈو کھا لیا۔ تھوڑی دور چلکر سوچا کہ ہملیں کو بھی دین گے۔

اور وہ مجھ سے کہنے لگے - کہ بوبھائی تم ہی کھالو - اس سے بہتر ہے کہ وہ بھی ابھی کھالون - وہ بھی کھالیا - آگے بڑھکر گر پڑا - سوچا کہ گرے ہوئے کو آقا نہ کھائینگے - اُسے بھی کھالیا - مکان پر پہونچکر ایک میان کے سامنے رکھدیا - میان نے حیرت سے پوچھا - کیا ایک ہی ملا ہے؟" نوکر نے کہا - حضور چار ملے تھے - ایک گر پڑا - اور دو مینے کھالیئے میان نے کہا کہ - تو نے کیونکر کھائے - اوس نے سامنے سے وہ اوٹھا کر کھالیا - اور کہا ایسے کھائے -

پیارے جان - میم صاحب نے نرم آواز سے کہا - مینے ارادہ کرلیا ہے کہ ابھی نئی ٹوپی نہین خریدون گی - اور اس روپے سے امان کو یہان بلا لونگی - اور آمد و رفت کا کرایہ اس سے زیادہ خرچ نہین ہوگا " مگر میری پیاری" صاحب نے گھبرا کر کہا - مجھے تمہین یہ پرانی ٹوپی ایک دن اور پہنے دیکھ کر بھی بڑا صدمہ ہوگا - اور جب تک تم نئی ٹوپی خرید کر نہ پہن لوگی - مین گھر مین نہین گھسونگا -

میم بیچاری مسکرا کر خاموش ہوگئی

مان بیٹے سے " وہ تمہارے باوا جان نے تو آنا ہی چھوڑ دیا "

بیٹا کیون -

مان معلوم نہین "

بیٹا اچھا تو کیا نہین - اون کے آنے سے کیا فائدہ تھا - بس کافی ہے - کہ وہ کھانا کپڑا دے دیتے ہین؟"

مان نہین بیٹا - تمہین معلوم نہین اون کے آنے سے بہت فائدہ ہے "

بیٹا آخر کیا فائدہ -

مان یہی کہ تم پیدا ہوئے ہو "

عورت خاموشی سے تکلیف برداشت کرنا عورتون کا کام ہے "

مرد خاموشی سے وقعی خاموشی سخت تکلیف کی بات ہے

ڈاکٹر: تمہاری بیوی بدخوابی سے بیمار ہے تو سونے سے پہلے کچھ کھا لیا کرے۔

شوہر: مگر ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے ایک مرتبہ اُوسے کہا تھا کہ سونے سے پہلے کچھ نہ کھایا کرے ؟"

ڈاکٹر: (بڑے ٹھسے سے): "ہان صاحب سنہ ۱۸۹۶ء کی بات ہے۔ اُس وقت سے اب تک سائنس مین بڑے تغیرات ہو گئے ہین ؟"

مان: جانی تم جانتے ہو مین آج تمہین کیون مار رہی ہون

جانی: ہان آج صبح سے ہی تمہارا مزاج بگڑا ہوا ہے اور جب تک تم کسی پر اپنا غصہ نہ نکال لو۔ تمہارا مزاج ہلکا نہین ہو گا۔

مان نے لڑکے کو نہین مارا۔

دستور ہے کہ یورپ مین جہان تک ہو سکتا ہے۔ اپنی عمر بہت کم بتلاتی ہین۔ اور ہمیشہ جوان بنے رہنے کی کوشش کرتی رہتی ہین۔ ایک مس نے جو سمجھتی تھی۔ کہ وہ اپنی عمر چھوٹی ظاہر کرنے مین کامیاب ہو رہی ہے۔ ایک روز اپنی سہیلی سے کہا۔ مین اپنی چالیسوین سالگرہ کو یاد کر کے کانپ جاتی ہون" یعنی کہ ایسی عمر رسیدہ ہو جانے کے خیال سے ؟"

سہیلی: کیون تمہاری چالیسوین سالگرہ پر کوئی ناگوار واقعہ پیش آیا تھا۔ گویا کہ چالیسوین سالگرہ گزر چکی تھی ؟" (ر۔ر)

ایک میراسی ایک روز کسی ججمان کے گھر مہمان تھا۔ ججمان بیچارہ غریب آدمی تھا۔ رات کو اُس کو اُس کے یہان سے روٹی جو ملی تو اُس پر بہت سا ساگ رکھا ہوا تھا۔ میراسی نے کہا ججمان خدا پھر دا ابھی مجھے دینا۔ مین ساگ کے نیچے سے روٹی نکالنا چاہتا ہون یعنی ساگ اتنا زیادہ ہے کہ جس نے روٹی چھپا لی ہے ؟"

مریض: ڈاکٹر صاحب مین زندگی سے بیزار ہ

معلوم ہوتا ہون۔ میرا کسی بات مین دل نہین لگتا۔ بھوک نہین رہی۔ نیند نہین آتی ہے۔

ڈاکٹر کیا تم اوس عورت سے شادی نہین کر سکتے کہ جہان تمہارا دل اٹکا ہوا ہے۔

ایک مدرسہ کی لڑکی نے ایک دوسری عورت کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ یہ لڑکی ہے۔ جس نے پچھلے سال مدرسہ چھوڑ دیا تھا۔ بیشک مین کسی مرد کی ہو کر نہین رہتی۔ اوس عورت نے جواب دیا جو اس عرصے مین شادی کر چکی تھی۔ بلکہ وہ میرا ہو کر رہتا ہے۔

ایک امیر صاحب بڑے غور کے ساتھ عید کا چاند دیکھ رہے تھے۔ ایک مصاحب خاص نے کہا "دیکھیے وہ سامنے ہے"۔ امیر صاحب نے فرمایا "ہمین نظر نہین آتا"۔ مصاحب نے کہا "مجھے دو چاند نظر آتے ہین"۔ امیر صاحب نے تعجب سے پوچھا۔ کیونکر؟ مصاحب نے فوراً امیر صاحب کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا "ایک یہ۔ دوسرا (انگلی کا اشارہ کرکے) وہ"

ایک اہل تشیع صاحب نے ایک مہلک مرض سے صحت پانے کے بعد مجلس شبیر ترتیب دی۔ چند احباب مع حکیم صاحب کے جن کا معالجہ ہوا تھا، حاضر تھے۔ ایک مصاحب نے فرمایا کہ عارضہ بہت سخت تھا۔ مگر مولا علی نے اپنا فضل کیا۔ حکیم صاحب سنت جماعت تھے۔ کہا کہ مولا علی نے تو اپنا فضل کیا۔ مگر ان کے ساتھ حضرت عمرؓ نے بھی وفا کی۔ ورنہ امید زیست نہ تھی ہے" (ر)

باپ (اپنے بیٹے سے)۔ "جاؤ بیٹا اماں سے (اپنی بیوی سے) روپے مانگ لاؤ۔ بازار سے چند چیزین منگانی ہین"

لڑکا (اندر جاکر)۔ "اجی اماں! اجی اماں!! ابا نے روپے مانگے ہین"

ماں کتنے؟

لڑکا یہ مجھ سے نہین کہا۔

ماں (پیار اور پچکار کر) - جاؤ آ گئے (اپنے شوہر سے) پوچھ آؤ کتنے روپے چاہیئے۔

راوی ناظرین تعجب کریں گے کہ بعد ازاں کیا ہو جانے کے میاں بیوی میں کیا کیا رشتہ رہ جاتا ہے؟" (۲)

ملاقاتی تمہیں زندگی کے سفر د گرم کا تجربہ حاصل کیا ہے - اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری زندگی میں سب سے اچھا اور خوشی کا وقت کون سا تھا؟

بوڑھا خوشی کا وقت اب تک نہیں آیا؟

ملاقاتی ابھی تک نہیں آیا تو کب آئیگا؟

بوڑھا جب لوگ فضول سوال پوچھنے سے باز رہیں گے؟" (۲)

فرانسیسی مرد فرانسیسی دنیا کو فتح کرتے ہیں

انگریز عورت لیکن ایک انگریز عورت کے دل کو فتح نہیں کرسکتے۔

فرانسیسی مرد انگریز عورت میں دل ہی نہیں ہوتا۔

انگریز عورت اس لیئے کہ وہ اون کے حوالے کر چکتی ہے جو فرانسیسیوں کو خوب ذلیل کرتے ہیں" (یعنی انگریزوں کے)؟"

میم جان - تمہیں شرم آنی چاہیئے - کہ تم نے ایسے خوبصورت چھوٹے سے بے زبان پرندے کو گولی سے مار دیا؟"

صاحب میں نے اس خیال سے مارا تھا کہ تم اس کے پر اپنی ٹوپی پر لگا کر خوش ہوگی

میم خوب کیا - جان اس سے تمہاری طبیعت کی رسائی ظاہر ہوتی ہے؟" (۲)

جیک میری معشوقہ تمام شہر کی عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے"

ٹام — بجا۔ میری اب دیہات مین چلی گئی ہوئی ہے۔

مسٹر چارلی — تمہارے پُرانے یار کی چہرے پر اُداسی برس رہی ہے۔ اِس کا باعث کیا ہے؟

مسٹر باڈکن — کئی سال گزرے ہین کہ اُوس نے ایک حسین لیڈی کے ساتھ شادی کرنے کی تجویز ٹھہرائی تھی۔

مسٹر چارلی — اور اُوس نے انکار کردیا۔

مسٹر باڈکن — نہین۔ اُوس نے اُوس سے شادی کی تھی؟" (رر)

ایک لڑکا — (غمناک لہجے مین) مین یتیم ہون۔ میرے باپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور وہ قید خانے مین بھی ہے۔ اور مان ایک پاگلخانے مین بندھی۔ اور اگر مین کچھ پیسے جمع کیے بغیر گھر جاؤن تو وہ مجھ سے پیار نہین کرین گے؟" (رر)

موچی — بوٹ کو پالش (صفا) کرا لیجیے؟"

بدماغ آدمی — تمہین پھانسی دون؟"

موچی — صاحب پہلے اپنے سلیقہ کو پالش کرا لیجیے؟"

بی گھروالی نے آدھی رات کے وقت اپنے خاوند کے کانون مین سرگوشی کی کہ "وہ اِس وقت گھر مین چور گھسے ہوئے ہین"

میان — (غنودگی کی حالت مین) بہت اچھا صبح اُٹھتے ہی اِن کی طرف توجہ کرونگا"

فوٹوگرافر — کیون خیر تو ہے۔ دیکھو اب تمہارے بشرے سے خوشی اور مسرت ظاہر نہین ہوتی

تصویر کھنچوانے والا — تم احمق ہو۔ اگر مین ایسا ہی خوش نظر آؤن جیسا کہ تم نے ہدایت کی ہے۔ تو میرا کوئی واقف پہچان نہ سکے گا مین پولیس کا سارجنٹ ہون"

مسٹر ینگ ہسبنڈ (جو اس ناجنتہ ہو کر شوہر سے):- او ہنری مین ایک خوفناک بات سناتی ہون - تمھی تمہارا مونڈنے والا برش نگل گئی ہے -

باپ (جو کسی فکر مین غرق تھا) " اور کچھ مضائقہ نہین بے ردی ہو گیا تھا اور مین بھی ایک نیا برش خرید ڈالتا -

ایک بانکی عورت گویا دو شخص اس سے شادی کرنے کے خواستگار ہوئے تھے - ان دونون مین سے کون خوش قسمت ہے -

دوسری بانکی عورت فلان شخص کیونکہ دوسرے نے اوس سے نکاح کر لیا ہے " (")

ایک شخص نے اپنے نوکر کے ہاتھ اپنے دوست کے پاس خط بھیجا - نوکر نے خط کہین گرا دیا - اور سادہ کاغذ اوس کے عوض لپیٹ کر اپنے آقا کے دوست کے پاس لے گیا - وہ ایسا لپٹا ہوا کاغذ دیکھ کر کہنے لگا - معلوم ہوتا ہے - میرے دوست نے جلدی کے مارے لفافہ بھی نہین لکھا " نوکر بولا " حضور لفافہ تو درکنار - اونھون نے مارے جلدی کے خط کے اندر بھی کچھ نہین لکھا - اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لیجئے " (")

ایک احمق کا لوٹا ٹوٹا ہوا تھا - آپ بیت الخلا کو گئے تو سب پانی بہ گیا - فکر ہوئی اس کا کوئی انتظام کیا جائے - دوسرے وقت پاخانہ پھرنے سے پہلے ہی استنجہ کر کے باطمینان تمام فارغ ہو کر خوش خوش چلے آئے اور اپنی حسن تدبیر اور حفظ ماتقدم پر بیحد نازان ہوئے -

خریدار اس تصویر کا دام کیا ہے -

مصوّر اس کی قیمت ایک ہزار پونڈ ہے -

خریدار کیون صاحب - اپنی زندگی ہی مین تم ایسی

داسون کی امید کرتے ہو۔ جو چار پانچ صدیان تمہارے مرنے کے بعد وصول ہوسکین۔

شوہر (کان کھڑے کیئے ہوئے) میرے خیال مین گھر مین چور ہے

بیوی (ڈر کر):۔ خدا فضل کرے دیکھو میری نائٹ کیپ (رات کی ٹوپی) تو ٹھیک ہے۔

راوی قدرت خدا۔ اس وقت بھی بناؤ سنگار کا خیال نکیا جب تم بڑے ہوگے تو کیا کروگے۔

چھوٹا لڑکا (نہایت سنجیدہ صورت بنا کر):۔ مین باوا کو خوب پیٹون گا۔ اور جتنی مرتبہ وہ مجھ کو پیٹتا ہے سب کا بدلہ لے لون گا۔

بوڑھی لیڈی (جہاز کے کپتان سے ساتوین دفعہ) "کوئی اندیشہ درپیش نہین ہے کیا مین ڈوب جاؤن گی"

پریشان ناخدا مجھے اندیشہ ہے۔ کہ نہین۔ ڈوبوگی ہے" (")

ایک زمانہ مین تحصیل بھونگام ضلع مین پوری مین کوئی صاحب تحصیلدار تھے۔ قضائے آلہی سے تحصیلدار صاحب کے والد مرگیئے ایک لالہ صاحب جو خود بیمار تھے اپنے صاحبزادہ کو ماتم پرسی کے لیئے بھیجا۔ اور ہدایت کردی کہ جو کچھ لوگ وہان کہہ رہے ہون وہی تم نے کہنا۔ یہ گھر سے چلے راستے مین تمام لوگ اوس کو گالیان دے رہے تھے۔ اور یہ کہہ رہے تھے کہ اچھا ہوا مرگیا۔ بڑا دق کیا کرتا تھا۔ جب چھوٹے لالہ جی تحصیلدار صاحب کے پاس پہونچے تو کہنے لگے کہ اچھا ہوا مرگیا۔ بڑا دق کرتا تھا۔ تحصیلدار نے پوچھا کہ یہ کون احمق ہے۔ اِس سے یہان سے نکالدو۔ بے چارہ ذلیل ہوکر باپ کے پاس آیا۔ اور کل سرگذشت سنائی باپ نے کہا کہ تم سخت نالائق ہو۔ مین خود جاتا ہون۔ لالہ صاحب خود بہ نفس نفیس تشریف لے گیئے تحصیلدار صاحب

اُوسے کیا کہتی ہے؟"

ایک معزز بوڑھے نے کہا۔ ہان مین مصر آب و ہوا کے درمیان رہنے سے نہایت خوش ہون۔ ایک شخص جو پاس ہی کھڑا ہوا تھا کہنے لگا۔ واقعی یہ تو عجب بات ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مین ڈاکٹر ہون"

ایک قمار باز بستر مرگ پر پڑا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے اوس سے مایوس ہو کر کہا کہ تم کل صبح کے آٹھ بجے کے بعد زندہ نہ رہ سکو گے۔ دوسرے روز اوس نے ڈاکٹر کو پھر طلب کیا۔ اور نہایت دھیمی آواز سے کہا۔ ڈاکٹر مین تمہارے ساتھ ایک اشرفی کی شرط لگاتا ہون۔ کہ مین نو بجے تک زندہ رہونگا

مہمان خدمتگار یہ بکرے کا دل بڑی بُری طرح سے پکایا گیا ہے؟

خدمتگار جناب بات یہ ہے کہ اس ہوٹل کے باورچی کو عشق و محبت مین ناکامی کی وجہ سے قلبی صدمہ پہونچا ہی۔ اور جب اوس کو کبھی دل سے واسطہ پڑتا ہے۔ تو وہ ایسا حواس باختہ ہو جاتا ہے کہ اوس کو یہ خبر نہین رہتی کہ وہ کیا کر رہا ہی۔

پہلا مجھے اپنے کتے کا بڑا افسوس ہے کہ وہ بدمعاش کو فوراً تاڑ جاتا تھا اور کاٹ کھاتا تھا۔ مگر بھلے مانس کو وہ کبھی کچھ نہ کہتا تھا

دوسرا اس نے ایک دن مجھ بھی کاٹ کھایا تھا۔ اس لیئے مین نے اوسے ایک فقیر کو دے دیا ہے"۔

پہلا اس کی پہچان واقعی تعریف کے قابل تھی۔

پچھلے زمانے مین بھونگام ضلع مین پوری مین ایک قاضی چھوٹے چھوٹے مقدمات فیصل کرنے کو مقرر ہوتا تھا۔ چنانچہ موجودہ قاضی کا انتقال ہوگیا۔ تو اون کے نائب جنھین یہ جگہ ملی والی تھی۔ قضیات کا پروانہ حاصل کرنے کو مین پوری تشریف لے گئے۔ بعد حصول مطلب

واپس ہوئے تو مکان مین جانے سے پیشتر آبادی کے نزدیک ایک پختہ کنوئین کی جگت پر مُنھ ہاتھ دھونے کی غرض سے بیٹھ گئے جب کھنکارے تو کنوین مین سے بھی آواز بازگشت سے کھنکار کی آواز سنائی دی قاضی حیران ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے معلوم ہوا کہ کنوئین مین سے آواز آئی ہے جھانکر دیکھا تو آدمی کی صورت بھی نظر آئی (جو انھین کا عکس تھا) پانی مین لہر اور دور ہونے کے سبب سے نہ پہچان سکے - بڑے متعجب ہو کر دریافت کیا -

قاضی کون ہے -

آواز بازگشت - کون ہے -

قاضی - مین قاضی -

آواز - مین قاضی -

قاضی - تو کہان کا قاضی -

آواز - تو کہان کا قاضی

قاضی - مین بھونگام شہر کا قاضی

آواز - مین بھونگام شہر کا قاضی -

قاضی - تو پروانہ دکھا -

آواز - قاضی ہی تو پروانہ دکھا - آپ نے فوراً جیب سے پروانہ نکال کر دکھا یا ہاتھ بڑھا کر کہا لی دیکھ - وہان بھی پروانہ موجود تھا پھر تو بہت ہی پیچ و تاب کھا یا اور واپس مین پدرتی پہونچے افسر کے سامنے غصے سے پروانے کو ٹپکر فرمانے لگے - حضور کو خوب معلوم ہے کہ دو بادشاہ اقلیمے نہ گنجند - دو گدا ایک کملی بخسپند پھر بھی حضور نے مجھے خشکی کی راہ بھیجا - دوسرا تری کی راہ بھیجدیا - جب افسر نے اِس معمہ کا مطلب سمجھا تو حکم دیا کہ جو تری کی راہ گیا ہے اوسی کو ہم نے قاضی مقرر کر دیا ہے اور پروانہ لیکر انھین رخصت کیا - اور دوسرا قاضی بھیجدیا

چار پانچ آدمی بیٹھے گپین ہانک رہے تھے - اثنائے گپ مین کسی مقدمہ کا ذکر آیا -

انور بھائی واقعہ متعلقہ کی تعریف تو بیان کرو -

مجید (جو قانون پڑھ رہے تھے)

واقع متعلقہ کی وہی تعریف ہو جیسے
کہ بھینس کے ساتھ سینگ ہیں؟

بدھو تم نے یہ نئی ٹوپی کس قیمت پر خریدی ہے"

فتو - میں نہیں جانتا - کیونکہ میری ٹوپی خریدنے کے وقت کوئی دوکان میں نہ تھا"

قیدی (مجسٹریٹ سے) حضور براہ مہربانی میرے مقدمے کو جلد ختم کرنے کی کوشش فرمایئے - اس وقت بارہ بجے ہیں - اگر مجھے جیلخانہ ہی میں جانا ہے - تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں دوپہر کے کھانے کے وقت پر تو پہونچ سکوں؟" (ر)

ممتحن (طالبعلم سے) فرض کرو کہ اس میز پر پانچ سیب ہیں - اور اگر ——"

امتحان دینے والا لڑکا (بات کاٹکر) جناب یہاں کوئی سیب نہیں -

ممتحن تم فرض کرلو - کہ ہیں - اگر اُن پانچ میں سے تمہاری ماں دو تمہیں دے دے - تو باقی کتنے رہینگے؟"

لڑکا میری ماں آج کل کہیں باہر گئی ہوئی ہے - وہ مجھے سیب کیونکر دے سکتی ہے -

ممتحن اچھا فرض کرو - دو سیب تمہاری بہن نے اُدھا لیئے اب باقی کتنے رہے"

لڑکا یہ ممکن نہیں ہے -

ممتحن کیوں -

لڑکا میری بہن جب تک پانچویں سیب نہ لے لے گی - کبھی نہ جائے گی - ہند"

ممتحن ہنس پڑا اور دوسرے لڑکے سے سوال پوچھنے شروع کیئے

احمد (اپنے ایک ہم جماعت سے) محمود کیا حال ہے - کالج کی زندگی تو اب ختم ہو چکی - کوئی ذریعہ معاش بھی جانتے ہو -

محمود ایک دولتمند نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا ہے -

احمد کس خدمت پر"

محمود بطور خانہ داماد ؟"

تم اپنے اس خیال کی وجہ بیان کر سکتے ہو۔ کہ وہ عورت اوس سے شادی کر لیگی۔

کیونکہ اُس کے والدین نے اسے منع کر دیا ہے ؟" (۲)

تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ میری پولنج ایک امریکن عورت بدمستی کے الزام پر شکاگو کے جسٹس ہال کے روبرو پیش ہوئی۔ عدالت نے پوچھا اگر تمہین رہا کر دیا جائے۔ تو تم شراب چھوڑنے کے عہد پر دستخط کر دوگی۔ اگر مجھے ایک گلاس پینے کی اجازت دی جائے۔ تو مین کر دونگی" عدالت نے "یہ مانا" اور عہد پر دستخط ہو گئے۔ جب یہ عورت کمرہ عدالت سے باہر گئی تو کہنے لگی۔ کہ اوس نے یہ نہین کہا تھا۔ کہ گلاس کتنا بڑا ہوگا۔ میرے پاس دو فٹ بلند گلاس ہے۔ اور اب مین اوسی مین شراب پیا کرونگی۔

ایک بخیل کو کسی مفید عام کام مین اوس کے دوستون نے چندہ دینے پر مجبور کیا۔ اوس نے دس ہزار روپے کا چک لکھ کر حوالے کیا۔ سب نے اوس کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا۔ اُس سے کہا کہ اس پر دستخط تو کر دو۔ اُس نے کہا کہ مین ایسے کار خیر مین ہمیشہ اپنے نام کو پوشیدہ رکھنا پسند کرتا ہون۔ یہ کہکر سلام کر کے جلدی سے مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ ؟"

میان بدبدھ نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ اپنے ادا کردہ بلون کو ضایع نہین کرتا"

"اوس سے ایسی توقع رکھنا غیر مناسب نہین۔ وہ اِن کو چوکھٹے مین لگا کر اپنی بیٹھک مین بطور نوادر و عجائبات کے رکھے تو بھی تعجب نہین ہونا چاہیئے"

مجسٹریٹ (گواہ سے) "کہو۔ خدا کو جان کر سچ کہون گا"

گواہ جناب حلف نہ دین۔ مین تو کیا کوئی شخص بھی حلف سے سچ بات نہین کہہ سکتا"

مجسٹریٹ دیکھو تحقیر عدالت مین دھر لیئے جاؤ گے تم کو سچ کہنا ہوگا۔

گواہ تو یہ سچ کہنے بھی تحقیر عدالت ہوتی ہے۔ اگر آپ کی منشاء یہ ہے۔ تو بہتر۔ مجھسے سماعی شہادت حضور لین گے یا چشم دید "

مجسٹریٹ چشم دید۔ گواہ۔ یہ مجھ کو معلوم فرمائین "

مین ایسی شہادت نہین دے سکتا۔

مجسٹرٹ ذرا سوچ کے تمہاری واسطے مین کیا کچھ حکم دے سکتا ہون۔ ہوش سے بات کر

گواہ خواہ آپ اور مقدمہ میرے سر پر چلالین مین تو یہی کہون گا۔ کہ آپ نے ہوش درست نہین کر آپ عدالت کی کرسی پر بیٹھکر گواہ کی توہین کرتے ہین دیدہ و دانستہ جھوٹ بولے کی ترغیب دیتے ہین۔

مجسٹریٹ اس بات کا جواب دو۔ ورنہ ابھی تم کو سزا کا حکم دس منٹ بعد سناتا ہون

گواہ اچھا حضور فرمائین۔

مجسٹریٹ۔ تمہارا نام کیا ہے۔

گواہ۔ کریم بخش۔

مجسٹریٹ۔ ماں کو خبر ہوگی۔

مجسٹریٹ۔ تم نہین جانتے۔

گواہ۔ جانتا ہون۔ مگر آپ نے ابھی حکم دیا ہے سماعی شہادت مت دو کوئی شخص اپنے باپ کا نام نہین بتا سکتا "

مجسٹریٹ خاموش ہوگیا۔ اور کہا کہ آپ کی شہادت ہم نہین لین گے ؟ " (ر)

تھکا ہوا شوہر پیاری کھانا تو تیار ہے۔

مین دن بھر مارا مارا پھرتا ہون۔

مہذب بیوی ابھی مجھے معلوم نہین میری خیال مین تیار نہین۔ مجھے دیکھنے کی فرصت نہین ملی ؟ "

شوہر بچے تو سو گیئے ہین۔

بیوی بچے ؟ کیا وہ کہین گھر کے ادھر اُدھر نظر نہین آئے آج صبح تو ہین تھے

شوہر کیا تم میری واسکٹ مین

بلن لگا دو گی تین دن سے اوترا ہوا ہے۔"

بیوی اوہ پیارے شوہر ابھی نہین - ذرہ ٹھہرو - مین خانہ داری اور بچون کی حفاظت پر یہ دلچسپ مضمون لکھ رہی ہون - جو عورتون کی کانگرس مین پیش ہوگا - مین اس مین بالکل مصروف ہون - کیا یہ اعلےٰ مضمون نہین ہے - یہ سن کر تھکا ہوا شوہر کھانے سے مایوس ہو کر اپنی چارپائی کی طرف چلا جاتا ہے -

---

ایک بابو صاحب ہر لفظ کے ساتھ لفظ تابع مہمل اکثر بولا کرتے تھے - ایک روز حکیم صاحب سے پرہیز کی بابت پوچھ رہے تھے - آپ کو آمون سے از حد شوق تھا - بولے کہ مالدہ والدہ بھی کھاؤن یا نہین - حکیم صاحب تھے بذلہ سنج - جواب دیا حضرت لدہ نہ کھائیے آگے آپ کو اختیار ہے -

احمق دوست بھائی تم سے ایک بات پوچھنی ہے"

حامد جلد کہو - مجھے جانا ہے

دوست تم نے اپنے بیمار گھوڑے کو کونسی دوائی دی تھی -

حامد ایک بوتل روغن تارپین -

دوست دوڑا ہوا گیا - اور اپنے بیمار گھوڑے کو ایک بوتل تارپین کی پلا دی آدھے گھنٹے مین اوس کا خاتمہ ہوگیا - دوسرے روز اوس نے حامد سے شکایت کی اوس نے کہا کہ یہی میرے گھوڑے کا حشر ہوا"

دوست نے خفا ہو کر کہا کہ تم نے مجھ سے کہا کیون نہین - حامد نے جواب دیا - کہ یہ تم نے پوچھا کب تھا -

---

بہرا (عیادتاً بیمار سے) اب طبیعت کا حال کیسا ہے؟"

بیمار امید شفا پائی نہین جاتی ہے

بہرا (معمولی جواب سمجھ کر) الحمدللہ کس کا علاج ہے؟"

بیمار عزرائیل علیہ السلام کا۔

بہرا خدا اُون کو مبارک کرے؟ "(ر)"

ایک یورپین کو ایک ہندوستانی کے مُنھ سے میر تقی کا یہ شعر سن کر پسند آیا۔ ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے + اُوس کی زلفون کے سب اسیر ہوئے + اپنے سرشتہ دار سے کہا کہ شعر کو لکھ رکھو اور جب کئی برس کے بعد صاحب ولایت جانے لگا۔ تو سرشتہ دار سے کہا کہ وہ شعر لاؤ جو ہم نے تم کو لکھایا تھا۔ ہم اُوسے ولایت لے جائیگے۔ سرشتہ دار کو یہ بھی یاد نہ رہا تھا کہ کوئی شعر لکھوایا تھا یا نہین صاحب نے پتے کے لیئے اُوس کا مطلب اس طرح سرشتہ دار کو سمجھانا شروع کیا۔ تاکہ اُوسے شعر یاد آجائے۔ اُوس شعر کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہم اور تم اور بڑا صاحب مل کر ایک میم صاحب کے کالے بالون مین دائم الحبس ہو گیا؟" (ر)

ایک افغان کسی عیسائی کے کنوین سے پانی لے کر استنجا کر رہا تھا۔ ایک شخص نے کہا "خان این از چاہ نصرانی ست بنا کر آز آب نجس بدن را نا پاک کنی" افغان نے جواب دیا "بابا جائے ترس نیست نشنیدی کہ سعدی چہ فرمودہ

گر آب چاہ نصرانی نہ پاک است

جہود مردہ می شوئی چہ باک است

ہوٹل کے ایک کمرے پر رات کے وقت ایک قلی نے دستک دی۔ اندر سے ایک مسافر نیند سے چونک کر بولا۔ کون ہے۔

قلی حضور ع۲۰۰ کمرے مین آگ لگی ہے۔ جلدی بیدار ہون

مسافر میرے کمرے کا نمبر کیا ہے۔

قلی حضور ع۱۰۰

مسافر اچھا۔ جب ع۹۷ تک آگ پہونچ جائے اُوس وقت مجھے پھر آکر جگا دینا۔

کسی نے ایک بڑھئی سے جو پہلے بہت مالدار تھا۔ مگر اب مفلس

ہو گیا تھا - پوچھا دو کھو مستری جی
یہ کیا ہو گیا - سارا روپیہ کیا کر بیٹھے

بڑھئی بجائے اوروں کے اپنے لیئے مکان بنا
بیٹھے اس کی غلطی سزا ہے -

آقا تمہاری تنخواہ آج تک ۷۵ پونڈ سالانہ رہی ہے "

کلرک بیشک جناب -

آقا تو آج سے ہم ۲۵ پونڈ کم کر دیتے ہین تا کہ
تم انکم ٹکس کے بوجھ سے تو محفوظ رہو

قلعی گر ذرا دیگ مانجھ لینا -

بیوی صاحبہ مجھ سے تو اتنی
بڑی دیگ نہین مانجھی جاتی "

قلعی گر کیا بچہ ہو - اگر خاوند ہوتا تو دو بچون کی
مان ہوتین ؟ " (۷)

مہاراجہ شیو دان سنگھ رئیس الور
نے ریاست سے سید خلی کے دنون
مین ایک رنڈی اٹھارہ سو روپیے
ماہوار کی نوکر رکھی تھی ایجنٹ صاحب
نے اوس کی شکایت بڑے صاحب
سے کی - تو بڑے صاحب نے
بوقت ملاقات صاحب ایجنٹ
کے روبرو کہا - مہاراجہ صاحب
ایجنٹ صاحب کو ۱۴ سو روپیے
تنخواہ ملتی ہے جو آپ کی ریاست
کا سارا کام کرتے ہین - اور آپ ایک
رنڈی کو اٹھارہ سو روپیے ماہوار
دیتے ہین - مہاراجہ نے فرمایا کہ -
اگر آپ کی مرضی ہو تو ایجنٹ صاحب
کو بھی رنڈی کے برابر کر دون -

کوئی بے روزگار کسی رئیس کے
پاس جا کر نوکری کا خواستگار ہوا -
امیر نے پانچ روپیے ماہوار
دینے کو کہا ہے "

بیروزگار جناب اتنے مین تو میرا گذارا نہین ہو سکتا

رئیس میرے چار نوکر اور ہین جو تم سے بھی زیادہ
مضبوط اور ہٹے کٹے ہین - مین
اون کو بھی یہی تنخواہ دیتا ہون -
تم اون سے زیادہ کے کس
طرح مستحق ہو سکتے ہو "

بیروزگار - جناب یہ ٹھیک ہے

مگر آگئے تو کر آپ کے بے دم ہین اور میری دم بھی ہے۔

رئیس — وہ کہان ہے۔

بیروزگار — (مڈل کا سارٹیفکٹ جیب سے نکال کر) "یہ دیکھیئے؟" (〃)

مریض — ڈاکٹر صاحب دیکھئے تو آج میرا کیا حال ہے۔

ڈاکٹر — اب خدا کا فضل ہے۔ تمھین آرام ہے؟

مریض — مین آپ کا شکر گزار ہون۔ مگر ڈاکٹر صاحب مہربانی کرکے فرمائیے اب آپ کی خدمت کا بل کیا دینا پڑے گا۔

ڈاکٹر — ابھی تم اس بات کی کیون فکر کرتے ہو۔ تم مین کافی طاقت نہین ہے"

اوستاد — عارف دریا کا پانی میٹھا کیون ہوتا ہے اور سمندر کا کھاری کیون ہے۔

عارف — جی۔ دریا کے پانی مین گڑ ملا ہوتا ہے اور سمندر کے پانی مین نہین ہوتا۔

اوستاد — (مسکرا کر) "گڑ کہان سے مل جاتا ہے۔"

عارف — جی دریا پہاڑون سے بہہ کر آتے ہین وہان سے ان مین گڑ مل جاتا ہے۔ کیونکہ پہاڑون کی طرف گڑ زیادہ ہوتا ہے؟" (〃)

ایک ظریف نے کسی متین کم گو سے کہا۔ کہ انسان کو چاہیئے کہ دوسرے کی دو باتین سن کر اپنی ایک کہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے دو کان ایک زبان دی ہے"

ظریف — اس نصیحت کی پابندی ناممکن ہے؟

متین — وہ کیونکر؟"

ظریف — اس طرح کہ اگر دنیا مین کچھ آدمی دو دو زبان اور کان والے ہوتے۔ تب تو دو کان اور ایک زبان والے یعنی ہم اون کی دو دو باتین سن کر اپنی ایک کہتے۔ مگر ہوئے

سب دو کان اور ایک زبان والے
پھر دو کیے کون کہے "
منتظم دفتر منشی صاحب امروز شما از کار سرکاری بے فکر اند؟
منشی نہ حضرت۔
منتظم چہ معنی؟"
منشی ازآن حضرت اجازت امروزہ گرفتنیست۔
منتظم چرا۔
منشی در غریب خانہ نیاز ہست
منتظم نیاز کدام حضرت؟
منشی آن حضرت" (بات تو سیدھی ہے۔ مگر آن حضرت چرطے ضرور ہونگے؟" (ر)
خادمہ بی بی۔ لاٹری مین پہلا انعام جو کئی لاکھ کا ہے میرے نام نکلا ہے؟"
بی بی تو اب ہمارا تمہارا ساتھ چھوٹتا نظر آتا ہے۔
خادمہ جی اور کیا۔ یکجائی کی ایک صورت ہے
بشرطیکہ آپ میری ملازمت اختیار کرنے پر آمادہ ہون؟"
راوی بہت خوب۔ یکجا رہنے کی اچھی سوجھی"
خاوند کا نام کوڑا تھا۔ اور بی بی کا نام چھوٹی ہے۔
خاوند ذرا چھوٹی ٹوکری (ٹوکری کی مونث) تو دے دو"
بی بی اوس مین تو کوڑا رکھا ہے؟"
کہا جاتا ہے کہ فریڈرک شاہ پرشیا (جرمنی) نے ایک دن اپنے سپاہیون کی ایک زبردست رجمنٹ دیکھکر۔ انگریز ایلچی سے کہا۔ کیون جی۔ اتنے ہی انگریزان کو شکست دے سکتے ہین۔
لارڈ ہائنڈ فورڈ (ایلچی)۔ جناب مین اتنا کہنے کی تو جرات نہین کر سکتا۔ لیکن ہان ان کے آدھے انگریز کوشش کرین گے؟" (ر)
چارلس اول کے عہد حکومت مین ایک مشہور جج جیفریز نامی اپنی بید کی لکڑی سے ایک مجرم

کی طرف جس کی کہ بیٹھی ہونے والی تھی۔ اشارہ کرکے کہنے لگا میری بید کے سر پر ایک بڑا پاجی ہے

مجرم | میرے لارڈ۔ کس سر پر؟" (لر)

ایک ٹھاکر صاحب مارواڑی نہایت سنگدل تھے۔ اکثر ڈوم وغیرہ سائل اون کے پاس آتے رہتے تھے۔ جب کوئی ڈوم آتا تو اس سے بچنے کے لیئے آپ نے دو حیلے نکالے ہوئے تھے۔ (۱) جس طرح سائل سلام کرتا اسی طرح کے الفاظ آپ بھی دُہراتے کہ سائل شرمندہ ہوتا۔ مثلاً ڈوم کہتا سلام انداتا) تو آپ بھی فرماتے (سلام انداتا) (۲) ایک برچھی رکھی ہوئی تھی۔ بعد جواب سلام اوٹھ کر اور برچھی ہاتھ مین لے کر ڈوم کی طرف سیدھی کرکے کہنے لگے کیا لیتا ہے یہ خوف کے مارے پیچھے ہٹا اور ٹھاکر صاحب آگے بڑھتے یہان تک کہ وہ نکل جاتا۔ ایک ڈوم ٹھاکر صاحب کا بھی اُستاد تھا۔ وہ ٹھاکر صاحب کے اوصاف سے واقف تھا۔ اُوس نے ارادہ سوال کا کیا۔ پہلے ایک برچھی جو ٹھاکر صاحب کی برچھی سے لمبی تھی۔ بنوالی اور روانہ ہوا۔ ٹھاکر صاحب کے در دولت پر پہونچکر ڈوم نے کہا۔ (سلام میری مان کے خصم) اب ٹھاکر صاحب دُہرادین تو کیا دُہرادین۔ سوائے خاموشی کے کچھ بن نہ پڑا۔ ایک حیلہ تو ختم ہوا۔ دوسرا حیلہ برچھی والا تھا۔ برچھی لے کر ڈوم کی طرف سیدھے ہوئے۔ اور کہا لے کیا لیتا ہے۔ ڈوم ہٹتا ہوا چلا آیا۔ جب وہان پہونچا۔ جہان اپنی برچھی رکھ گیا تھا۔ تو برچھی ٹھاکر ٹھاکر صاحب کی طرف جھونک دی۔ اور کہا دے۔ کیا دیتا ہے۔ ٹھاکر صاحب کھسکنے لگے اور اپنی جگہ بنا سامنے کر آ بیٹھے اور ڈوم کو ایک اونٹ دیکر پیچھا چھڑایا۔

سچ ہے ہر فرعونے را موسے!

ایک شخص عینک فروش کی دوکان پر گیا۔ دریافت کیا۔ پڑھنے والی عینک خریدنا چاہتا ہون۔ دوکاندار نے بہت قسم کی عینکین دکھائین۔ لیکن خریدار کو ایک پسند نہ آئی۔ آخرکار دوکاندار نے جھلاکر دریافت کیا کہ "آپ کو پڑھنا بھی آتا ہے؟" خریدار نے کہا "اگر پڑھنا آتا ہوتا۔ تو آپ کی دوکان پر پڑھنے والی عینک کیون تلاش کرتا"

ایک دیندار کی منکوحہ ایک روز اپنی کنیز پر غصہ کرتی تھی۔ اُس کے شوہر نے دیکھ کر کہا کہ "اس وقت تیرے سینہ پر شیطان سوار ہے" بی بی نے جواب دیا کہ "جب تم اپنے غلامون پر غصہ کرتے ہو۔ اوس وقت کیا تمھاری پشت پر شیطان سوار نہین ہوتا۔"

ایک افیونی چھت پر سے گر پڑا اور اپنے نوکر سے پوچھنے لگا کہ "میان نوکر ہم گرے یا تم" نوکر نے کہا "حضور کہین نہین گرا۔ حضور گرے" تو آپ نے فرمایا کیا کہ "ہم گرے تو ہائے رے؟"

یکے از مشائخ محفل سرود مین مزے مین آکر رقص کر رہے تھے کہ دفعتاً اون کی دستار شریف سر مبارک سے زمین پر آرہی۔ اُس مین چند دینار تھے۔ شیخ وصاحب کا حال وقال فوراً اوتر گیا۔ ناچتے ناچتے مریدون سے اشارہ کرکے کہنے لگے ع آنچہ برسر داشتم بگذاشتم بگذاشتم * مرید سمجھ گئے اور دستار اوٹھاکر کہنے لگے "غم مخور شیخا کہ من برداشتم برداشتم"

پہلا کھٹملون اور مچھرون کی کیا دوا ہے۔

دوسرا ڈنڈا اور جوتا۔

پہلا کیسی۔

دوسرا ڈنڈے سے چارپائی جھاڑیئے اور پھر جوتون سے اون کی خبر لیجیئے۔

ایک جنٹلمین اپنے علاقہ کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب کو ملنے گئے خیر سلے تو صاحب بہادر نے نام دریافت کیا۔ جواب ملا کہ "عباس علے

ورنہ ہی کا نام ہے۔ صاحب بہادر جواب دیتے ہین کہ "اچھا آپ لالہ رام نرائن کے بھائی ہین۔ کیا خوب؟" (رر)

ایک ولائتی جامن کے ساتھ سیاہ بھونرا چاب گیا۔ جب بھونرے نے دانت کے تلے چین چین کیا تو آپ بولے۔ "تم چین کرے یا چان کرے۔ ہم کالا کالا ایک نہ چھوڑے گا؟" (رر)

ایک ظریف کسی تیلی کی دوکان پر تیل لے رہا تھا۔ جب اوس نے تیل لے لیا۔ تو اتفاقاً تیل کا برتن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور تیل سارا گر گیا۔ تیلی۔ فوراً کہ دیا۔ کہ "صاحب آج سنیچر تھا۔ اچھا ہوا تمہارے پاپ کٹ گیے۔ تم سے پرمشیر راضی ہو گیا۔ آپ جانتے ہین کہ ظریفون کو ہمیشہ نئی سوجھتی ہے جھٹ اوس نے تیل کا مٹکا اٹھا کر اوندھا کر دیا۔ اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا۔ کہ تیرے بھی اگلے پچھلے نئے پرانے پاپ کٹ گیئے۔ پرمیشر تجھ پر بڑا راضی ہے مبارک ہو۔"

باپ (بیٹے پر خفا ہو کر) "تم بڑے شریر ہو جی۔ ہر وقت دنگا؟"

بیٹا بڑون کے سامنے چھوٹون کی کیا ہستی ہے قبلہ۔ بڑے تو حضور ہین؟

باپ دور ہو یہان سے۔ بے وقوف۔ نالائق۔

بیٹا میری بے وقوفی کے دن تو دور ہین۔ ہان حضور کی بے وقوفی مین خود موجود ہون جو لوگون سے چھپ کر ہوتی تھی۔

باپ گدھا۔ خبیث۔ نابکار۔ گردن زدنی۔ الو۔

بیٹا بلکہ گدھے کا بچہ۔ خبیث کا جنا الو کا پٹھہ بنا سیئے۔

باپ تجھ سے کہین چھوٹے چھوٹے سنبچے مڈل پاس ہین"

بیٹا تم سے بڑی بڑی لوگ گھاس کھودتے ہین؟" (رر)

ایک رئیس کے یہان بھانڈون کو دوشالہ انعام مین ملا - جو کسی قدر بوسیدہ تھا - اوس دوشالے کو ایک بھانڈ دوسرے کو دے کر کہا - جو اس مین لکھا ہے - ذرا اس کو پڑھو - دوسرے نے بعد غور کامل "لا الہ الا اللہ" پڑھکر کہا کہ "بس یہی لکھا ہے - دوسرے نے کہا - تم پاگل ہو" آدھا کلمہ کیونکر لکھا ہوگا - محمد الرسول اللہ بھی ضرور ہوگا - تو اوس نے جواب دیا کہ "جناب آپ تو گدھے ہین - بھلا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت تک کب تولد ہوئے تھے" اس پر رئیس صاحب نادم ہوئے - اور دوسرا اچھا دوشالہ عنایت کیا ۔ (ر)

ایک دفعہ عرفی - ابوالفضل و ابوالفیض کے مکان ملنے گئے دیکھتے ہین کہ ایک مکلف چوکی پر قیمتی پوشاک مین ملبوس ایک کتا بیٹھا ہے - عرفی نے بطریق تجاہل عارفانہ پوچھا "این چیست ؟" ابوالفضل بولے "عرفی ست" یعنی مشہور چیز ہے - عرفی نے کہا - مبارک - مبارک ابوالفضل کا باپ تھا ۔ (ر)

ایک شخص مرغی کے انڈے بیچتا ہوا ایک کوچہ سے گزرا - ایک نئی روشنی کے نوجوان گھر سے نکل کر پکارے "مرغی والے ادھر آ - وہ شخص بھی اپنے مطلب کا پکا تھا - پاس آکر بولا "حضور کیا چاہیے - نوجوان نے کہا - مرغی کے انڈے کس حساب سے دیتے ہو" اوس نے فورًا جواب دیا "آپ مرغی کے انڈے کس حساب سے لینگے" نوجوان یہ برجستہ جواب سن کر اندر چلے گئے - اور جب تک وہ شخص وہان سے چلا نہ گیا - باہر نہ نکلے ۔ (ر)

دلہن کیا جب مین مرجاؤن گی تو پھر بھی تم مجھ سے ایسی ہی محبت کروگے -

دولہا (جو اس وقت کسی اور خیال مین محو تھا) پیاری بلکہ اس سے بھی زیادہ -

ایک رئیس بیمار تھا۔ اوس نے ایک ملازم حکیم صاحب کے لینے کو بھیجا۔ اور دوسرے دیہاتی نوکر کو حکم دیا۔ کہ قالین پر گاؤ تکیہ وغیرہ رکھ دو۔ نوکر گاؤ تکیہ رکھ کر اِدھر اُودھر کمرون مین اس طرح پھرنے لگا۔ گویا کوئی چیز ڈھونڈھتا ہے۔ امیر نے وجہ پوچھی۔ تو بولا کہ دو تکیہ تو رکھ دیا ہے اب مین وغیرہ کو ڈھونڈھ رہا ہون۔ (٢)

والدہ اُمید ہے کہ میری عدم وجودگی مین تم نے جانورون کی آب و دانہ سے اچھی طرح خبر لی ہوگی؟

لڑکا ہان۔ مین اس فرض سے غافل نہین رہا۔ صرف ایک مرتبہ بلی کو کھانا کھلانا بھول گیا تھا؟

والدہ مجھے اُمید ہے کہ اُسے زیادہ تکلیف نہ ہوئی ہوگی

لڑکا نہین تو۔ وہ صرف طوطی اور گانے والے پرند کو کھا گئی۔

دوست یہ تھیلی آپ کو کہان سے ملی۔ واللہ بڑی خوبصورت ہے۔

شوہر آج میری سالگرہ تھی بیوی کیطرف سے یہ تحفہ ملا ہے؟!!

دوست کیا اِس کے اندر بھی کچھ ہے۔

شوہر ہان۔ اِس تھیلی کے بنا کی اُجرت کے متعلق درزی کا غیر ادا شدہ بل ہے!! (م)

شاید محویت کی اِس سے عجیب تر مثال اب تک سننے مین نہ آئی ہوگی کہ بوڑھا جنٹلمین تصویرون کے کمرے مین سیر کرتے ہوئے کہ ایک آئینہ کے پاس سے گذرا اور اُوس مین اپنا عکس دیکھکر ٹہر گیا۔ پہلے تو کچھ پریشان ہوا۔ پھر اُوسی محویت کے عالم مین بولا کہ یہ شخص مجھے کچھ صورت آشنا نظر آتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ میرا حافظہ غلطی پر ہو؟!! (م)

انگلستان کی کوئی عورت اِس

قدر کوڑھ مغز نہین جو اپنے شوہر کو
حساب کر کے اعداد شمار سے یہ بتا
سکتی ہو۔ اگر وہ ایک سال تک سگار
نہ پیئے تو کس قدر روپیہ پس انداز
ہو سکتا ہے؟" (۔۔)

پہلا مسافر کیا آپ براہ عنایت مجھے اپنی عینک
مستعار دے سکتے ہین۔

دوسرا مسافر بڑی خوشی سے لیجیے یہ حاضر ہے

پہلا (عینک لیکر) مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ چونکہ آپ
آپ بغیر عینک کے اخبار نہین پڑھ
سکتے۔ اس لیئے مہربانی فرما کر اخبار
بھی مجھے دیجیے؟" (۔۔)

خریدار کیا پندرہ اونس (۱/۲ ۳۷ تولہ) کا پونڈ (نصف
سیر) ہوتا ہے۔ مین تو اب تک
سولہ اونس (۴۰ تولہ) کا سمجھتا تھا۔

سوداگر صاحب ہماری دوکان مین پندرہ اونس ہی
کا پونڈ ہوتا ہے۔" (۔۔)

قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ کے
بازار مین ایک کابلی پھر رہا تھا۔ ایک
سبزی فروش جو سنگھاڑہ بیچ رہا تھا
اوس کی دوکان پر ہو نکلا۔ سبزی
فروش کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔
این چیست۔ سبزی فروش بھی
فارسی جانتا تھا۔ اوس نے اوس
کے جواب مین کہا۔ این میوہ ہندوستان
است۔ کابلی نے ایک فلوس دیا
اور سنگھاڑے مول لیئے۔ وہان
سے کچھ چلکر کچھ عرصہ تک اون کو
دیکھتا رہا بعدہ کھانے لگا۔ جب
تھوڑے سے باقی رہ گیے سبزی
فروش کی دوکان پر آیا۔ باقی ماندہ
سنگھاڑے اوس پر پھینک دیئے
اور خفا ہو کر کہنے لگا "این چہ میوہ
ہندوستان است۔ نہ شیرین نہ
تلخ" ناچار بیچارے سبزی
فروش کو پیسہ واپس دینا پڑا۔"

(۱) ایک مقام پر چند اشخاص آپس
مین مذاق کر رہے تھے منجملہ اونکے
ایک پنڈت صاحب بھی بیٹھے
ہوئے۔ ایک شخص کی جنم پتری دیکھ
رہے تھے۔ اثنائے مذاق مین ایک

نیم ٹر صاحب نے فرمایا کہ پنڈت صاحب تو بڑے پالیس شخص ہین۔ (پالیس انگریزی مین زاہد کو کہتے ہین) چونکہ پنڈت صاحب انگریزی سے بالکل ناواقف تھے۔ لہذا ایک تیسرے صاحب نے پنڈت صاحب سے کہا۔ کہ یہ آپ سے مذاق کرتا ہے۔ اس لفظ پالیس کے معنے بہت خراب ہین۔ نیم ٹر صاحب نے پنڈت صاحب سے کہا۔ کہ یہ لفظ برا نہین ہے۔ اگر آپ کو یقین نہ ہو تو ڈکشنری منگا کر دیکھ لیا جاوے۔ تب تو پنڈت صاحب نے برجستہ فرمایا کہ کیا کہون اس وقت مین ڈکشنری پہنکر نہین آیا ہون ورنہ ایک ڈکشنری ایسا مارتا کہ تم تمام عمر یاد کرتے۔ پنڈت صاحب نے ڈکشنری کے معنے پاپوش کے سمجھ کر ایسا فرمایا تھا۔ اس بات پر ہنستے ہنستے حاضرین کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گیے یہ واقعہ بالکل سچا ہے؟ (ر)

ایک صاحبزادہ کے سر مین درد ہوا۔ طبیب نے کہا کہ سرکہ مین نوشادر ملا کر سر پر لیپ کرد۔ اون کے یہان سرکہ نہ تھا۔ آپ نے دوست کو تحریر کیا دوست نے ایک جوتہ کپڑے مین لپیٹ کر روانہ کر دیا اور یہ لکھ بھیجا کہ سرکہ تو نہین ہے پیر کا ہے وہ روانہ کرتا ہون؟ (ر)

اگر کوئی شخص اپنے دوست سے یون شکایت کرے کہ مجھے سخت افسوس اور رنج ہے کہ مینے کیون شادی کی۔ تو یہ سمجھ لو کہ اس کی گھر بسی (بیوی) بھی اس سے شادی کرنے پر اسی طرح کف افسوس ملتی ہوگی؟ (ر)

نوجوان بیوی

ہماری نئی ملازم لڑکی فی الوقعہ

ایک بیش بہا دولت ہے۔ وہ عمدہ کھانا پکاتی ہے۔ اور انتہا درجہ کی کفایت شعار و نیک ہے نیز بہت کم باہر نکلتی ہے اگر کچھ کہا جاے تو وہ اولٹ کر جواب نہین دیتی۔ اور خاموش رہتی ہے۔

شوہر

کاش! شادی سے پہلے وہ مجھے ملی ہوتی؟ (ر)

ایکٹرس (غصہ سے) کیا اخبار میں یہ تم نے لکھا تھا کہ مجھے ایک مطلقہ عورت کا پارٹ ادا کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

نکتہ چین ہاں لیکن تم اوس وقت ایسی بلا کی حسین دیکھائی دیتی تھیں۔ کہ یہ خیال کرنا ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص تم جیسی لائق [illegible] عورت کو طلاق دے سکتا ہے؟ (ر)

ایک متمول سوداگر کی بیوی (شوہر سے) جب تم نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تو اوس وقت تم ایک مسکین بھیڑ کی مانند معلوم ہوتے تھے۔

شوہر اور تم اس درخواست کی منظوری کے وقت مجھے بھیڑئے کی طرح نظر آتی نہیں۔

کشش ثقل کی طاقت کا تجربہ اوس شخص سے بڑھکر کسی کو نہیں ہوسکتا جو کرسی کے بیٹھنے کے بجائے غلطی سے چوتڑوں کے بل زمین پر گر پڑے۔ (ر)

برگس غالباً اب تم نے ایک اخبار نویس کی لڑکی کو تاکا ہے۔ کیونکہ اس کے مکان پر تمہاری زیادہ آمد و رفت رہتی ہے۔

گرگس صرف وہی ایک مجھے لڑکی ملی ہے۔ جس کا باپ رات کو گھر سے باہر رہتا ہے۔

ہمارے گاؤں کے پاس ایک موضع میں ایک شخص بیمار ہوا۔ حکیم صاحب نے کہا۔ کہ انار کھایا کرو۔ چونکہ پہلے اوس نے کبھی انار نہ کھایا تھا۔ انار منگوا کر اوس کے چھلکے اوتار کر کھانے لگا۔ اور دانے پھینکتا رہا۔ اتفاقاً ایک دانہ انار کا اوس کے منہ میں چلا گیا۔ جب اس کا ذائقہ معلوم ہوا؟ کہنے لگا۔ آہا ہا۔ چھلکے سے بیج ہی میٹھے ہیں۔

ایک وکیل نے گواہ استغاثہ سے پوچھا۔ کیوں جی مستغیث نے ملزم کو گالیاں دیں یا نہیں۔ گواہ نے کہا۔ جی ہاں دیں۔ وکیل نے کہا کیا کیا لفظ کہے تھے۔ گواہ نے جواب دیا۔ وہ لفظ ایسے نہیں کہ کوئی

بھلا آدمی اُونہین زبان پر لائے
یا سُنے وکیل نے کہا اگر ایسا ہے۔
تو تم آہستہ آہستہ سے جج صاحب
کے کان مین کہہ دو ؟" (۔۔)

ایک معزز یورپین سوداگر جو ایک
چشم ہونے کی وجہ سے مصنوعی آنکھ
لگایا کرتا تھا۔ گرمیون کے موسم مین
اُوس نے دو پنکھا قلی ملازم رکھے
جن مین سے ایک دن کو اور دوسرا
رات کو پنکھا کھینچا کرتا تھا۔ ایک روز
جبکہ سوداگر مذکور کوٹھی کے باغ مین
ٹہل رہا تھا۔ اُوس نے ملازمون
کو باہم گفتگو کرتے ہوئے سُنا سوداگر
مذکور جو عرصہ دراز تک ہندوستان
مین رہنے کی وجہ سے ہندوستانی
زبان بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ اُن کے
قول کو سننے کے لیئے ہمہ تن گوش
بن گیا۔ جو شخص رات کو پنکھا کھینچا کرتا
تھا۔ وہ دوسرے سے کہہ رہا تھا۔
کہ ہمارا صاحب بڑا ہوشیار وچالاک
ہے۔ رات کو جب سونے کے
لیئے جاتا ہے۔ تو ایک آنکھ کو نکالکر
میز پر رکھ جاتا ہے۔ تاکہ وہ مجھے
دیکھتی رہے۔ اور مین سستی نہ کرنے
پاؤن۔ اس لیئے مجھے مجبوراً صبح تک
لگاتار پنکھا کھینچنا پڑتا ہے۔ صاحب
یہ سُنکر بے ساختہ کھل کھلا کر ہنس پڑا

پٹ نے شراب خانہ کھولنے
کے لیئے ایک درخواست بغرض
عطائے لائسنس مجسٹریٹ کی
خدمت مین پیش کی ؟

مجسٹریٹ کیا تم کسی شخص کو جانتے ہو۔ جو
عدالت مین تمہاری نیک چلنی کی
شہادت دے سکے ؟

(پٹ نے کمرہ عدالت مین
ادھر اُودھر دیکھا اور اوسے چیف
کنسٹیبل کھڑا ہوا نظر پڑا)

پٹ ہان۔ جناب۔ چیف کنسٹیبل
سے دریافت فرمائیے۔

چیف کنسٹیبل (حیرت سے) مجھسے ؟
مین تو تمہین نہین جانتا ؟۔

پٹ (عدالت سے) دیکھیا
چیف کنسٹیبل کی ناواقفیت
میری نیک چلنی کا عمدہ ثبوت نہین ؟

اگر مین بدچلن ہوتا تو وہ ضرور مجھ سے واقف ہوتا ہے۔" (ر)

باپ (لڑکی سے) مسٹر بلنشین کے تعلقات تم سے کیسے ہین؟ کیا اس نے تم سے شادی کی درخواست کی ہے؟

لڑکی ابھی تو درخواست نہین کی مگر اس کی حالت مین روز بروز ترقی نظر آ رہی ہے۔ پہلی رات وہ دیر تک میرے فوٹو کو ہاتھ مین لے کر دیکھتا رہا۔ دوسری شب اس نے میرے کتے کو گود مین اٹھا لیا۔ گذشتہ شب وہ ایک گھنٹہ تک میرے چھوٹے بھائی ولی کو پیار کرتا رہا ہے۔ بہر حال مجھے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے۔" (ر)

پارلیمنٹ انگلستان مین بڑے بڑے مشہور نامور سپیکرون۔ کو کسی اہم معاملہ دھوان دھار مفصل تقریر کرتے ہوئے اس مسئلہ کے جزئیات کی ناواقفیت کی وجہ سے بارہا سخت ندامت اوٹھانی پڑی ہے حضور وائسرائے لارڈ کرزن جبکہ انگلستان کے صیغہ خارجہ کے انڈر سکرٹری تھے۔ ایک مرتبہ ہندوستان کے مالی مسئلہ پر طول و طویل اسپیچ سے سامعین کو مضطرب کر رہے تھے۔ آپ نے بار بار اپنی تقریر مین "لاکھون روپے" "مسکوک روپیہ" کے الفاظ استعمال کیئے۔ دفعۃً" مخالف پارٹی کے ایک ممبر نے اوٹھکر سوال کیا۔ کیا آنریبل ممبر ہوس کو بتا سکتے ہین کہ لاکھ روپیہ کس قدر ہوتا ہے؟ لارڈ کرزن اس ناگھانی سوال کے لیئے تیار نہ تھے۔ دریائے فصاحت جو موجین لے رہا تھا۔ دفعۃً رک گیا۔ اور آپ بغلین جھانکنے لگے آخر آپ کو اعتراف کرنا پڑا کہ "اودھ مین نہین جانتا کہ ایک لاکھ روپیہ کتنا ہوتا ہے۔

ماں کل شام جب مین صحن کے دروازہ کے پاس سے گذری تو مینے مسٹر نائٹس فیلو کے منھ کو تمہارے منھ کے نہایت قریب دیکھا تھا۔"

خوبصورت لڑکی ہان اِس کی وجہ یہ ہی۔ کہ مسٹر نالئس فیلو نہایت ہی کوتاہ نظر ہے ؟ ” (〃)

مریض (ڈاکٹر سے) کیا تمہارے خیال مین کسی ناگہانی خطرہ سے مرض کے دفعۃً عود کر آنے کا اندیشہ ہے ؟ ”

ڈاکٹر یقیناً ؟

مریض تو پھر امید ہے کہ آپ اپنا بل پیش نہین کرینگے

ایک جنٹلمین نے واشنگٹن ہوٹل مین اثنائے ناشتہ مین ایک حبشی ملازم سے جو پاس کھڑا ہوا تھا۔ کہا کہ تمہاری موجودگی کی اس وقت ضرورت نہین اگر تم چاہو تو باہر جا سکتے ہو۔

ملازم افسوس ہے۔ کہ مین آپ کی اجازت سے فائدہ نہین اوٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ نقرہ چمچے جن سے آپ کھانا کھا رہے ہین۔ مین اون کے کھوئے جانیکا ذمہ دار ہون۔

نوجوان لڑکی پیارے! کیا مین پہلی لڑکی ہون جس سے تم نے شادی کی درخواست کی ہی

مرد (صداقت سے) نہین۔ بلکہ کثیر التعداد لڑکیون مین سے تم پہلی ہو جس نے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا ہے ؟ ” (〃)

مسز بی تمہارا شوہر گھر مین شام کو کیا کیا کرتا ہے۔

مسز سی وہ روپیہ کمانے کی تجاویز پر غور کرتا رہتا ہے۔

مسز بی جب وہ اس طرح اپنے خیالات مین کو ہوتا ہی تو تم اوس وقت کس ادھیڑبن مین ہوتی ہو ؟ ”

مسز سی مین یہ سوچتی ہون کہ یہ روپیہ کیونکر خرچ کیا جائیگا

ایک عدالت مین حال مین مندرجہ ذیل دلچسپ واقعہ ظہور مین آیا۔ ایک شخص پر بہ نیت سرقہ مکان مین داخل ہونے کا جرم لگایا تھا۔ استغاثہ کے گواہون کا بیان تھا۔ کہ اونھون نے اوسے داخل ہوتے دیکھا ہی۔ مجرم کے وکیل نے اس امر کو تسلیم کیا کہ فی الواقعہ اس کا ہاتھ اور دھڑ مکان کے

اندر تھا۔ شہادت ناکافی ہے۔ اور اس سے قیدی کا بہ نیت سرقہ داخل ہونا ثابت نہین ہوتا۔ اس لیئے عدالت کو ایسے بلا تامل بری کر دینا چاہیئے

جج نے ملزم کے سر اور دھڑ نے ہاتھ کو ایک ماہ قیدی کی سزا دی۔ اور لکھا کہ مجرم کے جسم کا بقیہ حصہ آزاد ہے۔ اور وہ اسے جس طرح چاہے استعمال کر سکتا ہے؟" (رر)

ایک مسخرے نے ایک مرتبہ ایک بوڑھے چرواہے سے جو بھیڑون کے گلے کو ہنکائے لیئے جاتا تھا۔ مذاق کے طور پر کہا کہ "اگر مین چرواہا ہوتا۔ تو مین بھیڑون کو اپنے عقب مین چلنا سکھاتا۔

چرواہا تم اس کوشش مین ناکامیاب رہتے کیونکہ اگلی بھیڑ کو دیکھکر تمام گلہ پیچھے ہو لیتا ہے؟" (رر)

محتاط والد قبل ازین کہ مین تمہین اپنی لڑکی سے شادی کرنے کی اجازت دون۔ مین تمہارے چال چلن کی نسبت اطمینان حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہون

امیدوار بجا ارشاد فرمایا۔ یہ کتاب ملاحظہ فرمایئے جو بینک سے میرے حساب کے متعلق ہے۔

محتاط والد (ایک نظر دیکھکر) میرا شک رفع ہو گیا ہے اب تم شوق سے شادی کر سکتے ہو۔

مہاجن (دفتر مین چور کو دیکھکر) ڈوریو۔ دوڑیو۔ چور لوٹے لیئے جاتے ہین؟

چور خاموش۔ ورنہ دنیا پر ظاہر کر دونگا کہ تم دیوالیہ ہو۔ اور تمہارے صندوقون مین ایک پھوٹی کوڑی بھی نہین ہے" (رر)

ایک ماسٹر صاحب اپنے شاگردون سے دولت علم کی خوبیان سمجھاتے سمجھاتے فرمانے لگے کہ "اس مین ایک خوبی یہ ہے کہ جو کچھ تم سیکھوگے اوس کو کوئی چور نہین چرا سکتا۔ ایک شاگرد بولا۔ پھر یہ تو اوس وقت بھی ہوگا جب مین کچھ نہ سیکھون"

بہت سے واعظ بڑی شد و مد سے بیان کرتے ہین کہ زندگی کا ایک

دم اعتبار نہین دے مگر لبے چورسے شیطان کی آنت وعظ کہتے وقت مطلق خیال نہین رکھتے۔؟" (")

ایک میم صاحب نے دوسری میم صاحبہ سے کہا بہن ہمارے والے سے اور تمہارے میان سے آج کل بیڈ ہب بگڑی ہے۔ وہ اون کو بیل کہتے ہین۔ یہ اون کو گدھا"
دوسری دے بہن تم اس معاملے مین نہ بولو۔ ان دونون مین آج بیس برس سے ملاقات ہے کچھ سمجھ ہی کر ایک دوسرے کو کہتے ہون گے۔

ایک خوش لیاقت ہندوستانی نے خوشامد و آمد ڈالی۔ نذرانہ سے اتنی واقفیت پیدا کرلی کہ ایک مقدمہ کی چوری مین بھرتی ہوسے آپ جائیے عالی دماغی اور نازک خیالی توازل سے ان کے حصے مین پڑی ہے مجرم نے جس وقت زبان سے نکالا کہ حضور مین بے قصور ہون۔ آپ فوراً اودھ کھڑے ہوئے اور گھر جانے کا سبتیا کیا۔ حاکم کو اس حرکت سے تعجب ہوا۔ کہا صاحب بیٹھئے نا۔ روبکاری مقدمہ مین آپ کو موجود رہنا چاہیئے۔ تو آپ کیا فرماتے ہین "مجرم تو اپنے تئین بے قصور کہتا ہے حضور روبکاری کیسی؟" (")

والدہ (پیار کے لہجہ مین بچہ سے) اچھے احمد! یہ دوائی پی لو تمہارے ابا دو پیسے دے گئے ہین کہ اگر احمد دوائی پی لے تو اوسے دیدینا۔

بچہ اماں۔ دوا تم پی لو۔ لیکن ابا سے نہ کہنا۔ مین تمہین اون مین سے ایک پیسہ دیدونگا"

مسٹر موٹری مینے آج اخبار مین پڑھا ہے کہ ایک فرانسیسی شخص ایسا باکمال ہے کہ وہ لوگون کے چہرون کی طرف نظر جما کر دیکھتے ہی اون کو سلا دیتا ہے۔

سہیلی تو یہ کوئی بڑی بات نہین ہمارے محلہ کے گرجے کے پادری کو یہ قدرت حاصل ہے کہ اس کا وعظ شروع ہوتے ہی لوگ اونگھنے لگ جاتے ہین۔

اجنبی (تماشون کی طرف اشارہ کر کے) میان حلوائی

ایک پیسہ یہ دیدو۔

حلوائی (حیرانی سے) بھائی جان کہان رہتے ہو۔

اجنبی (حلوائی کی طرف تعجب سے دیکھکر اور جوتیان ہاتھ مین لے کر یہ کہتا ہوا بھاگا۔) ہم اُدھر رہتے ہین کر لو ہمارا کیا کرتے ہو (یہ جا وہ جا)

لالچند کہو کیا حال ہے۔

کرپارام اجی کچھ نہ پوچھو۔ کل شب بڑی خرابی مین گذری ؟"

لال چند خیر باشد کیا ماجرا ہے ؟

کرپارام مین کل رات بستر پر لیٹا ہی تھا کہ ایک دل مچھرون کا آگیا۔ اور چارون طرف سے مجھے کھینچ لے جانے کی کوشش کی۔ مگر وا رے وفادار اور بولانے رفیق کھٹملو۔ اُنھون نے مجھے پیچھے سے کھینچ لیا۔ اور بڑی کوشش سے مجھے مچھرون کی تاخت سے بچایا۔ اسی کش مکش مین رات گذر گئی ؟"

بوڑھی لیڈی اگر مین تمھین دو پنس دون تو تم نے مجھے اس بات کا کیونکر یقین دلا سکتے ہو کہ تم اسے شراب مین ضائع نہین کروگے۔

فقیر لیڈی صاحبہ! مین بڑی خوشی سے آپ کو یقین دلاتا ہون کہ جو کچھ آپ نے مجھے عطا کرنا چاہتی ہین وہ مے ناب کا لطف اُڑانے کے لیئے کافی نہین۔

باپ اگر مدرسہ مین میرے لڑکے کو کسی قسم کا انعام دیا جائے تو میری نہایت خوشی کا باعث ہوگا۔"

مدرس (تعجب سے) آپ کے لڑکے کو! وہ تو ایسا نکما ہے کہ خواہ کتنی ہی سرزنش کرو وہ کبھی سبق یاد کرکے نہین آتا۔

باپ تو پھر آپ اسی ثابت قدمی اور استقلال کے لیئے ہی انعام دیجیئے ؟" (؍؍)

ایک ایک بوڑھا شخص بستر علالت پر نزع کیحالت

مین پڑا تھا - اور اُس کے رشتہ دار و اعزہ و اقارب بستر کے ارد گرد وصیت سننے کے لیئے جمع تھے کمزور و ناتوان آواز سے اپنی بیوی سے یون مخاطب ہوا - مارتھا میرے مرنے کے بعد امر کا خیال رکھنا کہ مسٹر برون سے گھاس کی قیمت کے بابت مجھے پانچ پونڈ لینے ہین "

مارتھا خدا کا شکر ہے کہ میرے شوہر کے آخر وقت تک ہوش و حواس درست ہین "

بوڑھا (چند منٹ کے بعد) یہ بھی یاد رکھو کہ ہم نے مسٹر جونز ساحلی کے چھ پونڈ دینے ہین

مارتھا (پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے) پھر وہی ہذیان - پھر وہی ہذیان "

لڑکی "نمبر دار - ضرور نیلامی ہوگا "

والدہ تمھین کس طرح معلوم ہوا

لڑکی گذشتہ شب اوس نے کہا کہ مین اب رخصت ہوتا ہون - مگر جب تک کہ اس نے کلمہ تین مرتبہ نہین کہا - اوٹھکر نہین گیا -

ایک باشندہ آئرلینڈ نے اپنی معشوقہ کو دریافت کرنے کے لیئے کہ آیا وہ بھی مجھے پیار کرتی ہے - یا نہین - اس مضمون کا خط لکھا کہ "اگر تم مجھ سے محبت نہین کرتین تو براہ مہربانی لفافہ ہذا کو کھولے بغیر واپس کر دو -

جانسن کیا تم رات کے جلسۂ راگ و رنگ مین موجود تھین

جونز ہان مجھے تھوڑی دیر تک وہان بیٹھنے کا اتفاق ہوا

جانسن کیا تم نے مجھے بھیڑیئے کا گیت گاتے ہوئے سنا تھا؟

جونز بھیڑیا! اس غزل کا مطلع کیا ہے؟

جونسن (گاتے ہوئے) گشت شبانہ مین بھیڑیا چاند کو دیکھکر خوفناک طور پر چیختا ہے -

جونز اوہو - ہان مجھے وہ خوفناک چیخین اب تک یاد ہین -

فربہ لیڈی دماغ مین چھوٹے لڑکے سے مین

گدھے پر سوار ہو کر سیر کرنا چاہتا ہون۔ اگر میرے ہمراہ جانا منظور کرو تو تمہین معقول اجرت دیجائیگی"

چھوٹا لڑکا نہین مین نہین بیٹھے ہوئے دیکھ دیکھ کر ہنستا پسند کرتا ہون۔

ملاقاتی (چھوٹے لڑکے سے) احمد! تم کیون چیخ چیخ کر رو رہے ہو۔

احمد میرے تمام بھائیون کو آج چھٹی ہے مگر مین اس سے محروم ہون"

ملاقاتی یہ ایک نامناسب بات ہے لیکن تمہین کیون چھٹی نہین ملی"

احمد (سسکیان بھرتے ہوئے) مین ابھی مدرسہ نہین جایا کرتا..............."۔

مغربی امریکہ کے ایک سیاح کا یہ بیان معلوم نہین کہ کہان تک درست ہے؟ کہ وسلیڈا ہو مین اگر کسی لڑکی کا بوسہ لے لیا جائے تو وہ ناراض ہو کر کہتی ہے کہ "جہان سے بوسہ لیا ہے اسے وہین لوٹا دو"

پہلا چور (گھبرا کر) وہ دیکھو پولیس مین آرہا ہے۔ اب ہم کیا کرین۔ وہ ضرور گرفتار کر لے گا؟"

دوسرا چور آؤ ہم آپس مین لڑنے لگ جائین"

مرد گلاب خانم کے چہرے پر فی الواقعہ غضب کا جوبن ہے

عورت ذرا اسے کہیئے کہ منھ تو ڈھو ڈالے۔ غازہ کے اوترتے ہی خانم کی صورت قابل ملاحظہ ہو جائیگی"

صاحب ڈپٹی کمشنر سے ایک تحصیلدار صاحب ملنے گیئے اثنائے گفتگو مین صاحب نے پوچھا:۔

تحصیلدار صاحب! پہلے جو یہان تحصیلدار تھا۔ وہ کیسا آدمی تھا۔

تحصیلدار نے کہا وہ بڑا راشی تھا

صاحب نے حیرت سے کہا اوس کو تو رائے بہادر کا خطاب ملا ہوا تھا۔ اگر وہ رشوت خوار تھا۔ تو اوس کو خطاب کیون ملا تحصیلدار

جناب اُوس وقت یہان صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب کمشنر بہادر
اور ڈسٹرکٹ ڈویژنل ججان چار
یورپین افسر تھے اور وہ تحصیلدار
برابر رشوت لیتا رہا۔ گورنمنٹ نے
اُس کو اِس ہمت کے عوض مین کہ چار
یورپین افسرون کے تحت مین رہکر
بھی رشوت لیے جاتا ہے۔ رائے
بہادری کا خطاب دیا۔ صاحب ہنستے
ہنستے لوٹ گیئے " (ر)

ایک نواب صاحب مینوسل
ہال مین د جبکہ لارڈ ایلجن بہادر سالق
وایسرائے ہند کو ایوننگ پارٹی دی
گئی تھی ٹہلتے ٹہلتے اوس کمرہ مین
تشریف لے گیئے جہان ماکولات
وغیرہ سامان خورد نوش فراہم کیا
جاتا ہے۔ وہان پہونچکر نواب
صاحب نے خدمت گار کو آواز دی
اور پوچھا تم مسلمان ہو"

خدمتگار حضور۔ ہان

نواب صاحب اچھا کلمہ پڑھو

خدمت گار لاالہ اللہ محمد الرسول اللہ

نواب صاحب اچھا ایک گلاس کو
خوب پاک کرو اور کلمہ پڑھو پڑھکر۔
خدمتگار نے گلاس پاک کیا۔

نواب صاحب اچھا ایک بیک وسکی اِس مین
ہمین دو۔ خدمتگار نے حیرت سے
وسکی ڈالی اور نواب صاحب کے نذر
کی اور وہ بلاتکلف اوتار گئے۔

ڈک کیا تم نے اپنی منہ سے لسنبت
تہڑالی۔

جیک ہان لیکن وحشیانہ طور سے
نہین۔

ڈک وہ کس طرح۔

جیک مین نے اُسے اپنی
تنخواہ صحیح صحیح بتادی
جسے سنکر وہ خود بخود علیحدہ ہوگئی۔

ماڈ مین موسم گرما مین مطالعہ کے
لیے ہمیشہ حسرت خیز (ٹریجک)
داستان مین اور ناول منتخب کیا کرتی
ہون۔

میبل یہ کیون۔

ماڈ اوس سے آتش بار موسم مین اُن کو

ہیبتناک واقعات پڑھکر میرا خون سرد پڑ جاتا ہے ؟" (ر)

ثالث بالخیر (دو آدمیون کو لڑتے ہوئے دیکھ کر) "ارے میان آپس مین کیون دست و گریبان ہو رہے ہو - کچھ وجہ بھی معلوم ہو ؟"

ایک جناب یہ شخص کہتا ہے - اور اس نے مجھ سے کہا تھا

دوسرا کہ دنیا مین شاید تم سے زیادہ کوئی سست مجہول اور بے وقوف نہ ہوگا

ثالث بالخیر پھر اختلاف راے پر لڑنے جھگڑنے کے کیا معنے ؟ ممکن ہے کہ تم دونون کا خیال درست ہو ؟" (ر)

مان اچھا تو کیا آرتھر نے تم سے گذشتہ شب شادی کی درخواست کی"

لڑکی ہان"

مان پھر تو تم نے منظور کر لیا -

لڑکی مین اوس وقت ایسی گھبرا گئی کہ مجھے معلوم نہین کہ میری زبان سے کیا نکلا ؟ اگر آج شب کو آرتھر آیا - تو سمجھ لو" کہ مینے اوس کی درخواست منظور کر لی - ورنہ نہین

سر ایونس وڈ کمانڈر انچیف الڈر شاٹ فوجی سپاہیون کی سود و بہبود مین نہایت دلچسپی کیا کرتے تھے - خصوصاً آپ کو اس بات کا بہت خیال تھا - کہ سپاہیون کو بہت غذا نہ ملے - اس غرض کے لیئے وہ اکثر خوردنی اشیار کا معائنہ کرتے رہتے تھے - ایک روز جبکہ وہ باورچی خانہ کے پاس سے گذر رہے تھے - اونھین ایک نوکر ٹین کا برتن ہاتھ مین لیئے ہوے دروازہ سے دکھائی دیا - یہ وہین ٹھہر گیئے - اور اوس سے برتن لے لیا - اوس مین رقیق سی شئے دیکھکر اوسے چکھا اور اوسے نہایت بد ذائقہ پاکر جھنجھلا کر بولے کیا تم فوج کے لیئے ایسا ہی شوربا پکاتے ہو - یہ تو غلیظ پانی سے بھی بدتر ہے -

ملازم (ادب سے) یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور خیال فرماتے ہین مین اس ٹین کے برتن کو دھو کر اوس کا

میلا پانی باہر پھینکنے کے لیئے لے جا رہا تھا" ؟ (ر)

آئرلینڈ مین دو آدمی ایک دریا کے کنارے بیٹھے ہوے کانٹے سے مچھلیان پکڑ رہے تھے - اتنے مین مینھ برسنے لگا - اوس مین سے ایک اوٹھکر پل کے نیچے جاکر کھڑا ہوا دوسرے نے کہا کہ "وہ موقعہ اچھا نہین" وہان سے تم مچھلیان نہین لاسکتے" پہلے نے جواب دیا کہ " بارش سے بچنے کے لیئے تمام مچھلیان اس محراب کے نیچے نہ آجائینگی تو کہنا" ؟ " (ر)

انگلستان کے ایک قصبہ مین ایک بڑھیا نے پنساری کی دوکان پر برقی روشنی پہلی دفعہ دیکھی تو نہایت حیران ہوکر تھوڑی دیر تک روشنی دیکھنے کے بعد دوکان کے اندر گئی - اور کہنے لگی " صاحب" مین یہ پوچھتی ہون کہ تم نے یہ عمدہ روشنی کس طرح بنائی ہے - مین کیروسین تیل جلاتے جلاتے اوکتا گئی ہون -

دوکاندار یہ روشنی برقی رو سے پیدا ہوتی ہے -

بڑھیا بہت بہتر - تو مجھے بھی ایک پونڈ تول دو - اگر وہ روشنی کا کام نہ دینگے تو گلگلے ہی تل لون گی" ؟ (ر)

ایک دوست کیا تمہارے پاس اس قسم کا سگار ہے جو تم نے مجھے کل پرسون دیا تھا -

دوسرا دوست ہان یہ لو - ایک تو اس وقت بھی موجود ہے ؟"

پہلا دوست پیارے دوست مین آپ کا مشکور ہون - مین خود سگار اس وجہ سے اپنے پاس نہین رکھتا کہ میرے بیٹے کو تمباکو نوشی کی بری عادت پڑتی جاتی ہے - اور مین اس کی یہ خراب عادت چھڑانے کی کوشش کر رہا ہون

محمود اباجان مذاق کسکو کہتے ہین -

مسعود بیٹا یہ ایک ایسا جواب ہے جو کسی دوسرے سے خطاب کرنے کے وقت بہت بھلا اور

مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے لیکن جب مذاق
کرنے والے کا خطاب خود تمھاری طرف ہو
تو وہی جواب بُرا معلوم ہوتا ہے۔

ملاقاتی تین ہفتے ہوئے مین نے
آپ کے پاس ایک نظم
بھیجی تھی کہیئے اُس کا کیا فیصلہ کیا۔

اڈیٹر وہ میرے کاغذات مین پڑی
ہے۔ مجھے رہ رہ کے یہ
خیال آتا ہے کہ اخبار کے مضامین آج
کل جیسا کہ چاہیئے پھڑکتے ہوے
نہین ہوتے پھر مین آپ کی نظم کو
دیکھتا ہون اور کہتا ہون کہ اُس کے
اندراج کی بعد اخبار بھی پھیکا ہو جائیگا
مگر نظم نہ چھپنے سے مجھے کسی قدر طمینان
ہو جاتا ہے خیر آپ اِس کا کیا معاوضہ
لین گے۔

نظام بے نظام از کافرم خوانند
دروغ را نمے باشد فروغے
مسلمان خوانمش زانرکہ نبود
دروغے را جوابے جز دروغے

انگلستان مین ایک کلب قائم ہے جس
کی غرض ممبرون کو ہسانا اور خوش کرنا
ہے۔ ایسے صطلاح مین لافنگ کلب
کہتے ہین ؟"

مین آج لافنگ کلب کا معائنہ
کر کے بہت خوش ہوا۔ خاص کر اُس کے
مینجر کی ملاقات سے۔

ب کیا خوب مینجر تو بڑا نالالق۔ بدصورت
مضحکہ خیز ہے۔

لافنگ کلب کے لیئے اِس سے زیادہ اور
کیا موزون ہو سکتا ہے۔

آج تمھارے ایک پڑوسی نے تمھاری
نسبت چند کلمات مجھسے کہے جو مین
ہرگز ماننے کے لیئے تیار نہین ہون۔
اُس بدبخت نے میری نسبت کیا کہا۔
اُس نے کہا تم شریف آدمی ہو؟"

عورت مین ایسے شخص سے شادی
کرون گی جو بہادر بھی ہوگا
اور طباع بھی۔

مرد تمھین اپنے دعوے کے مطابق
مجھ سے شادی کرنی چاہیئے
کیونکہ مین نے تم کو ایک مرتبہ دریا مین
جب کہ تم کشتی سے گر پڑین تھین ڈوب
نے سے بچایا تھا۔

عورت مگر اِس سے تمھاری صرف
بہادری ثابت ہوتی ہے۔

طباعی نہین -

مرد — طباعی کا ثبوت یہ ہے کہ مین نے ارادۃً اکشنی اولٹائی تھی - ایک سفتہ بعد شادی کی رسم ادا کی گئی ہے "

مریض — اس مین شک نہین کہ آج ڈاکٹر مجھ سے پانچ روپیہ فیس لے گیا لیکن مین نے بھی اوس سے خوب ہاتھ دکھائے -

دوست — کیونکر -

مریض — اگر وہ میرا ہاتھ نہ دیکھتا تو مرض کی تشخیص کیسے کرتا

لکچرار نے دوران لکچر مین کہا جھوٹ کے پانون نہین ہوتے جس پر وہ کھڑا ہو سکے - سامعین مین ایک ظریف بھی تھا - اوٹھ کر کہنے لگا تو حضرت بیٹھ جائیے

ایک مسافر تھکا ماندہ بھوکا پیاسا لکڑیون کے کھیت کے پاس سے گزر رہا تھا دیکھا کہ کسان آب پاشی کر رہا ہے اوسے دو تین لکڑیان کھانے کے لیے مانگین مگر دہقان ٹکا سا جواب دیا ظہر کا وقت تھا کھیت کی نالی پر سے وضو کرکے ایک طرف کپڑا بچھا کر دست بستہ اور رو بہ قبلہ کھڑا ہو گیا سجدہ گاہ کے قریب ایک بیل مین دو چار نازک نازک اور لمبی لمبی لکڑیان لگین تھین ناظرین کو اس کے طویل سجدون کی وجہ امر سے معلوم ہو سکتی ہے کہ جب اوس نے نماز سے فراغت پائی تو لکڑیان غائب تھین ہر ایک سجدہ مین دو تین نوالہ زہر مار کر لیتا تھا عبادت سے فارغ ہو کر دہقان سے مخاطب ہوا - اچھے میان لکڑیان تو ندین مگر خدا کی نماز سے بھی روک دیتے ہ " ( )

زید — عمر کیا سبب ہے تم نے نوکری کیون چھوڑ دی -

عمر — جناب مین سرمہ کی دوکان جاری کرنا چاہتا ہون -

زید — اس مین تم کو کیا فائدہ ہوگا -

عمر — کیا آپ کو معلوم نہین کہ پیسہ اخبار کی اشاعت دن بدن بڑھتی جاتی ہے - اسی کی ردی چھپائی کی وجہ سے کئی آدمی اندھے ہو گیے - اور میرا سرمہ خوب بکے گا - ایک راست گو

لطیفہ تو مزیدار ہے لیکن نامہ نگار کو بعد از وقت سوجھا ہے جبکہ پیسہ اخبار دستی پریسون کے بجاے مشینون پر چھپنے لگا ہے - اور اسی کی چھپائی ہندوستان

پھر مین اعلے و عمدہ تسلیم کر لی گئی ہے۔

چچا بھتیجے سے برخوردار رام کشن۔ آج کل تمھاری جماعت مین تمھارا کون سا نمبر ہے۔

رام کشن جناب دوسرا۔

چچا خوش ہو کر شاباش بیٹا خوب محنت کرتے جاؤ مگر تمھاری جماعت مین کل کتنے طالبعلم ہین۔

رام کشن مین بدری داس اور بس ۔ م

زید نہایت تعجب سے تم کیا کر رہے ہو

عمر مچھلون کی ہڈیان جمع کر رہا ہون

پہلا پہلوان دوسرے پہلوان سے ایک سال ہوا جب تم نے مجھ سے کشتی بدی تھی۔

دوسرا پہلوان جی جناب بدی تھی۔

پہلا پہلوان چونکہ میری اسی وقت تازی شادی ہوئی تھی اس سبب سے مین نے اپنی جان خطرہ مین ڈالنی پسند نہ کی۔

دوسرا پہلوان فخر سے جناب یہ بات بھی مجکو یاد ہے۔

پہلا پہلوان غصہ مین آکر جناب گھبرائیے نہین اب مجکو تجربہ ہو گیا ہے جس وقت آپ چاہین آپ کی مزاج پرسی کو تیار ہون۔

ایک رئیس نے اپنے ملازم کو موتی دینے کا اقرار کیا تھا مگر جب وہ سامنے آتا تو اُس سے منھ پھیر لیتے ایک دن امیر نے ایک اونٹ کو دیکھکر اُس نے ملازم سے پوچھا کہ یہ گردن ہمیشہ ٹیڑھی کیون رکھتا ہے خدمتگار بولا کہ حضور اِسنے کسی کو موتی دینے وعدا کیا ہوگا امیر شرمندہ ہوا اور وعدا ایفا کر دیا۔

ایک پٹواری کسی مہینے کی پندرہ ۱۵ تاریخ کو فوت ہو گیا۔ اُس کے بجاے دوسرا پٹواری سولہ ۱۶ تاریخ ماہ مذکور کو اُس کے حلقے مین مقرر ہو کر آیا پٹواری متوفی کو جو پندرہ روز کارگزاری کا نقشہ صدر مین بھیجنا تھا اُس مین چودہ ۱۴ تاریخ تک کی کارگزاری تو درج تھی مگر اس پندرھوین تاریخ کا خانہ خالی پڑا تھا جدید پٹواری سے بغیر تکمیل خیال کیا کہ یہ خانہ مین اپنی

طرف سے تو پر نہین کر سکتا کیونکہ اُس روز
مین اِس جگہ موجود تھا سابقہ پٹواری کی
طرف سے ہونا چاہیئے تھا اِس لیے
بعد غور تامل بسیار اُس نے پٹواری متوفی
کی طرف سے اُس کی خانہ پری اِس طرح
کردی جناب عالی آج کے روز فدوی
فوت ہوگیا ہے اِس طرح اپنے ذہن
رسا سے نقشہ کی تکمیل کرکے اُوسے صدر
مین بھیجدیا اب یہ کہنے کی حاجت نہین کہ
اُس کو پڑھکر صدر مین کس قدر ہنسی ہوئی

ایک نانبائی نے اپنی دوکان کے
بورڈ پر لکہا کہ انگریزی زبان بول سکتا ہون
اور امریکن زبان سمجھ سکتا ہون۔

شاہ صاحب جو بڑے مرجع خلائق تھے اپنے خاندانی
کتاب دعا تعویذ کی پیش کرکے ذرا جناب
مہربانی کرکے یہ تعویذ نقل کردیتے۔

مولوی صاحب بڑے دعویدار سخن اور لوگون
پر نکتہ چینی کرنے والے ہائین یہ کیسی
مہمل عبارت ہے۔ انیہم بگر دیدن گُبد۔
بس جناب معاف کیجیے مجھسے ایسی غلط
عبارت نہین نقل ہونے کی۔

ایک طالب علم جس کو اپنی لیاقت کا دعویٰ تھا نہین
جناب مولوی صاحب ایسی لیاقت پر
آپ لوگون کے مُنہہ آیا کرتے ہین انہم
یکیدون کیدن کو آپ نے فاتحہ بنادیا

میراسی اور اُس کی بیوی اتفاق سے
کسی شہر مین جانکلے جہان اِمسال بارش
سے سخت قحط پڑا تھا بیوی نے میان
کو جس کا بادل تھا آواز دی کہ میان
بادل ذرا ٹھہرنا گانون کے جاٹون
نے بادل سمجھکر یون کہنا چاہیئے کہ
ابر رحمت سمجھکر پکڑ لیا اور کہا کہ یہان برس
میراسی نے بیوی کی طرف اشارہ کرکے
کہا کہ پیچھے گھٹا آرہی ہے وہ خوب برسے
گی دیہاتیون نے اوسے جا گھیرا اور کچھ
کہہ سنکر دو چار چانٹے رسید کیے اُس
بیچاری کا ڈر سے پیشاب نکل گیا
جس پر میان میراسی کیا فرماتے ہین
نیک بخت یہ سنا ہے تو کھلکر برس ورنہ
دو چار بوندون سے یہ جاٹ کیا سیراب
ہونگے۔

فرسیلینڈ مین دستور ہے بچہ پیدا ہو یا
کوئی مرجائے تو اس کی اطلاع شہر کے

گھروں میں بھی جاتی ہے پیدائش کی
خبر پر مخبر ہاتھ میں سفید دستانے اور موت
کی خبر پر سیاہ استعمال کرتا ہے لیکن جب
حال میں ایک مردہ بچہ پیدا ہوا تو آخر بہت
پس و پیش کے بعد مخبر کے ہاتھ سفید اور
دوسرے میں سیاہ دستانے پہنائے
گئے۔ ''

ماں اپنی تین سالہ لڑکی کو اس کی بڑی خالہ کی حفاظت
میں چھوڑ کر کہیں باہر چلی گئی جب واپس
آئی تو لڑکی نے کہا کہ اماں اس قلیل عرصہ
میں میں بھی بچے کی ماں بن گئی

ماں حیرت سے کیونکر؟

لڑکی جیسا تم ایسے بیٹھی ہو اسی طرح میں نے بھی اسی طرح تین مرتبہ
مارا ہے .... ''

ایک رات ایران کا قاضی زیادہ شاہ
سباس کو دربار میں حاضر ہوا اس بادشاہ
نے بہت دیر تک دربار کیا ہر ایک بیٹھے
بیٹھے تنگ آ گیا اتفاقاً بادشاہ نے تذکرۃً
فرمایا کہ فلاں شخص جو ہندوستان میں گیا
ہے وہ اب تک نہیں آیا قاضی زادے
نے کہا کہ حضور جب تک ہم سب حاضر
ہیں وہ نہ آئے گا۔ ؟ '' (ر)

اُوستاد جو تاریخ پڑھا رہا تھا امیر بتاؤ کہ روم میں آگ لگنے کے بعد کیا ہوا

حمیدہ تمام آگ کا بیمہ کرنے والی کمپنیوں کا
دیوالہ نکل گیا۔ ؟ '' (ر)

گداگر خدا کی راہ پر کچھ دلوائیے۔

امیر آدمی ابھی تو میں نے پرسوں تمہیں دو آنے دیئے تھے۔

گداگر تو کیا اس کے بعد آج تک آپ نے کچھ نہیں کمایا۔

لیڈی دایہ سے جو نوکری کی خواستگار ہے "مسز براؤن کے یہاں سے کیوں
نکال دی گئیں۔

دایہ اس لیئے کہ میں بعض اوقات بچوں
کو دوائی پلانا بھول جاتی ہوں۔

چھوٹا بچہ اماں اگر ایسا ہے تو اس دایہ کو ضرور رکھ لو۔

عورتیں بھی اپنی جہالت کے سبب
بعض وقت ایسی غلطی کرتی ہیں جو دوسروں
کے لیے ایک مذاق بن جاتی ہے ایک
خط نویس اپنا واقعہ سناتا ہے کہ میرے
پاس ایک عورت خط لکھوانے آئی کارڈ
پر اپنا حال حقیقت لکھوا چکی تو اپنے خاوند
کا پتہ یہ لکھوایا محمد زمانی بو اسیر محکمہ بارکا سٹری

ناظرین اندازہ کرسکتے ہین کہ جب اس محکمہ مین اور مکتوب الیہ کا پتہ پوچھتا ہوا چٹھی رسان گیا اور کارڈ محکمہ کے افسرون اور مکتوب الیہ کے ہمشیمون مین پہونچا تو کس قدر ہنسی ہوئی ہوگی اب اس کے خاوند نے غصہ آمیز خط لکھا کہ میرا نام محمد ازرانی سب اوورسیر ہے زانی اور بواسیر کیون لکھا گیا اتفاقاً وہ عورت خط پڑھوانے آئی اور اپنی غلطی پر نادم تھی مگر ہمارا ہنسی سے یہ حال تھا کہ زمین پر لوٹ رہے تھے تو جواب مین لکھا گیا کہ آپ کی زوجہ صاحبہ کے یہی الفاظ تھے جو ہم نے لکھے گستاخی معاف ہو

ایک بنیا بیچارا گانون کا رہنے والا کسی شہر مین جا نکلا راستے مین ایک ہاتھی دیکھا بسبب ناواقفیت کے ایک آدمی سے پوچھا میان یہ کیا حیوان ہے اُس نے بتایا کہ اسے ہاتھی کہتے ہین خیر جلدی سے نوٹ بک نکال ہاتھی لکھ لیا پھر آگے قدم بڑھایا ایک میوہ فروش کی دوکان پر امرود دیکھے چونکہ آگے کبھی نہ دیکھے تھے اُن کے کھانے کا بڑا اشتیاق پیدا ہوا جب چکھے تو جھٹ معلوم ہوے وہ بھی نوٹ بک نکال کر امرود لکھ لیے جب گانون گیا تو چند یوم بعد ایک ہاتھی اس گانون مین آیا لوگ بڑی حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے یہ بھی کھڑے تھے جھٹ دوڑکر مکان پر آئے اور نوٹ بک تلاش کرکے جلدی سے ان سے آکر کہنے لگے ٹھہرو ٹھہرو مین تمہین بتلاتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے ادھر ادھر ورق الٹائے جب وہ صفحہ آگیا جہان ہاتھی اور امرود لکھے ہوئے تھے تو لگے سوچنے کہ آیا یہ ہاتھی ہے یا امرود آخر سوچکر بولے اول تو یہ ہاتھی ہے نہین تو امرود تو ضرور ہی ہے

ایک شخص رمضان کے روزے نہین رکھتا تھا۔ مگر سحری کھانے مین ضرور اورون کے ساتھ شامل ہوتا تھا ایک روز کسی نے اس سے کہا کہ جب تم روزے نہین رکھتے تو سحری کھانے کی کیا ضرورت۔ اس نے مشتعل ہوکر جواب دیا کہ کیا ایک تو مین فرض ادا نہین کرتا ہون اب تمہارے کہنے سے سنت بھی ترک کردون۔

دو چپراسی چرس کا دم لگا آپس مین باتین کر رہے تھے ایک نے کہا میان

کو معلوم ہی کہ خدا کے پاس کس قدر دولت
ہی دوسرے نے جواب دیا اگر سچ پوچھو تو خدا
کے پاس کوئی دولت نہین البتہ وہ ایک
سے لے کر دوسرے کو دیتا ہی۔

مرزا غالب دہلوی نے ایک دوست
کو دسمبر ۱۸۵۵ء کی آخر تاریخون مین خط
لکھا اونھون نے اس کا جواب جنوری
۱۸۵۶ء کی پہلی یا دوسری کو لکھ بھیجا اُس
کے جواب مین اُن کو اس طرح لکھتے ہین
دیکھو صاحب یہ باتین ہم کو پسند نہین ۱۸۵۵ء
کے خط کا جواب ۱۸۵۶ء مین بھیجتے ہو
اور مزا یہ کہ جب تم سے کہا جائے گا
تو یہ کہو گے کہ مین نے دوسرے
ہی دن جواب لکھا ہی۔ (۲۸)

ایک حجام ایک دانت کی نکلوائی
دو پیسہ لیا کرتا تھا ایک ظریف اُس
حجام کے پاس گیا اور کہا کہ میرا ایک دانت
درد کرتا ہی نکال دو حجام نے کہا کہ دو پیسے
لگینگے اور صرف ایک دانت نکالونگا
ظریف نے کہا کہ یہ دانت تو درد نہین کرتا
تھا تم نے غلطی سے یہ دانت نکالا ہی
حجام نے دوسرا دانت نکالا تو پھر ظریف
نے کہا نہین یہ تھا جب حجام نے وہ
نکالا تو ظریف نے کہا کہ مین نے تم کو یہ دانت
بتلایا تھا حاصل کلام اسی طرح بتیس ۳۲
کے بتیس ۳۲ دانت دو پیسے مین نکلوا لیے
جب ظریف ظرافت سے کہا کہ کیون حجام
صاحب اب تو دو پیسے مین صرف ایک
دانت نکالا کرتے تھے اور بندے نے
دو پیسے مین بتیس ۳۲ دانت نکلوائے ہین
تو حجام نے کہا کہ ذرا آئینہ لیکر منھ کا ملاحظہ
تو فرمائیے کیسی صفائی ہے۔

ایک دفعہ لوگ ایک چھوٹے لڑکے
کی حاضر جوابی کی تعریفین کر رہے تھے
ایک صاحب بول اُٹھے کہ جو لوگ لڑکپن
مین تیز ہوتے ہین بڑے ہوتے بیوقوف
اور احمق ہوجاتے ہین اور برخلاف اس
کے جو لڑکپن مین کم عقل اور سست
ہوتے ہین بڑے ہونے پر چالاک
اور ہوشیار ہوجاتے ہین لڑکے
نے جواب دیا بے شک صاحب
آپ لڑکپن مین تیز رہے ہون گے۔

ہوٹل کا منیجر

باورچی سے سخت
وقت ہے کہ جو میٹھی چیز
طیار کرائی جاے اُس مین چونٹیان
آجاتی ہین اور تمام کھانا ضایع ہوجاتا

ہمزاد کو قابو میں لانے والی کتاب

یعنی عمل ہمزاد

قیمت فی جلد [illegible]

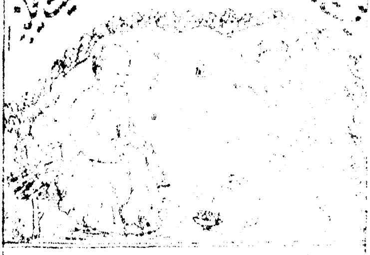

[illegible] جن بھوت پریت یا چڑیل کا نام نہیں
[illegible] نقصان پہونچا سکے۔ بلکہ
[illegible]
[illegible] کتاب ہمارے بیان سے [illegible]
[illegible] عمل کرکے بلا خطر ہمزاد کو اپنے قابو
[illegible] ممکن ہو کہ جس وقت آپ کا کوئی حکم مل جائے
فوراً آپ کا [illegible] آپ کے کسی کام کے کرنے
کی گردن مگر یہ ممکن ہی نہیں جو ہمزاد بجا آوری میں
[illegible] کر سکے۔ قیمت بھی اس نایاب کتاب کی
[illegible] کہ ہر شخص خرید سکے۔ فی جلد ۱۲؍

مسمریزم سکھانے والی کتاب

یعنی رسالہ مسمریزم

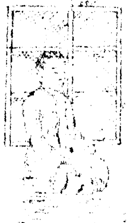

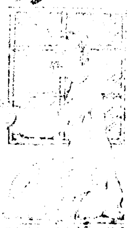

[illegible] مسمریزم [illegible]
یعنی [illegible] واقف ہو۔
[illegible] مرض کا علاج کرکے اسکو
[illegible] گذشتہ و آیندہ [illegible]
[illegible] بعض حضرات ملک کے
[illegible] دیکھکر حاصل
[illegible] اوٹھا کر اون
[illegible] آپ تک تشریف لانے کی زحمت
[illegible] ایسا موقع میسر ہی آجا
[illegible] نایاب دولت علم سے
[illegible]

[illegible] شایع کرنا
[illegible] اور عامل و معمول
[illegible] جنکو ہر شخص بآسانی
[illegible]

[illegible] کتاب ہذا پر کما حقہ عمل کرنے
سے [illegible] حالات گذشتہ و آیندہ بتلا سکینگے
[illegible] آئینہ دیکھ سکینگے ہر
سوال کا جواب [illegible] سے پیدا کر لینگے۔ معمول کو
بیہوش [illegible] معمول سے ہر مقام کی خبریں پوچھ
لینگے [illegible] کرلینگے۔ عالم ارواح کا
نظارہ اور روحوں سے ملاقات و گفتگو کر سکینگے۔ غرضکہ کوئی امر بھی
ایسا نہوگا جسکی انجام دہی کے لیے آپکو کسی دوسرے شخص کی ضرورت
پڑے۔ قیمت فی جلد [illegible] ۱۲؍

سید محمد عبد اللہ علم سوداگر و مولف علمی جنتری کوپر سوان [illegible] کانپور

اعلان

شائع ہو کر یہ کتاب

دیوان قہقہہ جو جناب سید محمد
عبداللہ علم صاحب کانپوری نے ترتیب دی اور حسب
منشائے قانون بستم ۱۸۶۷ء داخل رجسٹری گورنمنٹ کیگئی
ہے۔ لہذا جملہ اہل مطابع و تاجران کتب کی خدمت مین التماس
ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت میرے ہرگز کتاب ہذا کا قصد طبع نہ
فرمائین اور بامید نفع نقصان نہ اوٹھائین۔ ہان جن حضرات کو اسکی
خریداری منظور ہو بذریعہ پیڈ یا کارڈ راقم کو مطلع فرمائین یا بذریعہ ویلو
پے ایبل منگائین فوراً ارسال خدمت کیجائیگی اور جو حضرات طلب
فرمائینگے کتاب گھر بیٹھے پائینگے۔ المشتہر

سید محمد فخر عالم منیجر کارخانہ
سید محمد عبداللہ علم سوداگر
کانپور